عمران سیریز ۱۷۰

سپریم فائٹر

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران نے سلیپنگ گاؤن پہنے ہوئے بڑے مزے سے صوفے پر نیم دراز تھا اس نے اپنی ٹانگیں سامنے رکھی میز پر پھیلا رکھی تھیں اس کے ایک ہاتھ میں ایک اخبار تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں چائے کی پیالی پکڑی ہوئی تھی اور وہ مزے سے چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے اخبار کی سرخیوں پر طائرانہ نظریں دوڑا رہا تھا۔ جبکہ سلیمان کچن میں ناشتہ تیار کرنے میں مصروف تھا۔ آج عمران نے اُسے خصوصی ناشتہ لانے کا حکم دیا تھا اور سلیمان غریب کی کم بختی آئی ہوئی تھی کیونکہ جب بھی عمران خصوصی ناشتے کی فرمائش کرتا سلیمان کی جان عذاب میں آ جاتی۔

آج بھی صبح سویرے جب عمران سلیمان کو بلا کر خصوصی ناشتے کا آرڈر دے رہا تھا تو سلیمان نے خصوصی ناشتے سے بچنے کیلئے لاکھ بہانے بنائے لیکن عمران نے اس کی ایک نہ سنی اور مجبوراً سلیمان کو خصوصی ناشتے کے لئے پہلے بازار جانا پڑا اور اب وہ کچن میں کھڑا بڑبڑا بھی رہا تھا اور ناشتہ بھی بنا رہا تھا۔ عمران

کا مخصوص ناشتہ بڑا زوردار ہوتا تھا۔ سری پائے کی ڈش۔۔۔ آدھے درجن انڈوں کا آملیٹ ـــ چہار مغز کا حریرہ ـــ فروٹ چاٹ کی پلیٹ۔۔ ـــ مغز بادام اور دودھ کی مکسنگ سے بنی ہوئی پیالی ـــ۔۔۔ اور کریم کافی ـــ اور ناشتہ بھی وقت پہ چاہیے ظاہر ہے۔ یہ پہلوانوں والا ناشتہ تیار کرنے کے لئے سلیمان کو بیچارے کو مسلسل خٹک ڈانس کرنا پڑتا تھا۔ یہ تو درست تھا کہ عمران کا موڈ ایسا ناشتہ کرنے کے لئے مہینوں بعد بنتا تھا لیکن جب بھی اس کا موڈ بن جاتا سلیمان کی واقعی کمر بھی جھک جاتی۔

"سلیمان ناشتہ تیار ہو گیا۔۔۔" ـــ عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے زور سے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"ابھی تو سری پائے گل رہے ہیں۔" سلیمان نے جھلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"دھیان رکھنا ان میں گوشت گلانے والا پاؤڈر نہ ڈال دینا۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارا اپنا گوشت منٹوں میں گل سکتا ہے۔" عمران نے بڑے اطمینان سے کہا اور پھر مسکراتے ہوئے چائے کی چسکی لینے لگا۔

اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی ـــ عمران نے چائے کی پیالی میز پہ رکھی اور اس طرح کان پہ ہاتھ مارا جیسے مکھی اڑا رہا ہو۔ اس کا خیال تھا کہ جو کوئی بھی ہو گا خود ہی تنگ آ کر واپس چلا جائے گا ـــ لیکن دوسرے لمحے گھنٹی مسلسل بجنے لگی۔

"ارے پر خصوصی ناشتے کی تیاری کے وقت کون ٹپک پڑا" ـــ عمران نے مسلسل گھنٹی کی آواز سنتے ہی منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"آپ چلے جائیں دروازہ کھولنے ورنہ ناشتہ خراب ہو جائے گا۔" سلیمان

کو شاید موقع مل گیا تھا ـــ اور واقعی عمران کو اٹھنا پڑا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بھانڈ ہے سلیمان جان بوجھ کر ہر چیز جلا کر راکھ کر دے گا۔

ادھر گھنٹی کی آواز مسلسل کان کھا رہی تھی۔ عمران سلیپر پیروں میں ڈال کر انہیں گھسیٹتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا مصیبت ہے۔ نہ جانے کون گنوار آ گیا ہے صبح ہی صبح..." عمران نے راہداری میں جاتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تاکہ باہر موجود جو بھی ہو اس کی آواز اچھی طرح سن لے۔ لیکن گھنٹی پھر بھی مسلسل بج رہی تھی۔ اب تو عمران بھی جھلا گیا اور اس جھلاہٹ میں اس نے چٹخنی ہٹا کر ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔

"کیا تم بہرے ہو گئے تھے ـــ کہاں مر گیا ہے وہ مشٹنڈا سلیمان؟ وہ کیوں نہیں آیا دروازہ کھولنے۔" اماں بی کی غصیلی اور جھلائی ہوئی آواز ابھری۔ دروازے پہ اماں بی اور ثریا موجود تھیں۔ ثریا کے لبوں پہ مسکراہٹ تھی۔

"ارے ارے اماں بی آپ تھیں؟ ـــ اس ثریا نے بتایا ہی نہیں ورنہ میں سڑک پہ آ کر آپ کا استقبال کرتا۔ خیریت ہے صبح صبح" ـــ عمران نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گھنٹی تو بجا رہی تھی بیچاری اور کیا اشتہار دیتی ـــ میں پوچھتی ہوں اتنی دیر کیوں لگائی اس ڈربے کا دروازہ کھولنے میں ـــ وہ ہے کہاں وہ" ـــ اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ ـــ وہ ناشتہ تیار کر رہا ہے ـــ آئیے ـــ آئیے اماں بی! میں نے آپ کے لئے خصوصی ناشتہ تیار کرایا ہے" ـــ عمران نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

"اتنا دن چڑھ گیا ہے اور ابھی تک ناشتہ تیار ہو رہا ہے اور یہ تم نے ابھی تک رات کے کپڑے کیوں پہن رکھے ہیں ابھی سو کر اٹھے ہو کیا؟ —— جو تمہارا جی چاہے کرو۔ بہت بڑے ہو گئے ہو کہ جس وقت مرضی آئے اٹھو" —— اماں بی کا غصہ عروج پر پہنچ گیا۔

"دیکھا آپ نے اماں بی! میں نہ کہتی تھی کہ بھائی جان دس بجے سے پہلے نہیں اٹھتے" —— ثریا نے ان کو اور زیادہ غصہ دلانے کے لیے کہا۔

"کیوں نامراد، جب میں نے تمہیں کہا ہے کہ صبح سویرے اٹھ کر نماز پڑھا کرو تو پھر کیوں سوتے رہتے ہو دن چڑھے تک —— میں نے تمہارے باپ کو بھی نماز پڑھوانی شروع کرا دی ہے۔ اس بڈھے انگریز کو جو صبح نماز پڑھنے کی بجائے وہ ڈوڈی باڈی ڈانس کیا کرتا تھا" —— اماں بی نے عمران کا کان پکڑ کر سر رحمان کی شان میں قصیدہ پڑھتے ہوئے کہا۔ غصے کی شدت سے ان کی آواز کانپ رہی تھی جب کہ ثریا اس طرح مسکرا رہی تھی جیسے اُسے بے حد لطف آ رہا ہو۔

"اماں بی! ایمان سے —— واللہ قسم میں صبح کی نماز تو لازماً پڑھتا ہوں آپ بے شک سلیمان سے پوچھ لیں" —— عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کس سے پوچھوں۔ اس مسٹنڈے سے جو تم سے بھی بڑا حرام خور ہے۔ تم نے کیا سمجھا ہے۔ میں بوڑھی ہو گئی ہوں۔ اب مجھے نظر نہیں آتا۔ یہ تمہارے جسم پر یہ نائٹ کوٹ بتا رہا ہے کہ تم ابھی تک رات کے کپڑے پہنے ہوئے ہو اور رات کے کپڑوں سے نماز ہوتی ہے —— بھول گئے تمہیں بھی عادت سی ہو گئی ہے —— ہیں —— بولو" —— اماں بی کا لہجہ پہلے سے عروج پر تھا۔

"ارے اماں بی! —— میں نماز نہیں پڑھ رہا، یہ دیکھئے کوٹ کے نیچے شلوار قمیض پہنی ہوئی ہے۔ کوٹ تو میں نے اس لیے پہن لیا تھا کہ ذرا سردی لگ رہی تھی" —— عمران نے جلدی سے کوٹ کو ہٹا کر نیچے پہنی ہوئی شلوار قمیض دکھاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ سردی لگ رہی تھی —— ٹھنڈے پانی سے وضو کیا ہو گا۔ یہ آخر مسٹنڈا کرتا کیا رہا ہے۔ تمہیں وضو کے لیے پانی بھی گرم کر کے نہیں دے سکتا۔ بلاؤ اس حرام خور کو۔ آج میں اُسے تین جوتیاں ماروں گی کہ اس کے دماغ پر چڑھی ہوئی ساری چربی ناک کے راستے نکل جائے گی —— اماں بی نے عمران کا کان چھوڑتے ہوئے کہا۔

"بیگم صاحبہ! میں نے تو صاحب کو پانی گرم کر دیا تھا لیکن یہ کہنے لگے کہ ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے میں ثواب زیادہ ملتا ہے" —— سلیمان نے ڈرائنگ روم کے دروازے پر آ کر انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر واقعی خوف کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ وہ بیگم صاحبہ کے غصے سے بہت ڈرتا تھا۔

"کیوں، پنڈت بن رہا ہے یہ —— کیوں کیا تھا ٹھنڈے پانی سے وضو اب اگر نمونیہ ہو جاتا تو پھر ——" اماں بی ایک بار پھر عمران پر برس پڑیں۔

"اماں بی! دیر ہو رہی ہے" —— اچانک ثریا نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں اچھا ہوا تم نے یاد دلا دیا —— چلو عمران جلدی سے کپڑے پہنو اور ہمارے ساتھ چلو" اماں بی کا موڈ یکلخت بدل گیا۔

"بھائی جان! سنیے اماں بی! ——— کیا ثریا کے لئے رشتہ آیا ہے؟ میرے خیال میں تو کسی جمعدار کا ہو گا! اس لئے آپ چیخ چیخ مرکے اپنے پھاڑو دینا دیکھنا چاہتی ہوں گی" ——— عمران نے ماں کے قدموں میں قالین پر بیٹھتے ہوئے ثریا کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہشت۔ ایک تو تم سب بہن بھائیوں میں یہ بڑی عادت ہے۔ بات ہے تو بات ہی نہیں کرتے ——— اور دیا ہے کہ بغیر سوچے سمجھے جو اس کے رہتا ہے۔ کیوں کیا سمجھتے ہو تم نے ثریا کو ——— کیا اب یہ کسی ڈیڑھ سے لے جمعدار کا رشتہ آئے گا" ——— اماں بی نے سرخ آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اماں بی! سنئے دیکھئے آپ ناراض ہیں وہ واقعی جمعدارنی ہے ——— جھینگی بھی ہے" ثریا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"تم نے کیا کہا ——— جمعدارنی اور بھینگی۔ مگر تم تو اس کی تعریف کرتے میری جان کھا رہی تھیں ——— کیا مطلب کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے اب میرے شہزادے کے لئے جمعدارنیاں اور بھینگیاں ہی رہ گئی ہیں۔ لعنت بھیجو اس پر۔ چلو واپس خواہ مخواہ مجھے چیخ چیخ دوڑا دیا"...... اماں بی ثریا پر الٹ پڑیں۔

"بالکل ٹھیک اماں بی! شہزادے کے لئے تو شہزادیاں چاہئیں ——— اور جمعدارنیوں کے لئے جمعدار۔ کیوں اماں بی! آخر انصاف بھی تو کوئی چیز ہے" ——— عمران نے زبان نکال کر بہن کو چڑاتے ہوئے کہا۔

"شہزادیاں ——— کیا مطلب اب تم چار شادیاں کرو گے تیرے باپ کی تو آج تک جرأت ہوئی نہیں دوسری کرنے کی۔ اور تم چار کرو گے کیوں" ——— اماں بی کا غصہ ایک بار پھر عروج پر پہنچ گیا۔

"ارے ارے اماں بی! میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں بھلا یہ جرأت کر سکتا ہوں میں نے تو محاورۃً کہا تھا" ——— عمران نے بڑی عاجزی سے منمناتے ہوئے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اماں بی کا غصہ بتا رہا تھا کہ اب یہ جوتیوں کی بارش ہونے والی ہے۔

"اماں بی! دیر ہو رہی ہے" ——— ثریا نے ایک بار پھر کہا۔

"دیر ہو رہی ہے ——— کس بات میں دیر ہو رہی ہے۔ ابھی تو ناشتہ کیا ہے تم نے ——— لڑکی! اپنی جوتی کو تابع رکھا کرو۔ کنواری لڑکیوں کو زیادہ نہیں کھانا چاہئے۔ کھا کھا کر موٹی ہو جاتی ہیں اور پھر کوئی پوچھتا ہی نہیں" ——— اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ شاید یہی سمجھی تھیں کہ ثریا ناشتے میں دیر ہونے کی بات کر رہی ہے۔

"اماں بی! ایک تو آپ سمجھتی نہیں اور ویسے ہی شروع کر دیتی ہیں۔ میں نے ناشتے کی بات تھوڑی کی تھی۔ میں تو وہ ماہ جبیں کو دیکھنے کی بات کر رہی تھی" ——— ثریا نے روٹھتے ہوئے کہا۔

"ماہ جبیں اوہ اچھا ——— وہ جمعدارنی کی لڑکی۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ یہ جمعدارنیوں کی لڑکیوں کو سہیلیاں بنا لی ہیں جو باپ کی عزت ڈبونے کے لئے۔ خبردار جو اب اس ماہ جبیں کا نام لیا میرے سامنے" ——— اماں بی بھڑک اٹھیں۔

"ارے اماں بی! وہ تو میں نے بھائی جان کو چڑانے کے لئے کہا تھا ورنہ ماہ جبیں تو اتنی خوبصورت ہے کہ یہ بھی شرما جائیں اس سے" ——— ثریا نے اور زیادہ روٹھتے ہوئے کہا۔

"جمعدارنی دیکھ کر شرماتی ہوں گی" ——— عمران نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

اور ثریا نے منہ بنا لیا۔

"ارے تم ابھی تک بیٹھے ہو۔ جلدی کپڑے پہنو [illegible] بہت دیر ہو رہی ہے" — اماں بی نے عمران کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن اماں بی۔ میرا ناشتہ ضروری ہے کیا؟" — وہ سلیمان [illegible] ناشتہ تیار کر رہا ہے" — عمران نے جان چھڑانے کے انداز میں کہا۔

"لعنت بھیجو ناشتے پر۔ فریج سے دو چار سیب نکال لو راستے میں کھاتے جانا — جاؤ اٹھو کپڑے پہنو جلدی کرو۔ خواہ مخواہ دیر لگا دی" — اماں بی نے فیصلہ سنا دیا۔

"لیکن اماں بی۔" عمران نے ایک بار پھر احتجاج کرنے کے انداز میں [illegible]

"کوئی لیکن ویکن نہیں اور اگر مگر مت کرنا بدشگونی ہوتی ہے — [illegible]" اماں بی نے اسے اور بُری طرح جھڑکتے ہوئے [illegible] عمران [illegible] خواہ مخواہ اٹھا اور ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"بیگم صاحبہ۔ ناشتہ لگا دوں" — سلیمان نے [illegible] انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ وقت ہے ناشتے کا۔ کیوں" — اماں بی سلیمان پر برس پڑیں۔

"وہ بیگم صاحبہ۔ [illegible] ناشتہ تیار کر رہے تھے [illegible] دیر ہو گئی" — سلیمان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"[illegible] ناشتہ۔ [illegible] سلیمان" — ثریا نے [illegible] لہجے میں کہا۔

"بس سری پائے کی یخنی — مرغ کے تمام فرزوں کی بیاض — آدھے درجن انڈوں کا آملیٹ — چار عدد گاجر کا حلوہ — مغز بادام اور دودھ سے بنی ہوئی پیالی — اور کریم کافی" — سلیمان نے کسی ہوٹل کے بیرے کی طرح گنوانا شروع کر دیا۔

"کیا مطلب یہ ناشتہ ہے —" اماں بی! دیکھا اسی لئے تو بھائی جان کا جسم پھیلتا جا رہا ہے — پہلوان بنتے جا رہے ہیں۔ اگر یہ ناشتہ ہے تو پھر دوپہر اور رات کے کھانوں میں تو سالم بکرے اور سانڈ کھا جاتے ہوں گے" — ثریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ اس حرام خور نے اسے پیٹو بنا دیا ہے ورنہ میرا بیٹا تو کھانے سے بھاگتا تھا — منتیں کر کر کے ایک لقمہ کھلاتی تھی" — اماں بی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اماں بی! آپ تو بھائی جان کے بچپن کی بات کر رہی ہوں گی۔ اب آپ نے خود سن لیا ناشتے کے آئٹم اور ایک یہ سلیمان بیچارہ ناشتے کے آئٹم تیار کرنے میں کس طرح ہلکان ہو رہا ہے" — ثریا نے سلیمان کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا۔

"کیوں تیار کرتا ہے یہ۔ اس کی اپنی نیت خراب ہو گی۔ تھوڑا سا اسے دیتا ہو گا باقی خود پیٹ کر جاتا ہو گا۔" اماں بی اپنے بیٹے کی برائی کیسے سن سکتی تھیں۔

"سلیمان! آئندہ اگر بھائی جان تم سے ایسی خوراک مانگیں تو اماں بی کو فون کر دینا سمجھے۔ میں نہیں چاہتی کہ میری سہیلیاں میرا مذاق اڑائیں کہ ثریا کا بھائی پہلوان ہے — موٹا بے ڈھنگا جسم بنانے لگا ہے" —

ثریا نے سلیمان کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں ثریا ٹھیک کہہ رہی ہے مجھے فون کر دینا سمجھے جاؤ اب دفع ہو جاؤ" ——— اماں بی نے کہا اور سلیمان سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ لیکن اب اس کے چہرے پر مسکراہٹ موجود تھی ——— کیونکہ ظاہر ہے اب یہ شاندار ناشتہ اس کے کام آنا تھا۔

"ارے یہ اندر کیا کر رہا ہے ——— سو تو نہیں گیا۔" اماں بی کو اچانک عمران کا خیال آ گیا۔

"میں آ گیا ہوں اماں بی!" ——— عمران نے فوراً ہی دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا۔ لیکن اسے دیکھتے ہی اماں بی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں جب کہ ثریا نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے کونین کی گولیاں چبانی پڑ رہی ہوں۔ کیونکہ عمران اپنے مخصوص ٹیکنی کلر لباس میں تھا۔

"یہ کیا تماشہ بنا رکھا ہے تم نے۔ تمہیں آج تک کپڑے پہننے کا بھی ڈھنگ نہیں آیا۔ کیا نہیں سمجھیں گے وہ لوگ کہ یہ سرکس کا مسخرہ میں نے پیدا کر رکھا ہے" ——— اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اماں بی! بھائی جان نے آپ کو وہاں بے عزت کرانے کے لئے جان بوجھ کر یہ کپڑے پہنے ہیں ورنہ ان کے پاس بہترین سوٹ بھی ہیں" ——— ثریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں اب اس بڑھاپے میں ماں کو بے عزت کرائے گا ——— چل دفع ہو اور ڈھنگ کے کپڑے پہن کر آ" ——— اماں بی غصے سے چیخیں۔ اور عمران کان دبائے واپس ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا

اُسے معلوم تھا کہ اگر اس نے کوئی حجت کرنے کی کوشش کی تو اماں بی کا پارہ اور بڑھ جائے گا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد جب وہ دوبارہ باہر نکلا تو اس کے جسم پر بہترین تراش کا خوبصورت گرم سوٹ تھا۔ کشمشی رنگ کے اس سوٹ میں عمران واقعی بے حد وجیہہ لگ رہا تھا۔

"کیا مطلب یہ پھر تم نے باپ کی طرح پتلون چڑھا لی ——— شلوار قمیض نہیں ہے تمہارے پاس۔ موئے انگریزوں کا پہناوا" ———

اماں بی خالص پٹھان تھیں اس لئے انہیں انگریزوں کی ہر چیز سے نفرت تھی۔

"ٹھیک ہے اماں بی! پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے" ——— ثریا نے جلدی سے کہا۔

"اماں بی! شلوار قمیض پہن لوں اور ہاں وہ ترکی ٹوپی بھی ہے میرے پاس وہ کالے لمبے پھندنے والی" ——— عمران نے ثریا کو چڑانے کے لئے کہا۔

"ارے یہ لباس تو ہوا مگر ایک تو اس لڑکی نے دیر دیر کر کے میری جان کھائی ہے اچھا چلو اسی طرح چلو" ——— اماں بی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گئیں۔

"کیا چکر چلا دیا ہے تم نے" ——— ماں کے مڑتے ہی عمران نے آگے بڑھ کر چھوٹی بہن کا کان پکڑتے ہوئے کہا۔

"اماں بی! یہ دیکھئے بھائی جان" ——— ثریا نے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا" ——— اماں بی تیزی سے مڑیں۔ اور عمران نے جلدی سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"کچھ نہیں اماں بی! ثریا کے کان سے بالیں گر رہا تھا وہ میں نے

ٹھیک کر دیا ہے" ——— عمران نے جلدی سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اسے کیا پرواہ کر جاتے کی۔ پھر باپ کے سر پہ چڑھ جاتے گی کر لاؤ اور تاسیں" ——— اماں بی نے ترچھی نظروں سے ثریا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور ثریا کچھ کہنے کے لئے منہ کھولے ہی رہ گئی کیونکہ اماں بی ایک بار پھر مڑ کر آگے بڑھ گئی تھیں اور عمران نے زبان نکال کر بہن کو چڑانا شروع کر دیا اور ثریا منہ پھیر کر تیز تیز قدم اٹھاتی ماں کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔

نیچے سر رحمان کی شاندار ذاتی شیورلیٹ کار موجود تھی جس کے ساتھ یونیفارم پہنے سرکاری ڈرائیور بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔

"اسے رکشے کے پیسے دے کر بھیج دو ثریا۔ وہ تمہارا باپ اس کے انتظار میں کھڑا بڑبڑا رہا ہوگا" ——— اماں بی نے کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ثریا نے جلدی سے دس روپے کا نوٹ پرس سے نکال کر ڈرائیور کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ ڈرائیور سلام کر کے پیچھے ہٹ گیا۔

"وہ منظور ڈرائیور کہاں گیا؟" ——— عمران نے سرکاری ڈرائیور کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اس کی ماں بیمار تھی۔ اماں بی نے اسے بھیج دیا ہے" ——— ثریا نے کار کی اگلی سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اے لڑکی! ادھر پیچھے آ کر بیٹھو" ——— اماں بی نے ثریا کو اگلی سیٹ پر بیٹھتے دیکھ کر کہا۔

"اماں بی! بھائی جان بہت تیز کار چلاتے ہیں اور آپ کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے میں بھائی جان کو تیز کار نہ چلانے دوں گی" ——— ثریا نے عمران کو گھومنے کر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آتے دیکھ کر جلدی سے مڑ کر کہا اور اماں بی نے مطمئن ہو کر سر ہلا دیا۔

"تم آگے کیوں بیٹھی ہو چلو پیچھے" ——— عمران نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے سخت لہجے میں ثریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بیٹھا رہنے دو ——— اور سنو تیز کار نہ چلانا" ——— اماں بی نے کہا اور ثریا عمران کی طرف دیکھ کر آنکھیں پٹکاتے ہوئے مسکرا دی جبکہ عمران نے منہ بنایا اور پھر کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔

"کہاں جانا ہے اماں بی!" عمران نے کار کو آگے بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"بلال نگر" ——— ثریا نے جلدی سے کہا۔

"بلال نگر اوہ اتنی دور" ——— عمران نے حیران ہو کر کہا کیونکہ بلال نگر دارالحکومت سے ڈیڑھ سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک اچھا بڑا قصبہ تھا۔

"دور کہاں ہے بس ابھی پلک جھپکنے میں آ جائے گا" ——— ثریا نے جلدی سے کہا کیونکہ ثریا ڈرتی تھی کہ زیادہ دور کا سن کر کہیں اماں بی کا موڈ بدل نہ جائے۔ بڑی مشکل سے تو وہ انہیں تیار کر کے لے چلی تھی۔

"آخر چکر کیا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے۔" عمران نے کار کو اگلے چوک سے ٹرن کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کیلئے میں نے ایک لڑکی پسند کی ہے۔ میری سہیلی کی کزن ہے۔ یونیورسٹی کے فنکشن میں اس کے ساتھ آئی تھی بڑی سویٹ لڑکی ہے آپ دیکھیں گے تو آنکھیں جھپکانا بھول جائیں گے" ——— ثریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے تو کیا وہ جادوگر ہے کہ میں مجسمہ بن جاؤں گا ——— جس کی پلکیں ہی نہیں جھپکتیں" عمران نے مسکراتے ہوئے جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہا۔ وہ یہ فقرہ اماں بی کو سنانا چاہتا تھا لیکن اماں بی کی آنکھیں بند تھیں اور وہ کار کی سیٹ سے سر ٹکائے ہاتھ میں موجود تسبیح کے دانے گھماتے ہوئے وظیفہ پڑھنے میں مصروف ہو چکی تھیں۔ اس لئے انہوں نے عمران کا فقرہ ہی نہ سنا۔

"خبردار بھائی جان جو میری سہیلی کی کزن کو جادوگر کہا۔ وہ اتنی نفیس اور سویٹ ہے کہ میں نے اسے بھابھی بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے"۔

"اسے جب فیصلہ کر ہی لیا ہے تو میرا خصوصی ناشتہ خواہ مخواہ خراب کیا اب وہ سلیمان بیٹھا اڑا رہا ہوگا" ——— عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور ثریا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس غریب کو بھی کھلا دیا کرو بھائی جان۔ سوکھ کر کانٹا ہو گیا ہے" ——— ثریا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا جی! وہ تمہیں کانٹا نظر آ رہا ہے پھر میں تو سوئی بن نظر آ رہا ہوں گا تمہیں۔ میرے خیال میں آتشی شیشوں والی عینک لگوانی پڑے گی تمہیں" ——— عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور ثریا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ویسے بھائی جان، ایک بات پہلے بتا دوں آپ نے وہاں جا کر کوئی احمقانہ بات نہیں کرنی۔ وہ لوگ بیحد وضع دار ہیں پشتینی رئیس ہیں۔ ماہ جبیں شان الٰہی کی اکلوتی لڑکی ہے ویسے اس نے کیمبرج یونیورسٹی سے نفسیات میں پی ایچ ڈی کیا ہوا ہے، بہت پڑھی لکھی ہے" ——— ثریا نے اپنی سہیلی کی کزن کی تعریفیں کرتے ہوئے کہا۔

"ارے مروا دیا۔ نفسیات میں ڈاکٹریٹ۔ اوہ آخر ثریا تمہیں مجھ سے کیا دشمنی ہے" ——— عمران نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ اس میں دشمنی کی کیا بات ہے" ——— ثریا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ارے اس نے تو پہلے نفسیاتی تجزیہ کرنا ہے میرا ——— پھر اماں بی اور پھر ڈیڈی کا ——— اور تم جانتی ہو کہ کم از کم میں تو ہمیشہ فیل ہو جاتا ہوں۔ ان تجزیوں میں، اب بھلا تم خود بتاؤ اگر میں کہوں گا کہ مجھے یہ کلر اچھا نہیں لگتا تو اس نے فوراً مجھے کسی خوفناک قسم کے کمپلیکس کا مریض سمجھ لینا ہے اور پھر مجھے لٹا کر مجھ سے بچپن کے حالات پوچھنا شروع کر دینے ہیں" ——— عمران نے کہا اور ثریا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ارے لڑکی! ہوش میں ہو یا نہیں ——— اس طرح ہنستی ہیں لڑکیاں" اماں بی کی غصیلی آواز سنائی دی اور ثریا نے جلدی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اب دیکھو یہی بات جب اماں بی اسے کہیں گی تو اماں بی کسی نہ کسی کمپلیکس کا شکار سمجھی جائیں گی" ——— عمران نے کہا اور ثریا نے قہقہے کو روکنے کے لئے جلدی سے منہ کے آگے ہاتھ رکھ دیا۔

"وہ ایسی نہیں ہے بھائی جان بڑی سنجیدہ باتیں کرتی ہے" ——— ثریا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہتی ہے" ——— عمران نے اس طرح چونک کر پوچھا کہ سڑک پہ تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کار لہرا گئی اور ثریا کا خوف کے مارے چہرہ بگڑ گیا۔

"یہ آپ کیا کر رہے تھے۔ اگر ابھی اس بڑے ٹرک سے ٹکر ہو جاتی تو"...... کار رکتے ہی ثریا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوتا اس لغویات دان سے تو جان چھوٹ جاتی"—— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"بھائی جان! میں سچ کہہ رہی ہوں۔ ماہ جبیں بے حد خوبصورت بھی ہے —— خاندانی بھی —— پڑھی لکھی بھی ہے۔ آپ اسے دیکھیں گے تو ہمیشہ میرے احسان مند رہیں گے"—— ثریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور اگر اس نے یا اس کے باپ پریشان الدولہ نے مجھے پسند نہ کیا تو پھر"—— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ان کی جرأت ہے کہ آپ کو پسند نہ کریں۔ جوتیاں مار کر کھوپڑیاں نہ پلپلی کر دوں گی"—— ثریا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم آخر اماں بی کی بیٹی ہو ناں"—— عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار ثریا بھی ہنس پڑی۔

کار اب ایک پہاڑی راستے پر چل رہی تھی اور پھر ایک موڑ مڑتے ہی —— عمران نے یکلخت پوری قوت سے بریک لگائے۔ اور تیزی سے دوڑتی ہوئی کار کسی لٹو کی طرح گھومی اور اگر سٹیرنگ عمران کے ہاتھ میں نہ ہوتا تو لازماً وہ گھوم کر ہزاروں فٹ گہری کھائی میں جا گرتی۔ لیکن عمران نے اسے بڑی مہارت سے کنٹرول کر لیا تھا۔ لیکن ثریا کی چیخ کو وہ کیسے کنٹرول کرتا۔ اماں بی بھی اچھل کر سیٹ پر گر گئی تھیں۔

"کیا ہوا —— کیا ہوا"...... [illegible] اماں جانے والی ایک سڑک پہ موڑ آواز سنائی دی۔ [illegible] بار اس نے اس راستے

"کچھ نہیں اماں بی! اچانک ایک کار سا تھا اور اسے یقین تھا کہ انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اور واقعی موڑ کاٹتے ... کی کار اچانک غلط ہاتھ پر اس کے سامنے آ گئی تھی اور اچانک آ کو بچانے کے لئے عمران کو پوری قوت سے بریک لگانے پڑے تھے۔ سفید کار کے بریک بھی چیخ پڑے تھے اور وہ بھی [illegible] لیکن اسے بھی بڑی مہارت سے کنٹرول کر لیا گیا تھا۔ سفید کار [illegible] پہ ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کے خوبصورت سنہرے بال اس کے شانوں پر لٹک رہے تھے۔

"اندھے ہو کر چلاتے ہو نانسنس"—— اس لڑکی نے آنکھیں نکالتے ہوئے چیخ کر عمران سے کہا۔

"تم خود اندھی ہو۔ غلط ہاتھ پر خود کار چلا رہی ہو۔ اگر بھائی جان سنبھال نہ لیتے تو تم نے اپنے ساتھ ہمیں بھی مروا دیا تھا"—— عمران کے بولنے سے پہلے ثریا چیخ پڑی۔ غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"شٹ اپ یو نانسنس نجانے کون بٹھا دیتا ہے ان گھٹیا لوگوں کو کاروں میں"...... لڑکی نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور تیزی سے کار چلا کر آگے بڑھ گئی اور ثریا جو کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترنے ہی والی تھی غصے سے پھنکار کر رہ گئی۔

بھائی جان! اس کے پیچھے کار لے کر چلو۔ میں بتاؤں اسے کہ گھٹیا کون ہے؟"...... ثریا کا غصے کے مارے چہرہ پھڑ پھڑا اٹھا اور آنکھوں

"یہ آپ کیا کر رہے تھے۔ اگر میں ایک غضبناک تیوری دکھائی دے
تو" ..... کا رسید بھی ہوتے ہو"
"تو کیا ہوتا اس نفسیات کو تمیز ہی نہیں بات کرنے کی" ..... اماں
نے منہ بناتے ہوئے تنتے ہوئے کہا۔
"بھائی جان بی! یہ سے دیکھتے آپ جا رہی تھیں۔ عمران نے لوہا
گرم دیکھ کر چوٹ لگاتے ہوئے کہا۔
لگے تو بیٹھ۔ کیا کر رہے ہو۔ کیوں ثریا! ..... خبردار جو تم نے نام
"او ..... اماں بی کا تو واقعی پارہ چڑھ گیا۔ وہ بھلا ایسی بدتمیز لڑکی
نہ کیا تو برداشت کر سکتی تھیں۔
"ارے اماں بی! وہ بنی تھی۔ وہ بھلا ایسی بدتمیزی کر سکتی ہے یہ
ہوتی اور چڑیل تھی" ..... ثریا نے جواب دیا۔
"خواہ مخواہ کو چڑیل تھی۔ اتنی خوبصورت لڑکی تھی۔ اماں بی آپ نے
دیکھا تھا اُسے" ..... عمران نے کار تو آگے بڑھا دی لیکن اب اسے
ثریا کو تنگ کرنے کا سنہری موقع مل گیا تھا اور پھر اسی طرح کی نوک
جھونک میں وہ بلال نگر پہنچ گئے۔
"نواب شان الدولہ کا محل کسی سے پوچھ لو بھائی جان" ..... ثریا
نے بلال نگر کی حدود شروع ہوتے ہی کہا۔
"میں نے دیکھا ہوا ہے" ..... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"آپ نے کیسے دیکھ لیا" ..... ثریا نے بری طرح چونک کر پوچھا۔
"ایک ہی تو بوسیدہ سا مکان ہے اس قصبے میں جسے لوگ طنزاً محل
کہتے ہیں" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر کار اس نے

قصبے کی حدود سے نکال کر شمالی طرف جانے والی ایک سڑک پر موڑ
دی۔ ویسے اس نے درست کہا تھا۔ ایک بار اس نے اس راستے
سے گزرتے ہوئے وہاں ایک شاندار محل دیکھا تھا اور اسے یقین تھا کہ
یہی محل نواب شان الدولہ کا ہوگا۔
اور واقعی تھوڑی دور آگے جانے کے بعد ایک بڑا سا پھاٹک آ
گیا جس کے ساتھ فصیل نما دیواریں دور تک چلی گئی تھیں۔ پھاٹک پرانے
زمانے کا لیکن انتہائی شاندار تھا۔ پھاٹک کھلا ہوا تھا لیکن دونوں سائیڈوں
میں دو مسلح باوردی دربان کھڑے تھے۔ ان کے کاندھوں سے گنیں
لٹک رہی تھیں۔ جیسے ہی عمران نے کار پھاٹک کی طرف بڑھائی، دونوں
دربان انتہائی چوکنے انداز میں پھاٹک کے درمیان آ گئے اور عمران کو مجبوراً
کار روکنی پڑی۔ ایک دربان تو وہیں کھڑا رہا جبکہ دوسرا تیزی سے عمران
کی طرف بڑھا۔
"یس سر۔ آپ نے کس سے ملنا ہے جناب" ..... دربان نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"نواب صاحب سے کہیں کہ دارالحکومت سے سر رحمان کی فیملی آئی
ہے" ..... عمران کے بولنے سے پہلے ثریا بول پڑی۔
"اوہ یس سر۔ آپ تشریف لے جائیں۔ وہ آپ کے کافی دیر سے
منتظر ہیں" ..... دربان نے اور زیادہ مؤدبانہ انداز میں کہا اور تیزی
سے پیچھے ہٹ گیا۔ کار کے سامنے کھڑا دربان بھی تیزی سے سائیڈ میں ہو
گیا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔
گیٹ کے بعد ایک وسیع اور طویل و عریض انتہائی خوبصورت باغ

تھا جس کے درمیان پختہ سڑک جا رہی تھی۔ باغ کے اختتام پر ایک شاندار اور خوبصورت حویلی سامنے آگئی۔ وہاں بھی یونیفارم پہنے چار مسلح افراد موجود تھے جن کے ساتھ سوٹ پہنے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی بھی کھڑا تھا لیکن وہ شکل وصورت سے نواب نظر نہ آرہا تھا۔ عمران نے کار روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔

"ادھر تشریف لائیں جناب! نواب صاحب آپ کے منتظر ہیں۔ خواتین کو ادھر زنان خانے میں بھجوا دیجیے"۔ اس ادھیڑ عمر آدمی نے تیزی سے آگے بڑھ کر کہا اور ثریا اور اماں بی اس طرف کو بڑھ گئیں جدھر اس آدمی نے زنان خانے کا اشارہ کیا تھا۔

"نواب صاحب کا موڈ کیسا ہے؟" ـــــ اماں بی اور ثریا کے جاتے ہی عمران نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے بڑے سرگوشیانہ انداز میں پوچھا۔ ظاہر ہے اماں بی اور ثریا کے جاتے ہی اس نے حسب عادت پر پرزے تو نکالنے ہی تھے۔

"بالکل ٹھیک ہے جناب! وہ آپ کے منتظر ہیں تشریف لائیے"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر عمران کو لے کر ایک شاندار دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور خود اسے پکڑے ہوئے ایک طرف ہٹ گیا۔

عمران اندر داخل ہوا تو واقعی یہ ایک شاندار ڈرائنگ روم تھا ـــــ بالکل نوابانہ ٹھاٹ کا ـــــ اور نواب شان الدولہ ایک صوفے پر بڑی تمکنت سے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سرخ وسفید چہرے پر واقعی نوابوں جیسا وقار اور شان تھی۔ انہوں نے بے داغ سفید کرتا اور شلوار

پہنی ہوئی تھی اور کرتے پر سیاہ رنگ کی صدری تھی جس کے ایک بٹن ہول سے نکلتی ہوئی گھڑی کی خوبصورت سنہری زنجیر ان کی صدری کی اوپر والی جیب میں گم ہو رہی تھی۔ عمران نے ایک نظر میں یہ سب کچھ دیکھ لیا تھا لیکن وہ اس طرح ڈرائنگ روم کے فرنیچر کو دیکھنے لگا جیسے اس نے نواب صاحب کو دیکھا ہی نہ ہو۔ لیکن نواب صاحب خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران فرنیچر کو دیکھتا ہوا بڑی بے نیازی سے آگے بڑھا اور پھر دیوار پر لگی ہوئی انتہائی خوبصورت پینٹنگز کو قریب جا کر دیکھنے لگا۔ وہ شاید منتظر تھا کہ ابھی نواب صاحب کی دھاڑ سنائی دے گی کیونکہ نواب بھلا اپنے آپ کو اس طرح نظر انداز کر دینے والی حرکت کہاں برداشت کر سکتے تھے لیکن نواب صاحب واقعی اس طرح خاموش بیٹھے ہوئے تھے جیسے انہوں نے بھی عمران کو نہ دیکھا ہو۔ عمران کو مجبوراً گھومتے ہوئے اس صوفے کی طرف جانا پڑا جہاں نواب صاحب موجود تھے۔

"اوہ۔ اس قدر شاندار مجسمہ ـــــ کمال ہے صاحب ـــــ کیا کمال کا مجسمہ بنایا ہے" ـــــ عمران نے نواب صاحب کو دیکھ کر تیزی سے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور آنکھوں میں تحسین کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ نواب صاحب کو قریب جا کر غور سے پلکیں جھپک جھپک کر دیکھنے لگا۔

"ارے! یہ تو بالکل زندہ لگ رہا ہے ـــــ حیرت ہے ـــــ اس قدر کمال فن" ـــــ عمران واقعی شاندار اداکاری کر رہا تھا۔ لیکن نواب صاحب اسی طرح اسے خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔ ان کے چہرے پر کوئی تاثر نہ ابھرا تھا اور پہلی بار عمران کو شک ہوا کہ کہیں نواب صاحب

اندھے، بہرے اور گونگے تو نہیں ہیں۔

"صاحبزادے! اگر آپ نے مزید غور سے دیکھنا ہو تو یہ کپڑے اتار دوں" ـــــ اچانک نواب صاحب نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جب جب لڑائی بھی ہے ـــ حیرت ہے" ـــــ عمران نے ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور پھر پچھلے صوفے سے ٹکرا کر دھم سے اس پر بیٹھ گیا لیکن اب اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میرا نام شان الدولہ ہے ـــ کیا اتنا تعارف کافی ہے" ـــــ نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار سر پر ہاتھ پھیرنے لگا کیونکہ نواب صاحب اس کی توقع سے بھی کہیں زیادہ گہرے نکلے تھے۔

"پپ پپ پریشان الدولہ تو جسولوں کے بھی نام ہوتے ہیں" ـــــ عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ بھی اچھا نام ہے ـــ اگر مجھے پہلے اس نام کا علم ہو جاتا تو شاید آپ کی خاطر اپنا نام تبدیل کر لیتے" ـــــ نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور اب عمران سوچنے لگا کہ نواب شان الدولہ اس سے بھی دو ہاتھ آگے ہے۔

اسی لمحے سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک انتہائی خوبصورت اور باوقار لڑکی اندر داخل ہوئی اس کے ساتھ ثریا تھی۔ ان دونوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں نواب صاحب کو سلام کیا۔

"ابو! یہ ثریا ہیں سر رحمان کی صاحبزادی۔ آپ کو سلام کرنے حاضر ہوئی ہیں"

اس باوقار اور سنجیدہ لڑکی نے بڑے تمکنت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیتی رہو بیٹی" ـــــ نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مہ جبیں ہے۔ آپ علی عمران صاحب ہیں۔ سلام عرض کرتی ہوں" ـــ اس لڑکی نے اب عمران کی طرف مڑتے ہوئے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"صاحب نہیں صرف علی عمران ـــ یہ صاحب والا لباس تو میں نے ثریا کے کہنے پر پہنا ہے۔ وعلیکم سلام ـــ جگ جگ جیو ـــ دودھوں ...... اسے ـــ اوہ ـــ ہپ" عمران نے یکلخت اس طرح اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ جیسے انتہائی غلط فقرہ اس کے منہ سے نکل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید خجالت کے آثار ابھر آئے تھے۔ ادھر ماہ جبیں کے چہرے پر تو ایک رنگ سا گزر گیا جب کہ ثریا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھیں نکالیں۔

"بیٹی ماہ جبیں! یہ صاحبزادے خاصے دلچسپ نوجوان ہیں۔ مجھے انہوں نے ججمہ سمجھ لیا تھا" ـــــ نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ججمہ ـــ اوہ پھر تو واقعی دلچسپ ہیں" ـــــ مہ جبیں نے پہلی بار ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ثریا کو اشارہ کر کے واپس مڑ گئی۔

عمران بے اختیار سر کھجانے لگا ـــــ کیونکہ اسے اپنا مستقبل اس بار شدید خطرے میں محسوس ہونے لگ گیا تھا۔

"کیا آپ کے سر میں جوئیں ہیں" ـــــ اچانک نواب صاحب نے ذرا سا آگے ہوتے ہوئے بڑے ہمدردانہ لہجے میں پوچھا۔

"نواب صاحب! جوں تو مادہ ہوتی ہے اس لئے وہ میرے سر پہ

کیسے چڑھ سکتی ہے زیادہ سے زیادہ وہ بیچاری کان پر رینگ سکتی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا ۔۔۔ ۔۔۔ رینگتی ہے کان پر ۔۔۔ بہت خوب۔ آپ پہلے آدمی ہیں جن کے کان پر جوں رینگتی ہے" ۔۔۔۔ نواب صاحب نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ نواب صاحب واقعی اس کی جوڑ کے تھے۔

"آدمی کے کان پر ہی رینگ سکتی ہے۔ اب مجسمے کے کان پر تو رینگنے سے رہی ورنہ فوراً پکڑی جائے گی"۔۔۔۔ عمران اب پوری طرح موڈ میں آ گیا تھا اور اس بار نواب صاحب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"بہت خوب! آپ واقعی ذہین نوجوان ہیں"۔۔۔۔ نواب صاحب کے چہرے پر مسرت کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ بیرونی دروازہ دھماکے سے کھلا۔

"یہ اس نانسنس کی کار کیسے آ گئی یہاں ڈیڈی"۔۔۔۔ ایک چیختی ہوئی غصیلی آواز عمران کے عقب میں ابھری اور عمران آواز سنتے ہی سمجھ گیا کہ وہی محترمہ ہیں جن کی کار سے ان کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا۔

"ارے یہ احمق گھٹیا آدمی یہاں بیٹھا بھی ہے"۔۔۔۔ اسی لمحے وہ لڑکی جس نے جینز اور شرٹ پہنی ہوئی تھی عمران کے قریب آ کر رکی۔

"آداب عرض ہے۔ ناکارہ۔۔۔۔ شرمسار۔۔۔۔ ناہنجار ۔۔۔۔ غیر ذمہ دار ۔۔۔۔ بے کار بلکہ کار سوار کرنل علی عمران ولد سر رحمان توعم پٹھان کہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے بڑی تیزی سے جھک کر اور بار بار ہاتھ کو ماتھے تک لے جاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کھسیاں اڑا رہا ہو۔

"ایک اور قافیہ بھی ہے ۔۔۔ ذلیل و خوار ۔۔۔۔ وہ کیوں نہیں بولا تم نے"۔۔۔۔ لڑکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"وہ میں نے آپ کے لئے بچا لیا تھا۔ آخر آپ نے تو تعارف کرانا تھا اپنا"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ! تو میں تمہاری نظروں میں ذلیل و خوار ہوں"۔۔۔۔ لڑکی نے غصے سے دانت پیچپاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے خود ہی اپنی تعریف فرمائی ہے۔ ویسے مجھ سے پوچھیں گی تو میں اور قافیے بھی بتا سکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"نانسنس ۔۔۔۔ جاہل ۔۔۔۔ اجڈ ۔۔۔۔ گنوار۔ ڈیڈی آپ نے اسے کیوں بٹھا رکھا ہے یہاں"۔۔۔۔ لڑکی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر باپ سے مخاطب ہو گئی۔

"واہ! کیا تعریف فرمائی ہے آپ نے اپنے ڈیڈی کی"۔۔۔۔ نواب صاحب! آپ نے پہلے تو بتایا ہی نہیں کہ اتنے خوبصورت القاب ہیں آپ کے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں تمہیں گولی مار دوں گی۔ نکل جاؤ یہاں سے۔ دفع ہو جاؤ"۔۔۔۔ لڑکی اس بری طرح چیخی کہ اس کی آواز پھٹ گئی۔

"نہیں بیٹے! یہ ہمارے مہمان ہیں۔ سر رحمان ڈائریکٹر جنرل سنٹرل

دانش منزل کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی والدہ اور ہمشیرہ بھی تشریف لائی ہیں ماہ جبیں کے رشتے کے لیے" ـــــ نواب صاحب نے اس لڑکی ہی کو نام سیمیں تھا بڑے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا ـــــ تو اب اس گدھے سے شادی ہوگی آپا مہ جبیں کی" لڑکی نے حیرت سے عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"آداب عرض ہے۔ آپ نے اپنی آپا کے لئے صحیح رشتے کا انتخاب کیا ہے۔ میں بھجوا دوں گا کوئی اچھا سا ڈھونڈ ڈھونڈ کر" ـــــ عمران بھلا کب پیچھے ہٹنے والا تھا۔

"اوہ یو شٹ اپ" ـــــ سیمیں نے بُری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا اور تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ ماہ جبیں کی چھوٹی بہن ہے سیمیں۔ آپ بُرا نہ منائیں اس کی عادت ایسی ہے ویسے دل کی بُری نہیں ہے" ـــــ نواب صاحب نے سیمیں کے جاتے ہی مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نواب شان الدولہ کی طبیعت پر حیران ہو گیا ورنہ اس نے جس طرح کے جواب سیمیں کو دیئے تھے عمران کا خیال تھا کہ وہ اسے گولی مار دینے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ لیکن نواب صاحب اُلٹا عمران سے معذرت کر رہے تھے۔ اسی لمحے ایک بار پھر دروازہ کھلا اور وہی ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹیلیفون سیٹ تھا۔

"نواب صاحب! آپ کا فون" ـــــ ادھیڑ عمر آدمی نے فون قریب تپائی پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر مؤدبانہ انداز میں ہٹ کر ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

"ہیں۔ شان الدولہ بول رہا ہوں" ـــــ نواب صاحب نے رسیور اٹھاتے ہوئے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"شان الدولہ! تم نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ اب ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ ہاں یا ناں میں جواب دو۔ اور سنو جواب دینے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ تم اور تمہاری بیٹیاں دنیا کے کسی خطے میں بھی محفوظ نہیں رہیں گی۔ تمہاری دونوں بیٹیوں کو سر عام رسوا کیا جائے گا"

دوسری طرف سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران بولنے والے کا فقرہ سن کر بُری طرح چونک پڑا۔ بولنے والا یقیناً غیر ملکی تھا۔

"مسٹر ڈراسن! تم نے اس کام کے لئے غلط آدمی کا انتخاب کیا ہے۔ شان الدولہ کی عزتوں کی طرف بڑھنے والا ہاتھ کٹ بھی سکتا ہے اور سنو میرا پہلے بھی یہی جواب تھا اور اب بھی یہی جواب ہے سمجھے"

نواب صاحب نے بڑے سخت لہجے میں کہا اور رسیور کو کریڈل پر پٹخ دیا۔

"لے جاؤ اسے ـــــ آئندہ اس کی کال آئے تو مجھ سے مت بات کرانا اور غفور کو میرے پاس بھیج دو" ـــــ نواب صاحب نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے کہا اور وہ سر جھکاتے ہوئے ٹیلیفون اٹھا کر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یہ ڈراسن کون صاحب ہیں" ـــــ عمران نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"کوئی بات نہیں ـــــ صاحبزادے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے" ـــــ نواب صاحب نے اس طرح مسکراتے ہوئے کہا

جیسے اس قسم کی باتوں سے سردی سی تر ہوا اور عمران ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک ٹھوس جسم اور لمبے قد کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے دونوں پہلوؤں سے ہولسٹر لٹک رہے تھے جن میں ریوالوروں کے بھاری دستے نظر آ رہے تھے کاندھے سے سٹین گن لٹک رہی تھی۔

"حکم جناب!" ـــــ اندر آنے والے نے نواب صاحب کے سامنے ادب سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"غفور اس ڈراسن کا دوبارہ فون آیا تھا۔ وہ اوچھا اور گھٹیا آدمی ہے اس لئے اب تم پوری طرح ہوشیار رہنا اور میں نے بیٹی کو بھی باہر جانے سے منع کر دیا" ـــــ نواب صاحب نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی جناب! ویسے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے آدمی بھیج دوں تاکہ یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے" ـــــ غفور نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ان گھٹیا لوگوں کے منہ نہیں لگنا چاہئے۔ بس تم ہوشیار رہنا ہی کافی ہے" ـــــ نواب شان الدولہ نے کہا اور غفور اثبات میں سر ہلاتا ہوا سلام کرتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"ابا حضور! کھانا لگ گیا ہے۔ آپ اور عمران صاحب تشریف لائیے۔ بیگم رحمان نے تو معذرت کر لی ہے وہ لنچ نہیں کیا کرتیں" اندرونی دروازے سے ماہ جبیں نے آگے بڑھ کر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ آئیے صاحبزادہ صاحب" ـــــ نواب شان الدولہ نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ ویسے وہ دونوں بہنوں کی طبیعتوں میں فرق دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔

ماہ جبیں ایک طرف ہٹ گئی تو نواب صاحب آگے بڑھ گئے۔

"آپ مہ جبیں کی باتوں کا برا نہ منائیے گا۔ وہ انتہائی منہ پھٹ لڑکی ہے ویسے میں نے اسے سمجھا دیا ہے اب وہ آپ سے بدتمیزی نہیں کرے گی" ـــــ مہ جبیں نے عمران کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔ وہ اب اندرونی دروازہ کراس کر کے ایک طویل راہداری میں داخل ہو چکے تھے عمران نے جان بوجھ کر قدم آہستہ کر لئے تھے تاکہ نواب صاحب قدرے آگے ہو جائیں۔

"مس مہ جبیں کیا آپ بھی ڈراسن کو جانتی ہیں" ـــــ عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور ماہ جبیں عمران کی بات سن کر بری طرح چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر یکلخت زردی سی پھیل گئی۔

"اوہ۔ تو کیا ڈراسن کا پھر فون آیا ہے" ـــــ ماہ جبیں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں آپ سے کھانے کے بعد بات کروں گی" ـــــ مہ جبیں نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھ گئی اور عمران ان لوگوں کے پراسرار انداز پر سر ہلاتا رہ گیا۔

سُرخ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ایک شاندار اور وسیع عمارت کے کھلے پھاٹک میں مڑی اور چند لمحوں بعد وہ بڑے سے پارچ میں جا کر رک گئی۔ کار کے دروازے کھلے اور اس میں سے چار دیوقامت آدمی اچھل کر باہر نکلے۔ ان چاروں کے سر گنجے تھے۔ ان کے بڑے بڑے چہروں پر وحشت جیسے ثبت ہوئی نظر آ رہی تھی۔ آنکھوں میں ایسی سرخی تھی جیسے وہ آنکھیں انسانوں کی بجائے کسی بھوکے چیتے کی ہوں۔ ان کے جسم بے حد مضبوط اور انتہائی ٹھوس تھے۔ جسم کا ایک ایک عضو ایسے ابھرا ہوا اور گٹھا ہوا تھا جیسے فولاد میں ڈھل کر بنا ہو۔ بھاری جسم ہونے کے باوجود ان کے انداز میں انتہائی برق رفتاری تھی۔ وہ کار سے اترے اور بجلی کی سی تیزی سے چلتے ہوئے ایک راہداری سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے میں ایک بیضوی شکل کی بھاری میز اور اس کے گرد کرسیاں موجود تھیں۔ وہ چاروں میز کی ایک سائیڈ پر قطار میں بیٹھ گئے۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کا جسم جیسے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا اگر وہ عالمی مقابلہ حسن میں شرکت کرتی تو یقیناً اُسے اول انعام مل جاتا۔ اس کے جسم پر تیز سُرخ رنگ کا منی سکرٹ موجود تھا۔

"ہیلو سپر فائٹرز" ۔۔۔ لڑکی نے قریب آ کر ان چاروں گنجوں سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیلو بیبی" ۔۔۔ ان چاروں نے بھیڑیے کے انداز میں دانت نکالتے ہوئے کہا اور لڑکی سر ہلاتی ہوئی ان کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار دو نوجوان اندر داخل ہوئے۔ یہ نوجوان بھی خاصے چُست اور چہرے سے ذہین لگ رہے تھے۔ انہوں نے تھری پیس سوٹ پہنے ہوئے تھے۔

"ہیلو سپر فائٹرز ۔۔۔ ہیلو بیبی" ۔۔۔ ان دونوں نے بھی قریب آ کر مسکراتے ہوئے ان گنجوں اور لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیلو ڈی ایجنٹس" ۔۔۔ چاروں گنجوں اور لڑکی نے کہا اور وہ سر ہلاتے ہوئے لڑکی کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر لمبے قد کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر سنہرے رنگ کا کالا چشمہ تھا اور چال ڈھال سے وہ کوئی انتہائی معزز اور دولتمند آدمی لگ رہا تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی وہاں موجود سب افراد ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"نہیں ...... !" سننے والے نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی کرختگی بھی موجود تھی۔

"جیکی تم پاکیشیا کے نواب شان الدولہ کے بارے میں جانتی ہو۔ اپنے ساتھیوں کو بتاؤ تاکہ بعد میں میری بات اچھی طرح ان کی سمجھ میں آجائے" ادھیڑ عمر نے کرسی پر بیٹھتے ہی انتہائی سنجیدہ لہجے میں اس خوبصورت لڑکی جیکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس لارڈ ڈوراسن! لیکن کیا اصل بات بھی بتانی ہے" ـــــ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں صرف پس منظر۔ وہ بات میں خود بتاؤں گا" ـــــ اس ادھیڑ عمر لارڈ ڈوراسن نے جواب دیا۔

"یس لارڈ!" ..... ـــ جیکی نے مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر ان گنجوں اور روکی اور ریکس سے مخاطب ہوئی۔

"آپ کو معلوم ہے کہ میں چیف باس لارڈ ڈوراسن کی پرائیویٹ سیکرٹری بھی ہوں۔ آج سے دو ماہ پہلے پاکیشیا کے ایک لارڈ نواب شان الدولہ سے چیف باس کی ملاقات ایک کلب میں ہوگئی۔ نواب شان الدولہ پاکیشیا کا بہت بڑا لارڈ ہے۔ اس کی دو بیٹیاں ہیں۔ ایک کا نام مہ جبین اور دوسری کا نام سمیں جبیں ہے اور اُن کا کوئی لڑکا نہیں ہے۔ لارڈ بہت مشہور شکاری بھی ہے اور سیر و سیاحت کا شوقین بھی ہے۔ اس سلسلے میں اس نے تقریباً دنیا گھوم رکھی ہے۔ حتیٰ کہ وہ افریقہ کے دور دراز جنگلوں میں بھی شکار کھیل چکا ہے۔ جب چیف باس کی لارڈ شان الدولہ سے ملاقات ہوئی تو اس کی دونوں بیٹیاں بھی ساتھ تھیں۔ یہ بھی بتا دوں کہ لارڈ

شان الدولہ کی بڑی بیٹی ماہ جبیں اعلیٰ پائے کی ہے۔ بے حد سنجیدہ و کم گو ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ انتہائی ذہین بھی ہے۔ اس نے کیمرج یونیورسٹی سے نفسیات میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ہوئی ہے اور اس میں خصوصیت ہے کہ وہ کسی بھی انسان کا چہرہ اور اس سے دو باتیں کر کے اس کے کردار کی صحیح خصوصیات سمجھ لیتی ہے اور بتا دیتی ہے مقابل کتنا بڑا اداکار کیوں نہ ہو ماہ جبیں اصل کردار تک پہنچ جاتی ہے جبکہ لارڈ شان الدولہ کی دوسری بیٹی سمیں جبیں انتہائی مشتعل مزاج ـــ تنک چڑھی اور منہ پھٹ لڑکی ہے اس نے بھی کیمرج یونیورسٹی سے گریجوایشن کیا ہے لیکن اس کے بعد تعلیم کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔ چیف باس جب لارڈ شان الدولہ سے ملے تو شان الدولہ کے ساتھ ان کی دوستی ہو گئی اور انہوں نے لارڈ نواب شان الدولہ کی دعوت اپنی کوٹھی میں کی۔ ان کی لڑکیاں بھی اس دعوت میں شریک تھیں۔ پھر کھانے کے بعد باتوں کا جو سلسلہ چلا تو لارڈ شان الدولہ نے چیف باس کو ایک حیرت انگیز واقعہ سنایا۔ سیاحت کے دوران ان کا گزر ایک ایسے علاقے سے ہوا جہاں انہوں نے ٹاشیم کی کانیں دیکھیں۔ ٹاشیم خلائی تحقیقات میں کام آنے والی ایسی دھات ہے جو بے حد کمیاب ہے اور اس کی عالمی منڈی میں بے پناہ قیمت ہے۔ اس کی قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ـــ سو گرام خام ٹاشیم کی قیمت دس کلو خالص سونے کے برابر ہے اور جہاں ٹاشیم کی کانیں ہوں ـــ ۔ اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ ان کی کیا قیمت ہوگی اور اس ٹاشیم کے پیچھے ایکریمیا ـــ روسیاہ ـــ شوگران ـــ گریٹ لینڈ ـــ ویسٹرن کارمن ـــ کرانس اور اس طرح کے وہ ترقی یافتہ ممالک جو خلائی تحقیقات میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ دیوانے

ہوسکتے ہیں۔ یہ دھات گہرے نیلے رنگ کی ہوتی ہے بالکل گہرے رنگ کے نیلم پتھر کی طرح لیکن اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کے اندر سرخ رنگ کی لہریں اس طرح چلتی دکھائی دیتی ہیں جیسے وہ واقعی پتھر کے اندر حرکت کر رہی ہوں اور یہی اس کی خاصیت ہے۔ لارڈ نواب شان الدولہ نے ٹاشیم کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا انگوٹھی میں لگوایا ہوا تھا اور یہ انگوٹھی ان کی انگلی میں موجود تھی۔ انہوں نے یہ انگوٹھی چیف باس کو دکھائی اور میں نے بھی دیکھی۔ لیکن نہ ہی چیف باس اور نہ ہی مجھے اس کی اصل حقیقت کا علم تھا۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ بھی کوئی عجیب سا قیمتی پتھر ہو گا جیسے ہیرا — نیلم — زمرد وغیرہ ہوتے ہیں۔ دعوت کے بعد لارڈ نواب شان الدولہ اپنی لڑکیوں سمیت واپس چلے گئے اور چیف باس اس بات کو بھول گئے لیکن پھر ایک روز انہوں نے ایک محفل میں نواب شان الدولہ کا نام لئے بغیر اس انگوٹھی کے حیرت انگیز پتھر کا ذکر کیا تو محفل میں موجود ایک خلائی سائنسدان بری طرح چونک پڑا۔ اس نے چیف باس سے اس پتھر کی مزید تفصیلات پوچھیں تو وہ بری طرح اچھل پڑا۔ اس نے اس محفل کو بتایا کہ یہ اس وقت جدید دنیا کی سب سے قیمتی دھات ہے اور اس کا نام ٹاشیم ہے اور یہ خلائی تحقیقات میں کام آتی ہے اور خلائی تحقیقات میں دلچسپی رکھنے والے ملک اس کے حصول کے لئے بڑی سے بڑی قیمت ادا کرنے کے لئے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ پس چیف باس کو دلچسپی پیدا ہو گئی۔ اس خلائی سائنسدان نے چیف باس سے اس آدمی کے متعلق تفصیلات پوچھنی چاہئیں یعنی شان الدولہ کے متعلق لیکن چیف باس ٹال گئے اور پھر چیف باس نے خود اس بارے میں تحقیقات کیں تو اس خلائی سائنسدان کی بات

درست تھی اور ایکریمیا اور روسیاہ تو اس کی خاطر کسی بھی بھاری مقدار زر دینے پر بھی آمادگی ظاہر کر دی۔ اس کے بعد چیف باس نے لارڈ نواب شان الدولہ کا پتہ کیا لیکن معلوم ہوا کہ نواب شان الدولہ اپنی لڑکیوں سمیت دوسرے روز ہی پاکیشیا واپس جا چکا ہے۔ چیف باس نے پاکیشیا میں موجود اپنے دوستوں کے ذریعے ان کی رہائش گاہ اور ٹیلی فون نمبر کا پتہ چلایا اور پھر انہوں نے نواب شان الدولہ سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا۔ نواب شان الدولہ ویسے تو بے حد دوستانہ انداز میں باتیں کرتے رہے لیکن جب چیف باس نے اس سے اس علاقے اور اس دھات کی کانوں کے بارے میں تفصیلات پوچھیں تو نواب شان الدولہ نے یہ سب کچھ بتانے سے یکسر انکار کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ اخبار میں انہوں نے یہ خبر پڑھ لی ہے کہ یہ دھات ٹاشیم ہے اور اس وقت دنیا کی سب سے قیمتی دھات ہے۔"

دراصل ہوا یہ کہ اس محفل میں کسی اخبار کا رپورٹر بھی موجود تھا۔ اس نے دوسرے روز لارڈ ڈراکن کے حوالے سے اخبار میں خبر دے دی جو ہماری نظروں سے تو نہ گزری لیکن نواب شان الدولہ نے اسے پڑھ لیا۔ اس طرح انہیں اس دھات کی اصل حقیقت اور نام کا علم ہو گیا تھا۔ اس پر چیف باس نے انہیں ڈرایا دھمکایا لیکن اس لارڈ نے سختی سے انکار کر کے فون رکھ دیا۔ چیف نے پھر اس کو فون کیا لیکن اس نے الٹا چیف باس کو دھمکا کر بات ختم کر دی۔ اور اب وہ فون ہی نہیں سنتا۔" یہ واقعی ماہرانہ تقریر تھی۔ اس نے اس طرح تفصیل بتائی تھی کہ وہاں موجود ہر فرد کے سامنے نواب شان الدولہ اور ان کی بیٹیوں کے انکار کیساتھ ساتھ ٹاشیم کے بارے میں بھی اس طرح مکمل علم ہو گیا جیسے انہوں نے خود یہ دھات دیکھی ہو اور نواب شان الدولہ اور ان

کی نشانیاں سے ملتے ہوں۔

"تم لوگوں نے تفصیلات سُن لیں اور اب یہ بات تو بہرحال تم سمجھ گئے ہو گے کہ ہم یہ وجوہات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن نواب شان الدولہ بتانے سے انکاری ہے اور میری تحقیقات کے مطابق نواب شان الدولہ حد سے زیادہ ضدی ——— اور سخت جان واقع ہوا ہے۔ اگر ہم اس پر تشدد کر کے اس کی ایک ایک ہڈی بھی علیحدہ کر دیں تب بھی وہ اپنی زبان نہیں کھولے گا۔ اس پر معلومات حاصل کرنے والی کوئی مشین بھی کام نہیں کر سکتی کیونکہ وہ شکاری ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد ذہین آدمی ہے اس لیے میں نے اس کی زبان کھلوانے کے لئے ایک اور منصوبہ بنایا ہے اور وہ یہ کہ اُسے، اس کی دونوں بیٹیوں سمیت اغوا کر لیا جائے اور پھر اس کی بیٹیوں کو اس کے سامنے بے عزت کرنے کی دھمکی دی جائے تو وہ یقیناً زبان کھولنے پر مجبور ہو جائے گا۔ یہ مشرقی لوگ اپنی عورتوں کی عزتوں کے معاملے میں بے حد حساس ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دوں کہ میں نے جو تحقیقات کی ہیں ان کے مطابق نواب شان الدولہ دارالحکومت سے کچھ فاصلے پر ایک مضافاتی جگہ میں ایک شاندار محل میں رہتا ہے اور اس نے وہاں مسلح افراد کی پوری فوج بھرتی کر رکھی ہے اور میرے فون کے بعد وہ لازماً بے حد چوکنا بھی ہو گیا ہو گا۔ یہ میں اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ اس مشن پر جاتے ہوئے آپ لوگوں کے ذہن میں یہ ساری باتیں رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ نواب شان الدولہ نے مجھے بتایا تھا کہ اس کے پاس اس علاقے کا نقشہ بھی موجود ہے جس میں ان کانوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ تم نے وہ نقشہ بھی حاصل کرنا ہے" لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"تو کیا باس ان لوگوں کو اغوا کر کے یہاں ایکریمیا لے آنا ہو گا" ——— ڈکی نے پوچھا۔

"نہیں اتنی دور لے آنے کی ضرورت نہیں۔ صرف معلومات حاصل کر کے اور وہ نقشہ لیکر انہیں گولیوں سے بھون ڈالو اور واپس آ جاؤ" ——— لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ہم آج ہی روانہ ہو جاتے ہیں" ——— ڈکی نے کہا۔

"جیکی بھی تمہارے ساتھ جائے گی اور ساتھ جیکی ہی میری جگہ تمہیں لیڈ کرے گی۔ یہ بے حد ذہین لڑکی ہے" ——— لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"یس باس! ہم جیکی کی ذہانت سے اچھی طرح واقف ہیں" ——— جولی کے ساتھ میکس اور ڈکی سب نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او کے باس۔ تفصیلات تم جیکی سے طے کر لو۔ مجھے ہر صورت میں مکمل معلومات اور نقشہ چاہئے۔ میں ناکامی کی بات نہیں سنوں گا" ——— لارڈ ڈراسن نے کہا اور اس کے اٹھتے ہی وہ سب احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر لارڈ ڈراسن واپس مڑ کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کو بلال نگر سے آئے ہوئے ایک ہفتہ گزر گیا تھا۔ ماہ جبیں تو اماں بی کو بے حد پسند آئی تھی لیکن اس کی بہن تہمینہ نے اچانک اندر آ کر اس قدر بدتمیزانہ انداز میں باتیں کیں کہ اماں بی کی طبیعت بُری طرح خراب ہو گئی۔ اور پھر انہوں نے رشتے سے ہی انکار کر دیا۔ ادھر عمران نے ڈراسن والی کال کے سلسلے میں نواب شان الدولہ کو ٹٹولنا چاہا لیکن نواب شان الدولہ نے نہ صرف ٹال دیا بلکہ اس بات پر ان کا لہجہ بھی بڑا سخت ہو گیا۔ ماہ جبیں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ کھانے کے بعد اس سے بات کرے گی لیکن کھانے کے بعد ماہ جبیں ایسی غائب ہوئی کہ وہ پھر سامنے ہی نہ آئی اور عمران کو اماں بی اور ثریا کو لے کر واپس آنا پڑ گیا۔ ثریا نے تو بڑا ادھم مچایا لیکن اماں بی نے اسے سختی سے جھڑک دیا اور ثریا بھی خاموش ہو گئی کیونکہ وہ اماں بی کی ضد سے اچھی طرح واقف تھی کہ وہ ایک بار ناں کر دیں تو پھر دنیا کی کوئی طاقت ان کا فیصلہ نہیں

بدلوا سکتی۔ اس طرح معاملہ ختم ہو گیا اور عمران بھی سب کچھ بھول کر دوبارہ اپنی دلچسپیوں میں گم ہو گیا۔ آج وہ ناشتہ کرنے کے بعد کہیں جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا کہ اس کے کانوں میں ڈرائنگ روم میں موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر ابھی وہ تیار ہو کر باہر نکل ہی رہا تھا کہ سلیمان کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جب بڑے صاحب کا فون ہے ——— وہ بڑے غصے میں معلوم ہوتے ہیں" ——— سلیمان کی وحشت زدہ آواز سنائی دی۔

"خون ——— لیکن اس میں اتنا گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ خون بڑے صاحب کا ہے یا چھوٹے صاحب کا، سُرخ ہی ہو گا اور اگر تمہیں خون کے سُرخ رنگ سے وحشت ہو رہی ہو تو گھر سے بہتر رنگ کا چشمہ لگا کر رنگ بدل جائے گا" ——— عمران نے ٹائی کی ناٹ کو انگلیوں سے درست کرتے ہوئے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"خون نہیں فون بڑے صاحب کا، آپ کے ڈیڈی کا" ——— سلیمان نے اس بار تیز لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی کا خون کس نے کیا ہے ——— اوہ سلیمان کیا میں یتیم ہو گیا ہوں۔ اوہ، بیچارہ یتیم عمران" ——— عمران نے چونک کر کہا اور فقرے کا آخری حصہ کہتے ہوئے نہ صرف اس کا گلا گھبرا گیا بلکہ چہرے پر بھی یتیمی کا پورا آبشار بہنے لگا۔

"ٹھیک ہے میں کہہ دیتا ہوں کہ آپ فون نہیں سننا چاہتے" ——— سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"ارے ارے خدا کیلئے ٹھہرو" ——— ارے ڈیڈی کا فون، ارے تم نے

مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ احمق آدمی۔ فون سننے میں دیر ہوگئی تو ڈیڈی خود یہاں پہنچ جائیں گے اور پھر ---- اوہ کہاں ہے فون! کدھر گیا؟ ابھی تو یہاں پڑا تھا" ---- عمران نے سلیمان کی دھمکی سن کر بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ادھر ڈرائنگ روم میں ہے" ---- سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اس کی دھمکی کام دکھا گئی تھی۔

"ڈرائنگ روم میں ---- اوہ وہاں کیا کر رہا ہے کم بخت" عمران نے کہا اور پھر تیزی سے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو! علی عمران ولد عالی جناب والا شان سر رحمان سپیکنگ" عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"کہاں مر گئے تھے ---- اتنی دیر کیوں لگائی کال ریسیو کرتے ہیں" ---- دوسری طرف سے سر رحمان کی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ڈیڈ ---- ڈیڈ ---- ڈیڈی آپ! ---- میں سمجھا تھا وہ رمزی جنرل سٹور والا ہے جس سے سلیمان پچھلے دو ماہ سے ادھار سامان لے آ رہا ہے اور اب اس نے بڑی سختی سے ادھار مانگنا شروع کر دیا ہے۔ آج اس نے سلیمان کو دھمکی بھی دی تھی کہ اگر شام سے پہلے پہلے اس کا ادھار نہ چکا دیا گیا تو وہ غنڈوں سے اس کی ہڈیاں تڑوا دے گا۔ بڑا سخت مزاج آدمی ہے وہ ڈیڈی! اس لئے اس پر میں ذرا رعب ڈال رہا تھا کہ تم تو خالی خولی رمزی ہو جبکہ میرے والد عالی جناب والا شان سر رحمان ہیں" ---- عمران کی زبان قینچی کی طرح چل پڑی۔

"بکواس بند کرو ---- اگر رقم نہیں ہوتی تو ادھار کیوں لیتے ہو ----؟"

سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو ادھار لینا پڑتا ہے جناب کہ رقم نہیں ہوتی۔ اگر رقم ہو تو سامان لینے کے بعد اس کی ناک پر رقم نہ مار دوں۔ لیکن کیا کروں ڈیڈی بس مجبوری اور لاچاری کی بات ہے --- اب میں پڑھا لکھا آدمی ہوں سڑک پر بیٹھ کر مکئی کے بھٹے بھون کر تو نہیں بیچ سکتا ---- پھر آپ کا شریف خون میری رگوں میں دوڑ رہا ہے اس لئے چوری بھی نہیں کر سکتا جیبیں بھی نہیں کاٹ سکتا۔ زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتا ہوں کہ ادھار لے لوں" ---- عمران نے بڑے لاچار اور بیچارگی بھرے لہجے میں تقریباً روتے ہوئے کہا۔

"سلیمان کہاں ہے بلاؤ اسے" ---- دوسری طرف سے سر رحمان نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"سلیمان ---- سلیمان جلدی آؤ۔ ڈیڈی تمہیں یاد فرما رہے ہیں" ---- عمران نے اونچی آواز سے کہا۔ اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ رینگ رہی تھی ---- اور بڑے صاحب کا سن کر سلیمان اس طرح دروازے میں نمودار ہوا جیسے چراغ رگڑنے سے ہی جن نمودار ہو جاتا ہے۔

"مم ---- مم ---- مجھے" ---- سلیمان کا رنگ زرد پڑا ہوا تھا۔ بس اس کی بڑے صاحب اور بڑی بیگم کے غصے سے بہت جان جاتی تھی۔

"ہاں تمہیں" ---- عمران نے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر ادھار کے متعلق کوئی بات نہ کی تھی کیونکہ اس طرح سر رحمان سارے ڈرامے کو سمجھ جاتے۔

"ج ---- ج ---- جی بڑے صاحب" ---- سلیمان نے اٹکتے اٹکتے اور

خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"کس کا ادھار ہے ۔۔ اس رحمن جنرل سٹور کا" ۔۔ سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی ۔۔ ادھار ۔۔۔ رحمن جنرل سٹور" ۔۔۔ سلیمان سر رحمان کی بات سن کر حیران رہ گیا اور اس نے بے اختیار پاس کھڑے عمران کی طرف دیکھا تو عمران نے اُسے آنکھ مار دی۔

"کیا جی جی لگا رکھی ہے ۔۔ جلدی سے بات کرو" ۔۔۔ سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی ۔۔ وہ کافی ادھار ہے۔ پچاس ہزار روپے" ۔۔۔ سلیمان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔۔ کیا کہہ رہے ہو ۔۔ پچاس ہزار اور صرف دو ماہ میں۔ کیا لیتے رہے ہو تم اس سے" ۔۔۔ سر رحمان غصے سے دھاڑے۔

"جناب! کھانے پینے کا سامان ۔۔ تولیے ۔۔ بنیان ۔۔ بلیڈز ۔۔ شیونگ کریم ۔۔ آفٹر شیو لوشن ۔۔ پرفیوم ۔۔ نہانے کا صابن ۔۔۔ منہ دھونے کا صابن ۔۔ کپڑے دھونے کا صابن ۔۔ صابن دانی ۔۔ براؤن پالش۔ بلیک براؤن پالش ۔۔ لڈو ۔۔ کیرم بورڈ" ۔۔۔ سلیمان کی زبان عمران سے بھی زیادہ چل نکلی۔

"شٹ اپ۔ کیا بکواس شروع کر دی ریسیور عمران کو دو" ۔۔۔ سر رحمان غصے سے دھاڑے۔ اور سلیمان نے ریسیور جلدی سے عمران کے ہاتھ میں دے دیا اور خود اس طرح سر جھکا کر کھڑا ہو گیا جیسے انتہائی معصوم آدمی ہو۔

"جی ڈیڈی!" ۔۔۔ عمران نے انتہائی فرمانبردارانہ لہجے میں کہا۔

"سلیمان کو دفتر بھیج دو میں اسے چیک دے دیتا ہوں لیکن خبردار آئندہ اگر تم نے ادھار لیا تو اس ادھار لینے والے سے پہلے تمہاری ہڈیاں میں توڑوں گا۔ سمجھے" ۔۔۔ سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بالکل ڈیڈی بالکل آپ قطعی بے فکر رہیں ۔۔۔ اس بار میں ادھار کے چکر میں پھنس گیا ہوں آئندہ بالکل نہیں لوں گا" ۔۔۔ عمران نے جلدی سے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا اور سلیمان کی طرف دیکھنے لگا جس کے چہرے پر بھی پچاس ہزار کا سن کر چمک آ گئی تھی۔

"اچھا سنو تم تو کہتے تھے اپنی ماں اور بہن کے ساتھ بلال نگر گئے تھے" ۔۔۔ سر رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی گیا تھا ۔۔۔ لیکن ڈیڈی اس میں میرا کوئی قصور نہ تھا۔ اماں بی اور خاص طور پر ثریا مجھے زبردستی لے گئی تھی۔ انہوں نے مجھے خصوصی ناشتہ بھی نہ کرنے دیا تھا ۔۔۔ ایمان سے ڈیڈی میں خود نہیں گیا تھا" ۔۔۔ عمران نے اس طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا جیسے بلال نگر جا کر اس سے بہت بڑا جرم سرزد ہو گیا ہو۔

"بکواس بند کرو۔ جانے تمہاری نحوست کیا گل کھلائے گی جہاں جاتے ہو کوئی نہ کوئی چکر چل جاتا ہے۔ سنو رات نواب شان الدولہ کے محل پر حملہ ہوا ہے۔ بے پناہ فائرنگ ہوئی ہے۔ اس کے تقریباً تمام ملازم مر گئے ہیں۔ صرف چند شدید زخمی حالت میں ملے ہیں۔ نواب شان الدولہ کی مڑی تڑی لاش بھی مل گئی ہے۔ ان پر بے پناہ خوفناک اور غیر انسانی تشدد کیا گیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے ان کے جسم کو کسی دیو نے مروڑ دیا ہو۔ لیکن نواب شان الدولہ کی لاش محل سے

بیٹے کی بجائے محل سے پکڑ ... "وہ ویران کنسٹرکشن سے ملی ہے وہاں ان کی دونوں بیٹیاں بھی ملی ہیں۔ چھوٹی بیٹی کو تو گولیوں سے بھون ڈالا گیا ہے جبکہ بڑی بیٹی شدید زخمی ہے۔ وہ ابھی تک ہوش میں نہیں آ سکی۔ اس کی حالت بتا رہی ہے کہ اس پر انتہائی غیر انسانی تشدد کیا گیا ہے۔ نواب شان الدولہ ہمارے ملک کے وزیراعظم کے بہادر رشتہ دار بھی ہیں اور ویسے بھی ملک کے اعلیٰ ترین حلقے میں انہیں انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اطلاع ملنے پر خود وزیراعظم اور صدر مملکت بھی وہاں پہنچے تھے اور میں بھی ابھی وہاں سے آ رہا ہوں۔ وزیراعظم نے مجھے حکم دیا ہے کہ مجرموں کو فوراً گرفتار کیا جائے۔ میں نے تحقیقات پولیس کے سپرد کر دی ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہ اس خوفناک معاملے میں کچھ نہ کر سکے گی۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے۔ تم اس کی مدد کرو اور جلد از جلد ان مجرموں کو گرفتار کرو کیونکہ یہ میری عزت کا مسئلہ ہے"۔۔۔۔ سر رحمان نے تیز تیز لہجے میں کہا اور عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔ اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے تھے۔

"بہتر ڈیڈی! آپ بے فکر رہیں۔ میں ابھی جا رہا ہوں بلال نگر"۔۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔ سر رحمان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔ گو اسے نواب شان الدولہ اور ان کی فیملی کے ساتھ ہونے والی ٹریجڈی پر افسوس ہوا تھا۔ اس کے ذہن میں [illegible]

ہو گی ڈراسن کی طرف سے ہوئی تھی۔ اس ڈراسن نے نواب شان الدولہ کو دھمکی دی تھی کہ اس کی بیٹیوں کو سر عام رسوا کیا جائے گا اور وہی ہوا۔ سر رحمان نے جس انداز میں ان دونوں پر غیر انسانی تشدد کی بات کی تھی اس سے وہ سمجھ گیا تھا کہ ان نفیس، باوقار اور خاندانی لڑکیوں کے ساتھ کیا ہوا ہو گا۔ اسے اندازہ تھا کہ چھوٹی بیٹی یقیناً اپنی طبیعت کی وجہ سے مجرموں سے لڑ پڑی ہو گی اس لئے اسے انہوں نے گولیوں سے بھون ڈالا ہو گا۔ عمران کچھ دیر صوفے پر بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹائیگر سپیکنگ"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز ابھری۔

"عمران بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ ٹائیگر کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"ٹائیگر! زیر زمین دنیا میں کسی ڈراسن کو جانتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ڈراسن۔۔۔۔ جی ہاں! یہ دو آدمی ہیں جن کے نام ڈراسن ہیں"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ان کے متعلق تفصیلات بتاؤ۔۔۔ لیکن مختصر۔ ان میں سے کوئی غیر ملکی بھی ہے"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب! یہ دونوں ہی مقامی ہیں۔ ان میں سے ایک ڈراسن کا پورا نام ہیرو ڈراسن ہے۔ یہ شخص منشیات کی سمگلنگ میں ایک عام سا کارندہ ہے۔۔۔۔ دوسرے کا نام جی ڈراسن ہے یہ [illegible] گروپ

مشہور ہے۔ بولڈ گروپ پیشہ ور غنڈے ہیں لیکن ان کا دائرہ کار جوئے خانوں اور کلبوں کے جھگڑے نمٹانے تک محدود ہے ۔۔۔۔ تیسرے آدمی کا نام مائیکل ڈراکن ہے۔ یہ ایالان کلب کا ہیڈ ویٹر ہے۔ مشہور شکاری ہے۔ بڑی بڑی پارٹیوں کے لئے شکار پلاننگ کرنے کا دھندا کرتا ہے اور چوتھے آدمی کا نام البرٹ ڈلاس ہے۔ اسے آپ ادھیڑ عمر اور بوڑھی امیر عورتوں کا شکاری سمجھ لیں" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے باقاعدہ تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"اب تم فوری طور پر کسی ایسے ڈراکن نامی غیر ملکی کو تلاش کرو جس کا لہجہ خالصتاً ایکریمی ہو یہ شخص لہجے سے کوئی خوشحال آدمی یا کسی بڑے گینگ کا سربراہ لگتا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی انکوائری شروع کر دیتا ہوں" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر کریڈل دبا دیا۔ عمران نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"طاہر میں عمران بول رہا ہوں" ۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"یس سر!" ۔۔۔ اس بار بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"بلال نگر میں وزیر اعظم صاحب کے برادر نسبتی نواب شان الدولہ اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ اپنے شاندار محل میں رہتے ہیں۔ ایک ہفتہ پہلے میں ایک کیس کے سلسلے میں ان سے ملا تھا۔ میری موجودگی میں انہیں کسی ڈراکن کی

کال آئی تھی۔ آواز سے وہ ڈراکن غیر ملکی لگتا تھا۔ وہ نواب شان الدولہ سے کوئی بات پوچھنا چاہتا تھا جس کا جواب وہ ہاں یا نہ میں مانگ رہا تھا اور ساتھ ہی اس نے دھمکی دی تھی کہ اگر جواب ناں میں ہوا تو انہیں خوفناک نتائج بھگتنے پڑیں گے اور ان کی بیٹیوں کی عزت کو سر بازار رسوا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن نواب شان الدولہ نے اسے نہ صرف ناں کہا بلکہ اسے بُری طرح جھڑک دیا۔ میں نے اس بارے میں نواب شان الدولہ کو ٹٹولنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ٹال گئے تھے۔ میں بھی خاموش ہو گیا تھا کہ جب نواب صاحب خود نہیں بتانا چاہتے تو میں کیوں دخل دوں۔ لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے ڈیڈی کا فون آیا ہے۔ رات نواب شان الدولہ کی حویلی پر کسی گروپ نے حملہ کیا ہے۔ ان کے تمام مسلح ملازم تقریباً مارے گئے ہیں صرف چند شدید زخمی ملے ہیں۔ نواب شان الدولہ اور ان کی ایک بیٹی کی لاشیں اس حویلی سے کچھ دور ویران کھنڈرات سے ملی ہیں۔ نواب شان الدولہ پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے اور بقول ڈیڈی کے ان کی لاش دیکھ کر ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے کسی دیو نے انہیں مروڑ دیا ہو۔ ان کی چھوٹی بیٹی کو گولیوں سے بھون ڈالا گیا ہے جب کہ بڑی بیٹی ماہ جبیں شدید زخمی حالت میں ملی ہے اس پر غیر انسانی اور غیر مہذبانہ تشدد کیا گیا ہے۔ ڈیڈی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں مجرموں کی گرفتاری کے لئے سپر فیاض کی امداد کروں۔ میں نے ٹائیگر کو یہ ذمہ داری سونپ دی ہے کہ وہ کسی ڈراکن کا پتہ چلائے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً تمام ممبرز کو دارالحکومت کے ہوٹلوں میں اس بات کا پتہ چلانے پر مامور کر دو کہ وہاں کوئی ڈراکن نامی آدمی آ کر ٹھہرا ہوا ہے یا پھر کوئی نیا گروپ وہاں

گیا ہے۔ اس گروپ کے متعلق تفصیلات وہ لوگ معلوم کریں۔ میں تم سے رپورٹ لے لوں گا۔ میں نے تمہیں سارا کیس مختصراً اس لئے بتایا ہے تاکہ انہیں صحیح طریقے سے گائیڈ کر سکو۔ میں پہلے ہسپتال جاؤں گا اور پھر دانش منزل۔ وہاں سے واپسی پر رپورٹ لوں گا" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدگی سے تفصیلات بتائیں اور ہدایات دیں۔

"ٹھیک ہے جناب! میں ابھی ممبرز کو اس کام پر لگا دیتا ہوں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو۔ علی عمران سپیکنگ" ۔۔۔ عمران کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے! نواب شان الدولہ کے متعلق خبر تمہیں یقیناً ٹائیگر نے بتا دی ہے۔ میں نے موقع واردات سے انہیں سمجھایا تھا کہ ایکسٹو فی الحال ان خوفناک مجرموں کو گرفتار نہ کر سکے گا۔ اس لئے وہ خود ہی ان سے بات کریں اور ابھی ان کا فون آیا ہے کہ انہوں نے تمہیں فون کیا ہے لیکن تم اس وقت ایک اور سلسلے میں کال کر رہے ہو۔ نواب شان الدولہ وزیر اعظم کے بڑے قریبی ساتھی ہیں۔ وزیر اعظم صاحب اس سلسلے میں ایکسٹو سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی خواہش تھی کہ ایکسٹو اس کیس کو ڈیل کرے لیکن میں نے انہیں بتایا ہے کہ یہ کیس سیکرٹ سروس کا نہیں ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایکسٹو سر زمان کی مدد کر دے جس پر انہوں نے بتایا کہ ایکسٹو کو نواب شان الدولہ کے بارے میں کوئی خاص بات بتانا چاہتے ہیں۔ بہرحال بیٹے تم ان سے فون

بات کر لو شاید کوئی اہم بات ہو" ۔۔۔ سر سلطان نے پریشانی بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں بات کر لیتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"شکریہ بیٹے میں تمہیں ان کا خاص نمبر بتا دیتا ہوں جس پر ان سے بغیر رکاوٹ کے بات ہو سکتی ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور پھر انہوں نے ایک نمبر بتا دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو ابھی سر سلطان نے بتائے تھے۔

"یس" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور آواز سے عمران پہچان گیا کہ یہ آواز خود وزیر اعظم صاحب کی تھی اور وہ سمجھ گیا کہ سر سلطان کا بتایا ہوا نمبر خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔

"ایکسٹو سپیکنگ" ۔۔۔ عمران نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ جناب ایکسٹو۔ میں پرائم منسٹر بول رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے وزیر اعظم نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

"سر سلطان نے بتایا ہے کہ آپ نواب شان الدولہ کے بارے میں کوئی بات کرنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ عمران کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"ہاں ... وہ بات یہ ہے کہ تقریباً دو ہفتے پہلے انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ ان کے پاس ایک ایسا راز ہے جو دنیا کا سب سے قیمتی راز کہلایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر انہیں اچانک کچھ ہو جائے تو ان کی ذاتی ڈائری سے اس راز کو حاصل کر لیا جائے۔ آج جب ان کے ساتھ ہونے والے حادثے کا پتہ چلا تو میں نے سب سے پہلے ان کی ذاتی ڈائری کی تلاش کرائی لیکن پورا محل الٹنے پلٹنے کے باوجود ان کی

ذاتی ڈائری کہیں سے نہیں ملی۔ میں نے جب ان سے ذاتی ڈائری کی تفصیل
پوچھی تو انہوں نے صرف اتنا بتایا تھا کہ اس راز کا تعلق خلائی تحقیقات
میں کام آنے والی دنیا کی سب سے کمیاب دھات ٹاشیم سے ہے۔
بس اس سے زیادہ انہوں نے کچھ بتانے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ
ہمارا ملک خلائی تحقیقات کے سلسلے میں کوئی کام نہیں کر رہا اس لئے
میں بھی فراموش ہو گیا۔ لیکن جب آج اس سلسلے میں سرداور سے
بات کی تو انہوں نے بتایا ہے کہ پاکیشیا میں خلائی تحقیقات کے سلسلے
میں گزشتہ دو سالوں سے تحقیقی کام ہو رہا ہے لیکن اُسے انتہائی خفیہ رکھا
جا رہا ہے۔ آپ کو تو معلوم ہو گا کہ میں نے وزیراعظم کے عہدے کا
حلف ایک سال قبل اٹھایا ہے۔ اس لئے مجھے اس سلسلے میں معلومات
حاصل نہ تھیں بہرحال سرداور سے جب میں نے ٹاشیم کے بارے میں
بات کی تو انہوں نے بتایا کہ ان کے ملک کی تحقیقات اس لئے بھی
سست رفتار ہیں کہ انہیں ٹاشیم کہیں سے نہیں مل رہی اور نہ ہی ہمارا
ملک اس قدر امیر ہے کہ کسی بڑے ملک سے ٹاشیم کی کوئی مقدار
خرید سکے۔ اور مجھے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے نواب شان الدولہ کے
ساتھ ہونے والی اس واردات کا تعلق اس ٹاشیم والے راز سے
ہو۔ اس لئے میں نے سر سلطان سے کہا تھا کہ اس سلسلے میں آپ
کو میں خود آگاہ کرنا چاہتا ہوں اگر کسی طرح ہمیں ٹاشیم مل جائے تو
ہمارا ملک بھی ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں شامل ہو سکتا ہے۔ اور
ان تحقیقات سے ہمارے دفاع کو بھی بے پناہ سہارا ملے گا"
وزیراعظم نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان معلومات کے لئے شکریہ۔ میں دیکھوں گا"
عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔۔۔
صورت حال تیزی سے تبدیل ہوتی جا رہی تھی۔ اگر نواب شان الدولہ
کو ٹاشیم کے لئے قتل کیا گیا ہے۔ تو اس کا مطلب ہے یہ بین الاقوامی
کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ وہ کچھ دیر تک بیٹھا سوچتا رہا پھر سلیمان کو دروازہ
بند کرنے کا کہہ کر فلیٹ سے نیچے آیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے
جنرل ہسپتال کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ نواب شان الدولہ
کا وہ لمبا تڑنگا ملازم غفور اس سلسلے میں بہت کچھ جانتا ہے کیونکہ اس
نے نواب شان الدولہ سے کہا تھا کہ اگر وہ حکم دیں تو وہ اپنے آدمی بھیج
دے اور مسئلہ ختم کر دے لیکن نواب شان الدولہ نے اُسے منع کر دیا
تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ کم از کم وہ غفور ڈاکٹر ڈراسن کے متعلق
لازماً کافی کچھ جانتا تھا اور پھر ماہ جبیں بھی شاید اس راز سے واقف تھی۔
اس لئے وہ اس بات پر چونکی تھی کہ ڈراسن کا فون آیا تھا لیکن پھر وہ
دوبارہ اس سے نہ ملی تھی شاید نواب شان الدولہ نے اُسے منع کر دیا تھا۔
ہسپتال پہنچ کر اُسے معلوم ہوا کہ زخمی ملازموں میں سے کسی کا نام غفور
نہ تھا اور نہ ان کے قد و قامت اور حلیے پر کوئی نہ کوئی پورا اترتا تھا۔ ماہ جبیں
کو وزیراعظم صاحب کے حکم پر وی آئی پی وارڈ میں رکھا گیا تھا اور وہ
اب ہوش میں آ چکی تھی لیکن اس سے ملاقات پر سخت پابندی لگی تھی لیکن
ظاہر ہے عمران جیسے آدمی کے لئے ایسی پابندیاں کوئی حیثیت نہ رکھتی
تھیں۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد وہ ماہ جبیں کے کمرے کا دروازہ کھول
کر اندر داخل ہوا۔ ماہ جبیں سفید چادر اوڑھے بیڈ پر پڑی ہوئی تھی۔ اس کے

میرے گھر پر یہاں [illegible] ہوئی تھیں لیکن عمران کو [illegible] ڈاکٹر کے بجائے [illegible] معلوم کر کے بے حد خوبصورت ہوئی تھی۔ ماہ جبیں کی عزت محفوظ تھی [illegible] بے حرمت نہ کیا گیا تھا صرف اس پر تشدد کیا گیا تھا۔

"ہیلو ماہ جبیں [illegible]" ..... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ ماہ جبیں جو آنکھیں بند کئے لیٹی ہوئی تھی نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ عمران کو اپنے سامنے دیکھ کر اس کے چہرے پر [illegible] آنکھوں میں بے بسی کے آنسو ابھر آئے۔

"شکریہ" ..... ماہ جبیں نے [illegible] عمران [illegible] حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ماہ جبیں کا سرخ و سفید چہرہ [illegible] ہلدی کی طرح زرد ہو رہا تھا۔ آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے موجود تھے [illegible] صورت سے ایسے لگتا تھا جیسے وہ صدیوں سے بیمار ہو۔

"ماہ جبیں [illegible] میں تمہارے والد اور بہن کی موت پر افسوس کرنے نہیں آیا کیونکہ [illegible] سے افسوس کرنا ایک رسمی سا معاملہ ہے لیکن جو افسوس میرے دل نے محسوس کیا ہے [illegible] بیان نہیں کیا جا سکتا ہے یہاں اس لئے آیا ہوں کہ میں ان [illegible] سے کہہ دوں۔ تمہارے والد اور تمہاری بہن کا انتقام [illegible] مجھے بھی افسوس ہے"

عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ماہ جبیں کی آنکھوں سے آنسو تیزی سے بہنے لگے۔

"وہ [illegible] ظالم تھے ..... انتہائی ظالم ..... بے رحم ..... ان میں انسانیت کی کوئی رمق موجود نہ تھی۔ وہ تعداد میں چار تھے ..... دیو قامت، انتہائی بھیانک چہروں کے مالک۔ انہوں نے بڑی بے دردی سے [illegible] کو گولیوں سے

بھون ڈالا۔ بہن ان سے [illegible] چکی تھی۔ پھر انہوں نے ابو کو مارا۔ وہ ان سے نقشہ مانگ رہے تھے اور اس علاقے کو [illegible] پوچھ رہے تھے جس میں کسی [illegible] کی کانیں ہیں۔ پھر جب انہوں نے مجھے بے عزت کرنے کی دھمکی دی تو ابو برداشت نہ کر سکے۔ انہوں نے اسے وہ علاقہ بتا دیا لیکن نقشے کی موجودگی سے انکار کر دیا۔ اس پر انہوں نے ابو پر بے پناہ تشدد کیا۔ میں بے ہوش ہو گئی پھر انہوں نے مجھ پر تشدد شروع کر دیا۔ میں ہوش میں آئی تو ابو مر چکے تھے۔ وہ مجھ سے نقشے کا پوچھ رہے تھے لیکن مجھے کسی نقشے کا علم نہ تھا۔ میں نے انہیں صرف اتنا بتایا کہ ابو کی ڈائری کا مجھے علم ہے جو [illegible] میں ان کی میز کی نچلی دراز میں [illegible] نیلے رنگ کی جلد والی۔ [illegible] زیادہ [illegible] کر رہے تھے اور پھر وہ [illegible] لے کر چلے گئے۔ میں [illegible] تشدد [illegible] سے دوبارہ بے ہوش ہو گئی۔ اور جب مجھے ہوش آیا تو [illegible]"

..... ماہ جبیں اس طرح بولتی رہی جیسے [illegible]

"کیا تم انہیں پہچانتی ہو" ..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا اور انہوں نے [illegible] نقاب پہنے ہوئے تھے [illegible]"

ماہ جبیں نے جواب دیا۔

"تم ڈراسن کے بارے میں کیا جانتی ہو" ..... عمران نے پوچھا۔

"ڈراسن ..... وہ [illegible] میں آپ کو پہلے ہی بتانا چاہتی تھی لیکن ابو نے منع کر دیا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں۔ آپ کی بہن ثریا نے بتایا تھا کہ آپ نے سیکرٹ سروس

کے لئے بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیئے ہیں اور اب آپ نے انتقام کی بات کی ہے تو میں آپ کو اس لئے تفصیل بتا رہی ہوں۔ کیونکہ میں خود ان لوگوں سے انتقام لینا چاہتی ہوں۔ میں شاید بچ نہ سکوں کیونکہ میرے جسم کی کئی ہڈیاں ٹوٹ چکی ہیں۔ وہ سخت وحشی لوگ تھے اس لئے میں آپ کو یہ سب کچھ بتا رہی ہوں کہ اگر آپ ان سے انتقام لے سکیں تو یہ آپ کا میری، ابو اور نسیمی کی روحوں پر بہت بڑا احسان ہو گا۔ میں آپ کی کچھ نہیں لگتی لیکن میں نے آپ کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ آپ انتہائی ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی ہمدرد آدمی بھی ہیں۔ آپ دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والے ہیں۔ اس لئے میں انسانیت کے ناطے آپ سے اپیل کر رہی ہوں کہ آپ ان خوفناک لوگوں سے ہمارا انتقام ضرور لیں" ـــــ ماہ جبیں نے کہا۔

"دو باتیں آپ ذہن میں بٹھا لیں ایک تو یہ کہ آپ زندہ رہیں گی میری ڈاکٹر فاروقی سے بات ہوئی ہے وہ پوری طرح پر امید ہیں۔ اور دوسری طرف ـــــ تو آپ سے ملنے سے پہلے ہی میں نے ان لوگوں سے انتقام لینے کا فیصلہ کر لیا ہوا ہے، انہوں نے جس وحشت اور درندگی کا مظاہرہ کیا ہے وہ کم از کم میرے لئے ناقابل برداشت ہے" ـــــ عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"آپ واقعی عظیم انسان ہیں، کاش اس وقت میں ابو کے حکم کی تعمیل میں خاموش نہ رہ جاتی تو شاید یہ سب کچھ نہ ہوتا۔ بہرحال آپ نے فرنانڈ کے بارے میں پوچھا ہے۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ ایکریمیا کی ریاست نارکو سے ہیں ابو کی اس سے کسی کلب میں ملاقات ہوئی تھی وہ نارکو سے

ریاست میں لارڈ ہے اور لارڈ فرانسن کہلاتا ہے اس نے اپنی شاندار حویلی میں ہماری دعوت کی تھی۔ اس کے بعد ہم واپس آ گئے۔ پھر ابو کے پاس اس کا فون آیا۔ وہ کسی پاسٹیم کے بارے میں پوچھ رہا تھا ابو نے انکار کر دیا لیکن اس نے دھمکیاں دیں۔ جس سے ابو قدرے پریشان رہنے لگے لیکن ابو انتہائی ضدی طبیعت کے آدمی تھے۔ ایک بار انکار کر دیتے تو دنیا کی کوئی طاقت ان کی ہاں کو ہاں میں نہ بدل سکتی تھی۔ میں نے بھی ان سے اس بارے میں پوچھنے کی کوشش کی تھی لیکن انہوں نے مجھے جھڑک دیا تھا" ـــــ ماہ جبیں نے جواب دیا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے ابو نے ان حملہ آوروں کو کونسا علاقہ بتایا تھا" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"میں اس وقت نیم بیہوشی کے عالم میں تھی لیکن مجھے اتنا یاد ہے کہ ابو نے فان لینڈ کا نام لیا تھا" ـــــ ماہ جبیں نے جواب دیا۔

"فان لینڈ ـــــ ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ اچھا اب تم آرام کرو ماہ جبیں میں جلد ہی دوبارہ آؤں گا" ـــــ فان لینڈ کا نام سنتے ہی عمران نے جلدی سے ملاقات ختم کی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آپ ـــــ آپ۔ بہت اچھے ہیں بہت ہی اچھے۔ کاش......"

ماہ جبیں نے آہستہ سے کہا اور کاش کے بعد اس کی آواز ڈوب سی گئی اور اس نے آنکھیں بند کر لیں اور عمران تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

"تھینک یو سر۔ اوہ یہ تو انتہائی خطرناک علاقہ ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے میں تفصیلاً بات کروں گا" ۔۔۔۔ لارڈ ڈراکسن نے نیلے رنگ کی ڈائری کو کھول کر ایک صفحے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"یہ جزیرہ سیمپسن اور جزیرہ اسود کے درمیان ایک ایسا علاقہ ہے جو روسیاہ اور تاناکیہ کی سرحدی پٹی کہلاتا ہے۔ اس پورے علاقے کو نومینز لینڈ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں انتہائی خطرناک جنگلات، خوفناک دلدلیں اور جنگلات سے بھرے پہاڑ ہیں۔ جو پہاڑ اس علاقے میں ہیں وہ روسیاہی پہاڑ کوہ قاف کے سلسلے کے ہیں اور انتہائی سرسبز ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی خطرناک اور دشوار گزار بھی ہیں۔ یہاں وحشی قبائل پہلے قدیم زمانے سے ہزاروں سال سے رہتے ہیں۔ روسیاہ اور تاناکیہ کے درمیان اس علاقے کی ملکیت کے سلسلے میں بہت جھگڑا چل چکا ہے لیکن پھر

ان کے درمیان معاہدہ ہو گیا اور اس علاقے کو نومینز لینڈ قرار دے دیا گیا۔ اب دونوں ملکوں کی اپنی اپنی سرحدوں پر صرف نگران چوکیاں موجود ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں" ۔۔ لارڈ ڈراکسن نے کہا اور جینی کا چہرہ حیرت اور خوف سے بگڑتا گیا۔

"اوہ مائی گاڈ! اس قدر خوفناک علاقہ" ۔۔۔۔ جینی نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اس قدر قیمتی جواہرات یہاں ناگوسے کی سڑک پر تمہیں ڈھیروں کی صورت میں پڑی مل جائے گی" ۔۔۔۔ ڈراکسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور جینی سر ہلا کر رہ گئی۔

"تمہیں وہاں کوئی پرابلم تو نہیں ہوا" ۔۔۔۔ اچانک لارڈ ڈراکسن نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اسے اب اس بات کا خیال آیا ہو۔

"پرابلم ۔۔۔ کیسا پرابلم باس! ہم لوگ پاکیشیا کے دارالحکومت پہنچے۔ وہاں سے ہم نے دو کاریں چوری کیں اور پھر سیدھے بلال نگر چلے گئے۔ ایک کار میں وکی، جینی اور میں تھی جبکہ دوسری کار میں پیٹر، فرینک اور ... تھے۔ پھر فائسٹرز کی کار دور رکوا دی گئی۔ ہم تینوں سیاحوں کے روپ میں باقاعدہ اجازت لے کر اندر حویلی میں چلے گئے۔ چونکہ وہ لارڈ شان الدوز اور اس کی بیٹیاں مجھے جانتی تھیں اس لئے میں نے بھی میک اپ کیا ہوا تھا اور میکس اور وکی کو بھی میں نے میک اپ کرا دیا تھا۔ ہم نے قومیت بھی بدل لی تھی اور ایکریمیا کی بجائے سوئٹزرلینڈ کے بن گئے تھے۔ چونکہ شام گہری ہو چکی تھی اس لئے ہم نے اس لارڈ سے رات وہاں رہنے کی درخواست کی جو قبول کر لی گئی۔ اس نے ہم سے سوالات تو بہت کئے لیکن وہ اصل بات کا پتہ نہ چلا سکا اور پھر حویلی کی سیر کے بہانے ہم نے

جگہ جگہ نقبوں میں زیرو بم فٹ کر دیئے۔ اس کے بعد جب پوری رات گزر گئی تو ہم نے سپر فائٹرز کو کاشن دیا اور ساتھ ہی زیرو بم بھی چارج کر دیئے۔ پوری حویلی میں خوفناک دھماکے شروع ہو گئے اور سپر فائٹرز —— بے تحاشا گولیاں چلاتے اندر داخل ہو گئے۔ اس دوران ہم نے اس نواب اور اس کی بیٹیوں کو بے ہوش کر دیا۔ جب سپر فائٹرز نے حویلی میں موجود سب افراد کا تہ تیغ کا کھیل کھیلا تو سپر فائٹرز اس نواب اور اس کی بیٹیوں کو کار میں ڈال کر حویلی سے نکلے اور قریب موجود ویران کھنڈرات میں لے گئے۔ جولی اور میکس کے ساتھ میں حویلی میں ٹھہر گئی۔ پھر سپر فائٹرز واپس آ گئے اور انہوں نے بتایا کہ نقشہ ایک ڈائری میں ہے اور وہ ڈائری جس کی نیلے رنگ کی جلد ہے، لارڈ کی لائبریری کی میز کی نچلی دراز میں موجود ہے، اور لارڈ نے تشدد کے دوران فان لینڈ کا علاقہ بتایا ہے۔ چنانچہ ہم نے وہ ڈائری حاصل کی۔ اس میں نقشہ چیک کیا اور پھر ہم وہاں سے واپس ایک لمبا چکر کاٹ کر دارالحکومت پہنچے۔ صبح تک ہمیں ائیرپورٹ پر رکنا پڑا۔ فلائٹ نے چونکہ صبح جانا تھا اس لئے ہم وہیں رکے رہے اور اس کے بعد ہم اطمینان سے فلائٹ پر بیٹھ کر ناراک پہنچ گئے اور ناراک سے یہاں" —— جیکی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ! اس کا مطلب ہے کہ پولیس وغیرہ اب وہاں سر پٹکتی پھرے گی۔ لیکن تم نے سپر فائٹرز کو اکیلا کیوں بھیجا۔ یہ لوگ عورتوں سے نفرت کرتے ہیں۔ اس لئے بجائے اس کے انہوں نے نواب کی بیٹیوں کو بے عزت کرنے کے صرف ان پر تشدد کیا ہوگا" —— لارڈ ڈراسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو اس سے کیا ہوا باس! ہمیں کام چاہیے تھا وہ ہو گیا کسی بھی طرح ہوا" —— جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ ڈراسن نے سر ہلا دیا۔ اس کی نظر ایک بار پھر ڈائری کے اس ورق پر جم گئی جس پر ایک عجیب و غریب سا نقشہ بنا ہوا تھا۔ نقشہ بظاہر تو بڑا واضح تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے کسی علاقے کا عام سا نقشہ ہو لیکن کہیں کہیں اس میں عجیب سے نشانات بھی لگے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"میرے خیال میں اس نواب نے اس نقشے کو بالکل واضح طور پر نہ بنایا ہوگا۔ ہمیں اس سلسلے میں پروفیسر برکلے سے بات کرنی ہوگی" —— لارڈ ڈراسن نے کہا پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر بٹن دبا دیا۔

"یس لارڈ" —— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز ابھری۔

"پروفیسر برکلے کو تلاش کرو اور وہ جہاں بھی ہو اسے میرے پاس بھیجو۔" لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"باس! آپ تو جغرافیہ کے ماہر ہیں۔ جغرافیہ آپ کا خاص مضمون ہے پھر بھی آپ نقشے کو نہیں سمجھ پائے" —— جیکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بظاہر تو یہ نقشہ فان لینڈ کے اس علاقے کا لگتا ہے جہاں کوہ قاف سلسلے کا آخری سرا ہے لیکن اس میں چند ایسی باتیں موجود ہیں جو مجھے الجھن میں ڈال رہی ہیں۔ وہاں جانے اور وہاں سے کچھ حاصل کرنے کے لئے ایسے انتظامات کرنے پڑیں گے کہ ہم وہاں زندہ بھی رہ سکیں اور ردسیاہ اور تاریکیہ کو بھی اس بارے میں علم نہ ہو سکے ورنہ اگر ردسیاہ یا تاریکیہ

تو ذرا سا شک پڑ گیا تو پھر انہوں نے ہمیں زندہ نہیں چھوڑنا اور تمام ڈسٹیمپر پر قبضہ کر لینا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ وہاں جانے سے پہلے اس نقشے کے بارے میں مکمل تسلی کر لوں ـــ لارڈ ڈراسن نے کہا اور جیکی نے سر ہلا دیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد لارڈ ڈراسن کو پروفیسر برسکی کی آمد کی اطلاع دی گئی۔ لارڈ ڈراسن نے اسے اندر آنے کی اجازت دی چنانچہ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور انتہائی دبلے پتلے جسم کا بوڑھا جس کی داڑھی اور سر کے بال تو ایک طرف پلکیں اور بھنویں تک سفید ہو چکی تھیں اندر داخل ہوا۔ پروفیسر برسکی پوری دنیا کے جغرافیئے پر اتھارٹی سمجھا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جو پروفیسر برسکی کی نظروں سے چھپا رہ گیا ہو حالانکہ پروفیسر برسکی کبھی ایکریمیا سے باہر نہ گیا تھا۔ اس کا تمام علم کتابی تھا لیکن اس کے باوجود اپنے کام میں اتنا ماہر تھا کہ اس کی شہرت پوری دنیا میں پھیلی ہوئی تھی۔ وہ بے شمار کتابوں کا مصنف تھا اور مستقل طور پر نارا گرے کا باشندہ تھا۔ لارڈ ڈراسن چونکہ اس علاقے کا بڑا جاگیردار تھا اس لئے وہ پروفیسر برسکی کی سرپرستی بھی کرتا تھا اور پروفیسر برسکی کو اس کی طرف سے اتنا ماہانہ وظیفہ ملتا تھا کہ وہ کسی قسم کی فکر کے بغیر اپنے تحقیقی کام میں مصروف رہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ لارڈ ڈراسن کی کال ملتے ہی وہ فوراً چلا آیا تھا۔

"آپ نے مجھے یاد فرمایا ہے لارڈ" ـــ پروفیسر برسکی نے اندر داخل ہوتے ہی نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس پروفیسر تشریف رکھئیے" ـــ لارڈ ڈراسن نے بڑے سنجیدہ

لہجے میں کہا اور پھر اس نے جیکی کو مشروبات لانے کا اشارہ کیا اور جیکی وہاں سے چلی گئی۔

"پروفیسر، فان لینڈ کے بارے میں آپ کا علم کیا کہتا ہے؟" ـــ لارڈ ڈراسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فان لینڈ ـــ اوہ اس کے بارے میں تو میں نے ایک علیحدہ کتاب لکھی ہے" ـــ پروفیسر برسکی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ میں نے پڑھی ہے۔ یہ نقشہ دیکھئے اور بتائیے کہ یہ فان لینڈ کے کس علاقے کا نقشہ ہے؟" ـــ لارڈ ڈراسن نے ڈائری کھول کر اس کے صفحے پر بنا ہوا نقشہ پروفیسر برسکی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جیکی اندر داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں کریم کافی کے دو کپ موجود تھے۔ اس نے بڑے مودبانہ انداز میں ایک کپ لارڈ ڈراسن اور دوسرا پروفیسر برسکی کے سامنے رکھ دیا۔ پروفیسر برسکی نے کپ کی طرف دیکھا تک نہیں بلکہ اس کی نظریں اس نقشے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"یہ نقشہ فان لینڈ کا نہیں ہے لارڈ" ـــ تھوڑی دیر بعد پروفیسر برسکی نے ایک طویل سانس لے کر سر اٹھاتے ہوئے کہا اور پروفیسر برسکی کی بات سن کر لارڈ ڈراسن اس بری طرح اچھلا کہ جیسے صوفے کے سپرنگوں میں بجلی کا طاقتور کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ جیکی کا رنگ تیزی سے زرد پڑ گیا۔

"کیا ـــ کیا کہہ رہے ہیں آپ! پروفیسر کیا آپ نشے میں ہیں" لارڈ ڈراسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں بالکل درست کہہ رہا ہوں لارڈ! اور میں اسے ثابت بھی کر سکتا ہوں" ـــ پروفیسر برسکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ کیسے ۔ تفصیل بتاؤ ۔ میرے خیال میں تو یہ فان لینڈ کے پہاڑی سلسلے کوہ قاف کے آخری حصے کا نقشہ ہے" ۔۔۔ لارڈ ڈراکن نے بے چین ہو کر کہا ۔

"نہیں ایک بات ہے ۔ اگر یہ نقشہ فان لینڈ کا ہے تو پھر اسے جان بوجھ کر غلط بنایا گیا ہے ۔ یہ دیکھیے یہ علامت یہ دلدل کی علامت ہے اور یہ جنگل کی ان دونوں علامتوں کے درمیان یہ علامت جو موجود ہے یہ پہاڑی علاقہ ظاہر کرتی ہے ۔ اور فان لینڈ میں ایسا کوئی پہاڑی علاقہ موجود نہیں ہے جو دلدلوں اور جنگلات کے درمیان واقع ہو ۔ پہاڑی علاقہ سلسلے کی صورت میں بڑھتے ہوئے جہاں ختم ہوتا ہے اس کے بعد دلدلوں کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے ۔ ان دلدلوں کے علاوہ انتہائی گھنے جنگلات موجود ہیں لیکن اس نقشے میں ایسا نہیں ہے" ۔۔۔ پروفیسر برسکی نے کہا ۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ تمہاری بات درست ہے ۔ پروفیسر میں نے اس پہلو کا تو خیال ہی نہ کیا تھا لیکن اگر یہ نقشہ فان لینڈ کا نہیں ہے تو پھر کہاں کا ہو سکتا ہے" ۔۔۔ لارڈ ڈراکن نے بری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

"کیا اس ڈائری میں اس کے متعلق کچھ درج نہیں ہے" ۔۔۔ پروفیسر برسکی نے پوچھا ۔

"نہیں ۔ یہ ذاتی ڈائری ہے بس یہی نقشہ یہاں بنا ہوا ہے" ۔۔۔ لارڈ ڈراکن نے کہا اور پروفیسر برسکی ایک بار پھر نقشے پر جھک گیا ۔ پھر تقریباً ایک منٹ بعد اس نے چونک کر سر اٹھایا تو اس کی آنکھوں میں چمک تھی ۔

"اوہ ۔ اوہ لارڈ میں سمجھ گیا ۔ یہ فان لینڈ کا ہی نقشہ ہے لیکن یہ فان لینڈ کے اس علاقے کا نہیں ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں ۔ یہ پہاڑی سلسلہ نہیں ہے بلکہ یہ نشانات غاروں کو ظاہر کرتے ہیں ۔ یہ فان لینڈ کے جنوب مشرقی حصے کا نقشہ ہے جہاں انتہائی خوفناک جنگلات میں ان کے درمیان دریا بہتا ہے اور یہ لکیر آپ دیکھ رہے ہیں یہ دریا کو ظاہر کرتی ہے ۔ یہ دریا انہی جنگلات میں سے گزرتا ہوا اس علاقے میں پہنچتا ہے جہاں ایک طرف خوفناک دلدلیں ہیں دوسری طرف گھنے جنگلات اور درمیان میں خوفناک غاروں کا سلسلہ ہے ۔ ایک ایسا پہاڑی نما علاقہ جو کسی سلسلے سے ہٹ کر ہے ۔ یہ غاریں انہی چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں میں ہیں اور یہ دریا انہی میں سے کسی غار میں جا کر غائب ہو جاتا ہے" پروفیسر برسکی نے کہا اور لارڈ ڈراکن چونک کر نقشے پر جھک گیا اور پھر اس کے چہرے پر بھی چمک پیدا ہو گئی

"بہت خوب ! واقعی آپ نے درست سمجھا ہے ۔ اب بات واضح ہو گئی ہے ۔ یہ نشانات واقعی غاروں کے ہیں ۔ شکریہ پروفیسر !" لارڈ ڈراکن نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"مجھے بے حد مسرت ہے لارڈ کہ میں آپ کے کسی کام آ سکا لیکن اگر اسے گستاخی نہ سمجھا جائے تو عرض کروں کہ یہ علاقہ انتہائی خوفناک ہے یہاں جا کر واپسی ناممکن ہو جاتی ہے ۔ آج تک صرف ایک آدمی وہاں سے زندہ واپس آ سکا ہے اور وہ ہے کرنل راک ہیڈ ۔ میں اس سے ملا تھا اور اس علاقے کو بھی میں اسی لیے جان گیا ہوں کہ کرنل راک ہیڈ نے اس کی تفصیلات بتائی تھیں ۔ ویسے آپ یہ بتانا پسند کریں گے کہ یہ نقشہ کس

نے بنایا ہے" ——— پروفیسر برسکی نے کریم کافی کی چسکیاں لیتے ہوئے کہا۔

"یہ نقشہ پاکیشیا کے ایک لارڈ، مشہور شکاری اور ریاست شان الدولہ کا بنایا ہوا ہے وہ بھی اس علاقے میں گھوم آیا ہے" ——— لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"اچھا — میں تو ایسی کسی شخصیت سے واقف نہیں ہوں شاید کرنل راک ہیڈ انہیں جانتا ہو" ——— پروفیسر برسکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پروفیسر اب آپ جا سکتے ہیں اور میرے خیال میں یہ کہنا تو فضول ہے کہ اس نقشے یا اس علاقے کے بارے میں آپ کسی سے کوئی لفظ نہیں کہیں گے۔ آپ سمجھدار ہیں" ——— لارڈ ڈراسن نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"او۔ میں سمجھ گیا لارڈ۔ آپ بے فکر رہیں۔ نہ میری آپ سے ملاقات ہوئی ہے اور نہ میں نے اس نقشے کو کبھی دیکھا ہے" ——— پروفیسر برسکی نے لارڈ کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو پروفیسر" ——— لارڈ نے بیٹھے بیٹھے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا، اور پروفیسر برسکی نے مصافحہ کیا اور واپس مڑ گیا۔

"اچھا ہوا پروفیسر برسکی سے بات ہو گئی ورنہ ہم خواہ مخواہ ادھر پہاڑی سلسلے کی طرف سر ٹکراتے رہ جاتے" ——— پروفیسر کے جانے کے بعد لارڈ ڈراسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں! جب پروفیسر نے کہا کہ یہ فان ہینڈ کا نقشہ نہیں تو میری جان نکل گئی تھی" ——— جیکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں — میں خود بھی پریشان ہو گیا تھا۔ بہرحال تم ہیرفاسٹر، ڈکی اور بیکس کو تیار رہنے کا حکم دے دو۔ میں وہاں پہنچنے کی تیاری شروع کرتا ہوں۔ ہم دو روز بعد یہاں سے روانہ ہو جائیں گے"۔ لارڈ ڈراسن نے کہا اور جیکی نے سر ہلایا۔ اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

لارڈ ڈراسن کچھ دیر خاموش بیٹھا کچھ سوچتا رہا پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس لارڈ" ——— دوسری طرف سے نسوانی آواز نے پوچھا۔

"کرنل راک ہیڈ ناراک میں رہتا ہے مشہور شکاری ہے۔ اس کا نمبر ٹریس کر کے میری اس سے بات کراؤ" ——— لارڈ ڈراسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کرنل راک ہیڈ سے وہ اچھی طرح واقف تھا اور اکثر کرنل راک ہیڈ اس کے پاس آتا جاتا رہتا تھا اور کئی بار ایمزن کے گھنے جنگلات میں ان دونوں نے اکٹھے شکار بھی کھیلا تھا لیکن اسے معلوم نہ تھا کہ کرنل راک ہیڈ اس علاقے میں گھوم چکا ہے۔ ویسے کرنل راک ہیڈ کئی کئی سال غائب رہتا تھا اور پھر اچانک کسی روز اس کی آمد ہو جاتی تھی اس لیے وہ یہی سوچ رہا تھا کہ کرنل راک ہیڈ ناراک میں موجود ہو کہیں مہم پہ نہ گیا ہوا ہو۔ اور تقریباً دس منٹ بعد انٹرکام کے ساتھ پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور لارڈ ڈراسن کے چہرے پہ امید کی چمک نمایاں ہو گئی۔ ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے کا مطلب تھا کہ کرنل راک ہیڈ سے رابطہ ہو گیا ہے ورنہ دوسری صورت میں اسے انٹرکام پہ اطلاع دی جاتی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— لارڈ ڈراسن نے سخت لہجے میں کہا۔

"کرنل راک ہیڈ سے بات کیجئے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز ابھری۔

"ہیلو ہیلو کرنل راک ہیڈ سپیکنگ" ۔۔۔ کلک کی آواز کے ساتھ ہی کرنل راک ہیڈ کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل، میں لارڈ ڈراسن بول رہا ہوں ناراگوسے سے" لارڈ ڈراسن نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ لارڈ۔ آج کیسے میں یاد آ گیا، خیریت ہے نا"۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں ہنس کر بات کرتے ہوئے کہا۔ کرنل راک ہیڈ لارڈ کا دوست تھا اور اس سے خاصا بے تکلف بھی تھا۔

"کرنل۔ کیا تم کبھی تھان لینڈ گئے ہو" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے پوچھا

"تھان لینڈ ۔۔۔ ہاں ایک بار گیا تھا کیوں" ۔۔۔ کرنل کے لہجے میں حیرت کے آثار موجود تھے۔

"کیا پاکیشیا کے کسی نواب عثمان الدولہ سے واقف ہو" ۔۔۔ لارڈ نے دوسرا سوال کیا۔

"ہاں۔ اچھی طرح واقف ہوں۔ وہ بھی بڑا مشہور شکاری اور سیاح ہے اور مجھے یاد ہے کہ ایک بار ہم دونوں کی تھان لینڈ کے بارے میں کافی طویل بات چیت ہوئی تھی۔ وہ شاید ادھر جانے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن میں نے اسے منع کر دیا تھا کیونکہ وہ انتہائی خطرناک علاقہ ہے اور میرا خیال ہے کہ اس نے ارادہ ترک کر دیا تھا لیکن تمہیں یہ بیٹھے بٹھائے تھان لینڈ کیسے یاد آ گیا"۔۔۔ کرنل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کرنل، آج کل تمہاری معاشی پوزیشن کیا ہے"۔۔۔ لارڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"معاشی پوزیشن ۔۔۔ اوہ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ مجھے آخری مہم سے آئے ہوئے ایک سال گزر گیا ہے اور جو کچھ میں لایا تھا اب تک کھا پی چکا ہوں اور آج کل سوچ رہا ہوں کہ ایسے علاقے میں جاؤں جہاں سے کچھ حاصل ہو سکے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو" ۔۔۔ کرنل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم انتہائی کثیر دولت کمانا چاہتے ہو تو پھر فوراً میرے پاس پہنچ جاؤ زیادہ سے زیادہ چار یا پانچ گھنٹوں کے اندر باقی باتیں زبانی ہوں گی"۔۔۔ لارڈ نے کہا۔

"ارے کچھ بتاؤ تو سہی۔ یہ کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہو۔ اگر تمہارا خیال ہے کہ تھان لینڈ سے کچھ مل سکے گا تو پھر یہ خیال غلط ہے۔ وہاں سوائے موت کے اور کچھ نہیں ہے"۔۔۔ کرنل نے کہا۔

"تم بس آ جاؤ۔ باقی باتیں بعد میں۔ گڈ بائی"۔۔۔ لارڈ نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ اب وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کرنل راک ہیڈ کو نصف کا لالچ دے کر ساتھ لے جائے گا۔ وہ چونکہ وہاں ہو بھی آیا ہے اور پھر کرنل راک ہیڈ ویسے بھی انتہائی عقلمند، چالاک شاطر اور جسمانی طور پر بہترین لڑاکا تھا۔ اُسے انتہائی متروک زبانوں پر بھی عبور حاصل تھا اس لئے اس کا ساتھ اس مہم کے لئے بے حد فائدہ مند ہوگا زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا کہ واپسی پر ایک چھوٹا سا تیر اس کے دل میں گھس جائیگا اور پھر اس کی لاش وہیں تھان لینڈ پڑی رہ جائیگی اور ظاہر ہے لاش حصہ نہیں مانگتی۔

عمران جب دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران خاصا تھکا ہوا سا الجھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"کیا رپورٹ ہے طاہر"۔۔۔ عمران نے سر کے اشارے سے بلیک زیرو کے سلام کا جواب دے کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ناکامی ۔۔۔ سارے دارالحکومت کے ہوٹل چھان مارے گئے ہیں لیکن نہ ہی ایسے کسی گروپ کا پتہ چلا ہے اور نہ کوئی ڈراسن نامی آدمی کسی ہوٹل میں ٹھہرا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"مطلب ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ واردات کرتے ہی نکل گئے ہیں"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس واردات کا مقصد کیا ہے؟"۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"مقصد ایک انتہائی قیمتی اور کمیاب دھات ناشیم کا حصول ہے۔

نواب شان الدولہ بہترین شکاری اور مشہور سیاح تھے۔ ان کی ساری زندگی اسی مشغلے میں گزری ہے۔ بیٹیاں کیمرج پڑھتی رہیں اور نواب صاحب شکار کھیلنے اور سیاحت میں مصروف رہے۔ وہ جب پاکیشیا نہیں آئے اس لئے سنے تھے کہ بڑی بیٹی مہ جبیں کا کہیں رشتہ کر سکیں اور دس سالوں میں بھی ایک بار ان کی واپسی ہوئی تھی۔ البتہ ان کے کاردار انہیں مسلسل رقم بھیجتے رہتے تھے۔ وہ تھائی لینڈ کے علاقے میں بھی گئے جو انتہائی دشوار گزار اور خطرناک علاقہ ہے۔ وہاں انہیں ایک ایسی دھات کی کان نظر آئی جسے ناشیم کہا جاتا ہے۔ وہ اس کا ایک ٹکڑا لے آئے اور ساتھ ہی انہوں نے اس علاقے کا نقشہ بھی تیار کیا۔ وہ اس دھات کی اصل حقیقت کے بارے میں کچھ نہ جانتے تھے۔ وہ اسے کوئی ہیرے جواہرات کی قسم کی دھات سمجھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس ٹکڑے کو انگوٹھی میں نگینے کی طرح جڑوا لیا لیکن دنیا بھر کے جوہریوں سے انہوں نے معلوم کیا تو کوئی بھی اس کو نہ پہچانتا تھا اور نہ کسی نے اسے قیمتی دھات کی حیثیت دی۔ اس سے وہ مایوس ہو گئے لیکن پھر ان کی ملاقات ایکریمیا کی ایک ریاست نارگوسے کے ایک لارڈ سے ہوئی جس کا نام ڈراسن ہے۔ وہ بھی شکاری اور سیروسیاحت کا شوقین لارڈ ہے۔ وہاں نواب شان الدولہ نے اس دھات کے متعلق بتایا اور کانوں کے متعلق بھی۔ لیکن یہ کانیں جس علاقے میں تھیں وہ سے بچا گئے۔ چونکہ لارڈ ڈراسن بھی اس کی اہمیت سے واقف نہ تھا اس لئے اس نے بھی کوئی توجہ نہ دی۔ لیکن شاید پھر لارڈ ڈراسن نے کسی محفل میں اس کا ذکر کیا تو وہاں ایک خلائی سائنسدان بھی موجود تھا۔ وہ اس کی اصل حقیقت کو جانتا تھا۔ اس نے جب اس کی اصلیت بتائی تو لارڈ نے

ورا کی حیثیت اس قدر بے پناہ دولت کا سن کر چل اٹھی لیکن شاید اس محفل میں کوئی رپورٹر بھی موجود تھا۔ اس نے یہ ساری باتیں اخبار میں رپورٹ کے طور پر چھاپ دیں۔ یہ رپورٹ نواب شان الدولہ کی نظروں سے گزری تو انہیں پہلی بار اس دھات کا نام اور اس کی اصلیت کے بارے میں علم ہوا چنانچہ انہوں نے اسے خود حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا لیکن اس وقت جب وہ اپنی دونوں بیٹیوں کی شادی کر لیں گے۔ پھر لارڈ ڈورا کی نے انہیں تلاش کر لیا اور اس نے ان سے وہ علاقہ پوچھا جہاں یہ دھات موجود ہے لیکن ظاہر ہے نواب شان الدولہ نے انکار کر دیا اور اس کے بعد یہ واردات ہوئی۔ اور ان کی وہ شاعری جس میں اس کا تذکرہ موجود تھا اڑا لی گئی اور ان پر تشدد کر کے ان سے علاقہ بھی پوچھ لیا گیا اور حملہ آور سب کو مردہ سمجھ کر واپس چلے گئے لیکن ماہ جبیں مردہ نہ تھی بلکہ زندہ تھی۔ لیکن اس کی پسلیاں اور ایک بازو کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی۔ اس کے ساتھ ہی پورے جسم پر زخم بھی آئے تھے۔ حملہ آوروں نے انتہائی وحشیانہ انداز میں اس پر تشدد کیا تھا لیکن اس کی عزت محفوظ رہی تھی۔ یقیناً یہ حملہ آور لارڈ ڈورا کے ہی آدمی ہوں گے اور واردات کر کے فوراً واپس چلے گئے ہوں گے" ——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ کو اس قدر تفصیل کا علم کیسے ہوا" ——— بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ماہ جبیں کو ہوش آ گیا تھا چنانچہ اس سے معلوم ہوا اس کے بعد میں وہاں گیا۔ وہاں کی تلاشی کے دوران وہ اخبار ہاتھ لگ گیا جس میں اس رپورٹر کی رپورٹ موجود تھی اور اس کے بعد میں سرداور سے ملا۔ تاشیم کی باقی تفصیل

کا علم ان سے ہوا۔ تمہیں فون کرنے کے بعد سر سلطان کا فون آیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ وزیراعظم صاحب ایکسٹو سے اس سلسلے میں بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ان سے بات ہوئی تو انہوں نے بھی تاشیم کے بارے میں بتایا کیونکہ شان الدولہ نے ان سے بھی ذکر کیا تھا۔ باقی باتیں گرین بورڈ سے حاصل ہو گئیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے؟" ——— بلیک زیرو نے پوچھا۔

"فی الحال تو ایک کپ تیز کڑک چائے کا پلا دو" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے کرسی کی ٹیک سے سر ٹکا دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی پیشانی پہ ابھری ہوئی لکیریں اس کی گہری سوچ کی غمازی کر رہی تھیں۔

"یہ لیجئے" ——— بلیک زیرو کی آواز سنائی دی اور عمران نے آنکھیں کھول دیں اور بلیک زیرو کے ہاتھ سے چائے کا کپ لے لیا۔

"ہمارے ملک کو تو تاشیم کی ضرورت میرے خیال میں نہیں ہے" ——— بلیک زیرو نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بظاہر تو نہیں ہے۔ لیکن سرداور شور مچا رہے ہیں کہ انہیں ٹائنوں کا پورا پراجیکٹ چاہئے" عمران نے چائے کا گھونٹ پیتے ہوئے کہا۔

"ٹائنوں کا۔ کیا مطلب؟" ——— بلیک زیرو چونک پڑا۔

"تاشیم اور ٹاق بس کچھ ملتے جلتے سے لفظ ہیں۔ ایک میں ذرا شیم زیادہ ہے اور دوسرے میں ق، یعنی ایک۔ اب ق شیم کو ملاؤ تو مطلب نکلا کہ ایک شرمندگی" ——— عمران نے باقاعدہ فلسفیانہ لہجے

نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ سرداور شمیم حاصل کرنا چاہتے ہیں" ــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا کہوں۔ اگر وہ بڑھاپے میں شمیم کے چکر میں پڑ جائیں تو نہیں کوئی کیا کہہ سکتا ہے۔ کم از کم بوڑھوں کو تو ایسے کام نہیں کرنے چاہئیں جن کا نتیجہ شمیم نکلے" ــــ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"مقصد یہ ہو کہ آپ شمیم سرداور کے لئے حاصل کرنا چاہتے ہیں" ــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"خدا تمہارا بھلا کرے۔ بس اس دنیا میں تم ہی رہ گئے ہو جو مقصد سمجھ جاتے ہو ورنہ تو لوگ سرے سے مطلب ہی پوچھتے رہ جاتے ہیں" ــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران کہاں ہے اس سے بات کراؤ" سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے آپ بھی شاید شمیم کے چکر میں پڑ گئے ہیں۔ کچھ تو خدا کا خوف کریں اپنی عمر دیکھیں" ــــ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو" ــــ سر سلطان نے انتہائی بگڑے

ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تو خدا کا خوف آپ کو یاد دلا رہا ہوں اور آپ ناراض ہو رہے ہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ سوچ کر بات کیا کرو۔ بدتمیز میں آ گئے بک رہے ہو" ــــ سر سلطان کا موڈ خاصا آف ہو گیا تھا اور عمران نے مسکرا کر بلیک زیرو کو آنکھ ماری اور پھر اطمینان سے علیحدہ میز پر رسیور رکھ کر اس طرح بیٹھ گیا جیسے واقعی سوچ رہا ہو۔ رسیور میں سے ہیلو ہیلو کی آوازیں ابھر رہی تھیں۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر! ــ طاہر بول رہا ہوں" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ عمران کہاں چلا گیا ہے" ــــ سر سلطان نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"وہ آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں شاید سوچ رہے ہیں" ــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"کیا سوچ رہا ہے" ــــ سر سلطان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اب یہ تو مجھے معلوم نہیں جناب" ــــ بلیک زیرو نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے جواب دیا۔

"رسیور دو اسے۔ اس نے اب ضرورت سے زیادہ تنگ کرنا شروع کر دیا ہے" ــــ سر سلطان کی غصیلی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ براہ کرم باقی ایک گھنٹے بعد کال کریں۔ میں سوچنے میں مصروف ہوں" ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا بکواس ہے عمران۔ تمہیں اگر اپنا نہیں تو دوسروں کے وقت کو تو ضائع کرنا چاہیے" ۔۔۔ سرسلطان نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ ہی خود حکم دیتے ہیں کہ سوچ کر بات کیا کرو اور پھر سوچنے بھی نہیں دیتے۔ میں سوچ رہا تھا کہ پاکیشیا کا سروے کراؤں شاید یہاں سے کوئی ناشیم کی کان نظر آ جائے جسے سرداور کے حوالے کر کے ایک جان چھڑواؤں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم سرداور سے مل چکے ہو۔ سنو سرداور نے ایمرجنسی رپورٹ صدر مملکت کو بھیجی ہے کہ اگر انہیں ناشیم کی خاصی بڑی مقدار مل جائے تو وہ پاکیشیا کو فلاں فلاں سائنس میں باقی دنیا کے مقابل لا سکتے ہیں اور سائنسدانوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ نواب شان الدولہ کو اس علاقے کا علم ہے جہاں سے ناشیم کثیر مقدار میں مل سکتی ہے۔ اس رپورٹ کے بعد جب صدر مملکت نے وزیراعظم صاحب سے مشورہ کیا تو وزیراعظم نے انہیں بتایا کہ وہ اس سلسلہ میں ایکسٹو کو بتا چکے ہیں۔ چنانچہ اعلیٰ سطح پر یہ فیصلہ ہوا ہے کہ نواب شان الدولہ کا کیس ایکسٹو کو ٹرانسفر کر دیا جائے تاکہ مجرموں کو پکڑنے کے ساتھ ساتھ وہ ملک کے لئے ناشیم بھی حاصل کر سکے۔ میں نے اس لئے فون کیا تھا تمہیں" ۔۔۔ سرسلطان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"سوری۔ سرسلطان۔ نواب شان الدولہ کا کیس سیکرٹ سروس کی لائن کا نہیں ہے یہ پولیس یا زیادہ سے زیادہ انٹیلی جنس کا کام ہے۔ باقی رہا ناشیم کا مسئلہ۔ تو جب مجرم پکڑے جائیں گے تو ان سے ہی معلوم ہو سکے گا کہ ناشیم کہاں پائی جاتی ہے کم از کم دانش منزل پر

اس کا وجود نہیں ہے۔ اس لئے میں اس کیس پر کام نہیں کر سکتا" ۔۔۔ عمران نے یکلخت سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں صدر صاحب کو تمہارا جواب پہنچا دیتا ہوں" ۔۔۔ سرسلطان نے بھی خشک لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تو آپ واقعی اس کیس پر کام نہیں کریں گے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یار اتنی جلدی مان جاؤں تو پھر تمہاری اہمیت کیسے بنے گی یہ تو بات ہوئی کہ ٹیلیفون اٹھایا اور ایکسٹو کو حکم دے دیا کہ یہ کر دو وہ نہ کرو" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو مسکرا دیا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ اب سرسلطان منت کریں گے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سرسلطان۔ نہیں جناب صدر صاحب۔ آخر پتہ تو چلے کہ ہمارے ملک کے صدر پاکیشیا کو سائنسی طور پر کس بلندی پر دیکھنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"میں ذرا لائبریری میں جا رہا ہوں صدر صاحب کا فون آئے تو ذرا رعب داب سے کام لینا۔ جلدی نہ ماننا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر اٹھ کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ دانش منزل کی شاندار لائبریری میں داخل ہوا۔ عمران نے اس لائبریری کے قیام میں بے پناہ محنت بھی کی تھی اور سرمایہ بھی خرچ کیا تھا۔ اس نے میز پر بیٹھ کر ٹیبل لیمپ جلایا اور سائیڈ ٹیبل پر پڑے

ہوئے کمپیوٹر آن کر کے اس نے اسے فان لینڈ کے بارے میں لائبریری میں موجود کتابیں اور نقشے وغیرہ میز تک پہنچنے کے احکامات دے دیئے۔ لائبریری کو اس نے کمپیوٹرائز کیا ہوا تھا تاکہ کتابیں نکالنے اور واپس رکھنے اور انہیں تلاش کرنے میں وقت ضائع نہ ہو۔ وہ کمپیوٹر کو صرف موضوع بتا دیتا اور پھر اس موضوع پر لائبریری میں جتنی کتابیں بھی ہوتیں کمپیوٹر خود انہیں تلاش کر کے لائن لنک کے ذریعے میز تک پہنچا دیتا تھا اور ان کتابوں کی واپسی بھی لائن لنک کے ذریعے خود بخود ہو جاتی تھی۔ چنانچہ چند ہی لمحوں میں میز پر چار کتابیں پہنچ گئیں۔ ان کے ساتھ دو بڑے بڑے نقشے بھی موجود تھے۔ عمران نے کتابیں اٹھا کر دیکھیں اور پھر ایک کتاب کھول کر اس کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد جب وہ کتابوں اور نقشوں کو پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کتابیں اور نقشے واپس لائن لنک میں رکھے اور ان کی واپسی کا بٹن دبا کر وہ آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کی آنکھوں میں چمک بڑھ گئی تھی۔

"آپ کی بات درست نکلی عمران صاحب! صدر صاحب نے خود فون کیا اور وہ نقشے کی پاکیشیا کے لئے ضرورت پر زور دیتے رہے اور مجھے تاکید کرتے رہے کہ میں اسے ملک کے مفاد میں ضرور حاصل کروں چنانچہ میں نے حامی بھر لی" — بلیک زیرو نے کہا۔

"جلدی تو مان گئے تھے۔ بڑا جان جوکھوں کا کام ہے یہ" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں اتنی جلدی بھی نہیں مانا" — بلیک زیرو نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اب تک تو فان لینڈ کے بارے میں مجھے تخمینہ غلط تھا لیکن اب میں نے جو کچھ پڑھا ہے اس لحاظ سے تو فان لینڈ انتہائی خطرناک ملک ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ پہلے ہمیں وہ نقشہ حاصل کرنا ہے جو نواب شان الدولہ کی ڈائری میں بنا ہوا تھا۔ اس کے بغیر ہم مائیکرو تک کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے۔ اس کے بعد ہی آگے کا پروگرام بنایا جا سکتا ہے" — عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ نقشہ تو لازماً لارڈ وڈرا کے پاس پہنچ چکا ہوگا" — بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اس نقشے کے بغیر ہم فان لینڈ میں جا کر کچھ حاصل نہیں کر سکتے" عمران نے کہا اور پھر ٹیلیفون اپنی طرف کھسکا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ٹام جیم ٹریڈنگ کارپوریشن" — رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کاروباری آواز سنائی دی۔

"ٹام جیم سے بات کراؤ۔ اسے کہو کہ پاکیشیا سے کال ہے" — عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ ہولڈ آن کریں" — دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ٹام جیم سپیکنگ" — چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" — عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہیلو ہیلو۔ ایکسٹو کالنگ" —— دوسری طرف سے بڑبڑاتے ہوئے ٹرانسمیٹر بند کر دیا گیا اور پھر ہلکی سی کلک کی آواز ابھری۔

"یس سر۔ آپ نے یاد کیا ہے فرمایئے" —— طاہر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے اس نے آپریٹر کا سلسلہ آف کر دیا تھا۔

"نارگو کے کسی لارڈ ڈراسن کو جانتے ہو؟" —— عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں پوچھا۔ طاہر جیسا ایشیا میں موجود پاکیشیا سیکرٹ سروس کے گنے چنے ذہنوں میں سے ایک تھا۔

"لارڈ ڈراسن —— نارگو کے —— اوہ یس سر جانتا ہوں۔ سر وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ نارگو کے کئی جوئے خانے اور کلب اس کی ملکیت ہیں۔ سپر فائٹرز کی وجہ سے وہ نارگو کا بے تاج بادشاہ کہلاتا ہے" —— طاہر نے جلدی جلدی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپر فائٹرز۔ یہ کون ہیں؟" —— عمران نے پوچھا۔

"سر لارڈ ڈراسن نے اپنی ماتحتی میں پورا گروہ رکھا ہوا ہے۔ ویسے بھی لوگ ہیں اس کے گروہ میں۔ لیکن سب سے زیادہ شہرت سپر فائٹرز کی ہے۔ یہ چاروں حبشی ہیں۔ چاروں دیو قامت، ماہروں سے سیکھے، انتہائی تنومند جسم رکھنے والے ہیں۔ خوفناک حد تک ظالم، وحشی اور درندے ہیں۔ بہترین نشانے باز، انتہائی ماہر لڑنے والے اور بے پناہ طاقتور ہیں۔ اس لئے انہیں سپر فائٹرز کہا جاتا ہے۔ ان کی دہشت پورے نارگو پر چھائی ہوئی ہے۔ لارڈ ڈراسن کی سرگرمیاں چونکہ نارگو تک ہی محدود رہتی ہیں۔ اس لئے یہ سپر فائٹرز بھی نارگو تک ہی محدود رہتے ہیں۔ ورنہ تو شاید پورے یورپ میں ان کا راج ہوتا" —— طاہر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لارڈ ڈراسن کے متعلق تفصیل بتاؤ" —— عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"جناب۔ نارگو کے کاؤنٹی کا بہت بڑا جاگیردار ہے۔ بہت تعلیم یافتہ آدمی ہے اور نارگو کے اعلیٰ ترین حلقوں میں اٹھنا بیٹھنا ہے۔ بہترین شکاری بھی ہے اور سیاست کا بھی شوقین ہے۔ انتہائی ذہین بھی سمجھا جاتا ہے۔ نارگو کے وزیراعظم کے خاص حلقے میں ہے۔ اس کا بہت بڑا محل ہے۔ جسے لارڈ ڈراسن پیلس کہا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے" —— طاہر نے جواب دیا۔

"کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ آج کل لارڈ ڈراسن کی سرگرمیاں کیا ہیں" —— عمران نے کہا۔

"سرگرمیاں —— یس سر کوشش کر سکتا ہوں کیونکہ اس کی پرائیویٹ سیکرٹری جو کبھی پہلے نارگو میں رہتی تھی اور میری خاص دوست رہ چکی ہے پھر اس کی ملاقات لارڈ ڈراسن سے ہوئی تو وہ اس کے ساتھ نارگو چلی گئی۔ دو ہفتے پہلے میری اس سے ملاقات ہوئی تھی تو اس نے بتایا تھا کہ وہ لارڈ ڈراسن کی خاص پرائیویٹ سیکرٹری ہے۔ اس کی شہرت یہاں نارگو میں بھی اچھی ہے کیونکہ وہ اعلیٰ نمبر [illegible] میں بیٹھی تھی" —— طاہر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم معلومات حاصل کر کے مجھے رپورٹ دو" —— عمران نے کہا۔

"سر، اس نمبر سے پتہ چلانے کا ذکر سے جانا ہوگا۔ اس نے ایک دو روز تک مانگ سکتے ہیں" — ناصر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں لیکن سنو۔ موجودہ سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ تم نے یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ لارڈ فورڈ کسی گروپ کا حصہ بھی ہے یا نہیں اور اگر ہے تو وہ کون سا گروپ تھا اور وہ یہاں پاکیشیا سے کیا لے گیا ہے" — عمران نے کہا۔

"جناب، لارڈ فورڈ کا گروپ پاکیشیا سے اس کا کیا تعلق ہو سکتا ہے" — ناصر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی تھوڑی سی تفصیل بتائی جا سکتی ہے تاکہ تم صحیح معلومات حاصل کرو" — عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر نواب شان اندومی لارڈ فورڈ سے ملاقات اور پھر لارڈ فورڈ کی کوٹھی کے بعد دونوں شان ندولہ پر ہونے والے حملے کے متعلق اسے بتا دیا۔

"او کے سر۔ ٹھیک ہے اب میں ضرور معلومات حاصل کروں گا" — ناصر نے جواب دیا۔

"او کے" — عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے بلیک زیرو، کہ یہ حملہ لارڈ فورڈ کی طرف سے نہ ہوا ہو بلکہ کوئی اور پارٹی ہو اور ہم اس کال کی وجہ سے لارڈ فورڈ کے پیچھے لگ گئے رہ جائیں" — عمران نے ریسیور رکھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

جیکی نے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور اس کی چٹخنی لگا کر وہ تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھی۔ لارڈ فورڈ کی کوٹھی میں یہ اس کا ذاتی کمرہ تھا۔ الماری کے نچلے خانے سے اس نے ایک ٹرانسمیٹر ریڈیو اٹھایا اور الماری بند کر کے وہ تیزی سے باتھ روم میں داخل ہو گئی۔ اس نے واش بیسن کا پانی پوری مقدار میں کھول دیا اور اس کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا اور اسٹیشن منتخب کرنے والی ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ مختلف آوازیں ٹرانسمیٹر سے نکلنے لگیں۔ پھر ایک جگہ جیسے ہی سوئی پہنچی وہاں سے موسیقی کی تیز آواز ابھری۔ جیکی نے ہاتھ روک دیا۔ وہ چند لمحے خاموشی سے یہ موسیقی سنتی رہی پھر اس نے ٹرانسمیٹر کے عقب میں موجود ایک چھوٹا سا بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی موسیقی کی آواز یکلخت رک گئی اور ایسی آوازیں آنے لگیں جیسے سمندر میں طوفان آیا ہوا ہو۔ آوازیں تیز ہوتے ہوتے یکلخت ایک چھناکے کی آواز کے ساتھ

ہو گئیں۔

"ہیلو ہیلو ٹی فور کالنگ اوور" —— خاموشی چھاتے ہی جیکی نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہیلو ٹی ون اسپیکنگ اوور" —— ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز ابھری۔

"باس! اتفاق سے ایک اہم ترین بات کا پتہ چلا ہے اوور" —— جیکی نے اس بار مودبانہ لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ ڈراسن راہ پر آیا ہے یا نہیں۔ کافی عرصہ ہو گیا ہے تمہیں اس کے ساتھ رہتے ہوئے اوور" —— دوسری طرف سے سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

"باس میں نے اسے اچھی طرح ٹٹولا ہے۔ وہ ہماری لائن کا آدمی نہیں ہے۔ اس کا ذہن اور طبیعت ایسی نہیں ہے کہ وہ کسی ملک کے لئے ایجنٹ کا کام کر سکے اوور" —— جیکی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تم وہاں وقت کیوں ضائع کر رہی ہو۔ تمہاری ہی رپورٹ تھی کہ لارڈ ڈراسن ہمارے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے اوور" —— ٹی ون نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس! اس کا اثر و رسوخ ایسا ہی تھا اور وہ جرائم کی طرف بھی مائل تھا لیکن اسے قریب سے دیکھنے پر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بس مقامی سطح تک جرائم کا دلدادہ ہے۔ اس سے زیادہ اس کی ذہنی اپروچ نہیں ہے اوور" —— جیکی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر اس پر مزید وقت ضائع مت کرو اور واپس

ناراک آجاؤ۔ یہاں تمہارے لئے بہت
ٹی ون نے کہا۔

مسرت سے وہی تیز موسیقی ابھرنے لگی جیکی
پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے الماری
الماری کے پٹ بند کر دیے تھی
نکل پڑی۔

"باس! میں نے آپ کو ایک اور اطلاع ہے اوور" —— جیکی نے کہا۔

"اچھا کیا اطلاع ہے اوور" —— ٹی ون نے پوچھا اور جواب میں جیکی نے نواب شان الدولہ سے ملاقات سے لے کر اس کے نقشے کے حصول تک ساری بات بتا دی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اب لارڈ ڈراسن کرنل راک ہیڈ کے ساتھ مل کر قان لینڈ جانے کے انتظامات کر رہا ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک آدھ دن تک وہ روانہ ہو جائیں گے۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ یہ تو انتہائی اہم ترین اطلاع ہے ۔۔ ناشیم کی سب سے زیادہ ضرورت تو یہیں ہے۔ قان لینڈ روسیاہ کی سرحد پر ہے۔ ہم آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ تم وہ نقشہ حاصل کرو اوور" —— ٹی ون نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"نقشہ کی فوٹو کاپی تو میں نے پہلے ہی حاصل کر لی ہے باس! اوور" —— جیکی نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ جیکی ویری گڈ۔ بس تم نقشے سمیت فوراً واپس آ جاؤ تاکہ میں اعلیٰ حکام سے بات کر کے قان لینڈ میں جانے کے لئے خصوصی مشن کا انتظام کر لوں اوور" —— ٹی ون نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس! میں نے ایک اور پلان سوچا ہے۔ میں لارڈ ڈراسن کے

ہو گئیں۔

"ہیلو ہیلو ڈی فور کالنگ" — بھیج کر وہ نقشہ مجھ سے منگوا لیں اور مجھے بجھوا دیں۔ میں اس ٹرانسمیٹر پر آپ کو ان ... ہوں گی۔ کیونکہ وہ نقشہ بے حد پیچیدہ بھی ہے ... دوسری بات یہ ہے کہ میرے اچانک غائب ہو جانے سے یہ ... پڑ جائیں گے اور ظاہر ہے انہوں نے مجھے تلاش کرنا ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ ایکریمین ایجنٹ مجھے جانتے ہیں۔ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ایکریمین ایجنٹ کسی سراغ پر لگ جائیں اور انہیں بھی اس سارے مشن کا علم ہو جائے ... — پھر ہمارے لئے یہ حد مشکل ہو جائے گی۔ اوور" — جیکی نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے ڈی فور ... میں ابھی ڈی سکسٹین کو تمہارے پاس بھیج دیتا ہوں۔ وہ تم سے نقشے کی کاپی لے لے گا اور تمہیں سپیشل ٹرانسمیٹر دے دے گا ...... اس کے بعد تم ہمیں مطلع کرتے رہنا اور تمہاری اطلاع کے مطابق ہمارا خصوصی گروپ کام کرتا رہے گا۔ — اس کے بعد جیسے ہی یہ لوگ ٹاشیم کی کانوں تک پہنچیں گے۔ ہم ان پر چھاپہ ماریں گے اور ان کا خاتمہ کر کے سب کچھ حاصل کر لیں گے اوور" —— ڈی ون نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس! — آپ ڈی سکسٹین کو اب سے تین گھنٹے بعد نارگو کے ہوٹل البرٹو میں بھیج دیں۔ وہاں میری منزل کے کمرہ نمبر بارہ میں پہنچ جائے۔ میں اسے وہیں ملوں گی۔ اوور" ...... جیکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے وہ پہنچ جائیگا۔ اوور اینڈ آل" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی دوبارہ سمندری طوفان جیسا شور ٹرانسمیٹر سے نکلنے لگا۔ جیکی

نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر سے وہی تیز موسیقی ابھرنے لگی جیکی نے ناب گھما کر سوئی وہاں سے کافی دور ہٹا لی اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے الماری میں واپس اس کی جگہ پر رکھا۔ اور ابھی وہ الماری کے پٹ بند بھی کر رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ جیکی بری طرح چونک پڑی۔

"کون ہے؟" —— جیکی نے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے اونچی آواز میں پوچھا۔

"بٹلر ہوں مادام" —— باہر سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی اور جیکی نے سر ہلاتے ہوئے چٹخنی ہٹائی اور دروازہ کھول دیا۔

"یہ صاحب نارک سے تشریف لائے ہیں اور استقبالیہ میں آپ کے منتظر ہیں" ..... باہر کھڑے باوردی بٹلر نے ایک خوبصورت پلیٹ میں رکھا ہوا کارڈ پلیٹ سمیت جیکی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ" — جیکی نارک کا نام سن کر چونکی۔ اور اس نے پلیٹ میں رکھا ہوا کارڈ اٹھا لیا۔

"ٹامم بھی ... اوہ۔ اچھا میں آ رہی ہوں" — جیکی نے چونک کر کہا اور بٹلر سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

"یہ ٹامم بھی کہاں سے آ ٹپکا اس وقت" ...... جیکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر وہ باتھ روم کی طرف مڑ گئی۔ اس نے بال سیٹ کئے میک اپ کی فنشنگ درست کی اور پھر باتھ روم سے نکل کر کمرے میں آ ... تیز تیز قدم ... خالی کمرے کے دروازے سے نکل کر استقبالیہ کی طرف بڑھ گئی۔

"ہیلو ٹامم بھی" ..... استقبالیہ میں داخل ہوتے ہی جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا

"ہیلو جیکی تم تو پہلے سے کہیں زیادہ خوبصورت ہو گئی ہو" —— صوفے پر بیٹھے ہوئے ایک لمبے تڑنگے خوبصورت ایکریمی نوجوان نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تھینک یو۔ آج ادھر کیسے بھول پڑے" —— جیکی نے اس سے مصافحہ کر کے اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ٹام جم کے سامنے میز پر مشروب کا خالی گلاس موجود تھا اس کا مطلب تھا کہ بٹلر اس کی خدمت پہلے ہی کر چکا تھا۔

"بس بیٹھے بیٹھے تمہاری یاد نے تنگ کیا تو میں تم سے ملنے چلا پڑا" —— ٹام جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تھینک یو۔ تم کس پہ آئے ہو۔ اپنی کار پہ یا ٹیکسی پر" —— جیکی نے گھڑی دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کار پہ آیا ہوں۔ کیوں؟" —— ٹام جم نے چونک کر پوچھا۔

"تو پھر آؤ۔ میں نے ناراگو جانا ہے۔ راستے میں باتیں کرتے جائیں گے" —— جیکی نے اٹھتے ہوئے کہا اور ٹام جم سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ٹام جم کی خوبصورت اور نئے ماڈل کی کار میں بیٹھی لارڈ ڈراسن ہاؤس سے باہر آ گئی۔

"آج کل کیا ہو رہا ہے۔ تم تو یہاں آ کر محدود سی ہو گئی ہو۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم جیسی سوشل لڑکی زیادہ دن یہاں رہ سکتی ہے" —— ٹام جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس میں مشینی زندگی سے بری طرح اکتا گئی تھی۔ یہاں مجھے سکون کا احساس ہو رہا ہے اس لئے ابھی یہاں ہوں جب یہاں سے

اکتا گئی تو پھر واپس آ جاؤں گی" —— جیکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لارڈ ڈراسن نے یقیناً تم جیسے ہیرے کی قدر کی ہو گی" —— ٹام جم نے ہنستے ہوئے کہا اور جیکی بھی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ظاہر ہے ہیرے کی قدر جوہری ہی کر سکتا ہے اور لارڈ ڈراسن بہت بڑا جوہری ہے" —— جیکی نے بڑے بے باک لہجے میں کہا اور ٹام جم قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"لارڈ ڈراسن سے بھی بڑے بڑے ہیرے شناس جوہری ناراک میں موجود ہیں جیکی" —— ٹام جم نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیکی حیرت سے ٹام جم کی طرف دیکھنے لگی۔

"اچھا تو کوئی آفر لے کر آئے ہو" —— جیکی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ارے نہیں جیکی ہیرے کی صرف قدر کی جا سکتی ہے اس کی قیمت نہیں چکائی جا سکتی یہ بد ذوقی ہے" —— ٹام جم نے کہا اور جیکی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بس باتیں ہی کرنی آتی ہیں تم جیسے جوہریوں کو جبکہ لارڈ ڈراسن باتیں کم کرتا ہے اور قدر زیادہ کرتا ہے" —— جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ٹام جم ہنس دیا۔

"لیکن لارڈ ڈراسن تو شکاری آدمی ہے۔ سیر و سیاحت کرنے والا ہے وہ ظاہر ہے گھومتا رہتا ہو گا۔ تم اس کے ساتھ جاتی ہو یا یہیں ہاؤس میں پڑی رہتی ہو اس کا انتظار کرتے ہوئے" —— ٹام جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کبھی ساتھ بھی چلی جاتی ہوں اور کبھی پیچھے بھی رہ جاتی ہوں لیکن تم آخر کیا چاہتے ہو کھل کر بات کرو" ___ جیکی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے تم تو سنجیدہ ہو گئیں میں تو ویسے ہی گپ شپ لگانے آ گیا تھا ورنہ اور کوئی مقصد نہ تھا" ___ ٹام جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کبھی نہیں مان سکتی کہ تم ہارلک میں اپنا اتنا بڑا بزنس چھوڑ کر صرف گپ شپ کرنے یہاں آ گئے ہو گے۔ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔ ضرور تمہارے ذہن میں کوئی نہ کوئی مقصد ہو گا" ___ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر میں صحیح بتا دوں تو یقین کر لو گی" ___ ٹام جم نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہ یقین کروں گی" ___ جیکی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں بھی بس کاروبار کی الجھنوں سے گھبرا کر ادھر آ گیا تھا۔ میں نے سوچا کہ چلو آؤٹنگ بھی ہو جائے گی اور جیکی جیسی خوبصورت لڑکی کی کمپنی بھی مل جائے گی" ___ ٹام جم نے کہا اور جیکی اس بار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اچھا مقصد تو سامنے آیا ___ لیکن ٹام جم ویری سوری میں تو آج کل بے حد مصروف ہوں" ___ جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں میں آج ناراگو کے کسی ہوٹل میں رہ لوں گا۔ میں دفتر سے ایک ہفتے کی چھٹی لے کر آیا ہوں کل سہی" ___ ٹام جم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹام جم تمہاری کمپنی کو ضرور میں انجوائے کرتی لیکن ویری سوری ٹام جم تم بڑے غلط موقع پر آئے ہو میں کل لارڈ ڈراسن کے ساتھ ایسی مہم پر جا رہی ہوں جہاں ہو سکتا ہے مجھے دو تین ہفتے لگ جائیں" ___ جیکی

نے کہا۔

"اوہ ___ اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو میری قسمت ہی خراب نکلی۔ کیا تم رک نہیں سکتیں" ___ ٹام جم نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں میرا رکنا ناممکن ہے۔ کیونکہ اس مہم پہ لارڈ ڈراسن اپنے پورے گروپ کو لے جا رہا ہے۔ نیا شکار ہے" ___ جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی شکاری مہم لگتی ہے۔ میں نے وہاں کرنل راک ہیڈ کو بھی دیکھا تھا۔ وہ بھی شاید ساتھ جا رہا ہے" ___ ٹام جم نے کہا۔

"ہاں وہ بھی ساتھ جا رہا ہے۔ لارڈ ڈراسن نے اسے خاص طور پر بلوایا ہے" ___ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ دو تین ہفتے سے بھی زیادہ لگ سکتے ہیں۔ کرنل تو بہت بڑا شکاری ہے کسی بڑی مہم پر ہی جاتا ہو گا" ___ ٹام جم نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ وہ بڑے خطرناک اور خوفناک علاقے میں جا رہے ہیں ہم۔ فان لینڈ کا نام سنا ہے کبھی" ___ جیکی نے غور سے ٹام جم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسے دراصل شک پڑ گیا تھا کہ ٹام جم کسی خاص مقصد سے آیا ہے۔ اس لئے وہ اپنی طرف سے فان لینڈ کا نام لے کر اس کے چہرے کے تاثرات چیک کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ ٹام جم کی بعض سرگرمیاں دیکھ کر جیکی کو اکثر یہ شک گزرا تھا کہ ٹام جم کسی غیر ملکی حکومت کا ایجنٹ ہے لیکن چونکہ کبھی کوئی واضح بات سامنے نہ آئی تھی اس لئے معاملہ صرف شک تک ہی رہ گیا تھا۔

"فان لینڈ ___ وہ کون سی جگہ ہے میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"

ٹام جم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فان لینڈ ایمزان کے جنگلات کراس کر کے آتا ہے۔ سنا ہے بڑا خوفناک علاقہ ہے اور وہاں پر سنہرے ریچھ کثرت سے ملتے ہیں اور اس بار ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہاں سے سنہری ریچھوں کی اتنی کھالیں لائیں گے کہ دنیا حیران رہ جائے گی" ـــ جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے ٹام جم کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر یقین آ گیا تھا کہ اسے فان لینڈ کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔

"یہ تو بڑی خطرناک باتیں کر رہی ہو۔ چھوڑو جیکی کیا ضرورت ہے اس قدر خطرات میں پڑنے کی۔ لارڈ ڈراسن اور کرنل راک ہیڈ تو شکاری ہیں تم خواہ مخواہ ماری جاؤ گی اور تمہارے مرنے کا سب سے زیادہ افسوس مجھے ہو گا" ـــ ٹام جم نے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا اور جیکی اس کی بات سن کر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم واقعی ناراک کے سیدھے سادھے اور بھولے بھالے کاروباری آدمی ہو۔ اس قدر خوفناک علاقے میں صرف تین افراد تھوڑا جا رہے ہیں سپر فائٹرز ہمارے ساتھ ہوں گے اور تم جانتے ہو وہ کیسے لوگ ہیں ان کے ساتھ رہتے ہوئے خطرات تو قریب پھٹک ہی نہیں سکتے۔ اس کے علاوہ بھی کافی لوگ ہوں گے پوری شکاری ٹیم ہے" ـــ جیکی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ لیکن ایمزان کے جنگلات تو یہاں سے بہت دور ہیں وہاں تک پہنچتے پہنچتے بھی دو تین ہفتے لگ جائیں گے جب کہ تم دو تین ہفتوں میں واپسی کی بات کر رہی ہو" ـــ ٹام جم نے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے ہم یہاں سے کاروں پر جائیں گے۔ یہ بات نہیں، لارڈ ڈراسن کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ اس نے دو ٹرانسپورٹ اور چار گن شپ ہیلی کاپٹروں کا بندوبست کر لیا ہے۔ اس لئے ہم تیسرے روز وہاں پہنچ جائیں گے" ـــ جیکی نے کہا اور ٹام جم نے اس طرح سر ہلایا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی بے حد دلچسپ مہم ہو گی کاش میں بھی تمہارے ساتھ جاتا۔ بہرحال وش یو گڈ لک" ـــ ٹام جم نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیکی نے سر ہلا دیا۔ اب وہ ناراگونے کے دارالحکومت کی حدود میں داخل ہو رہے تھے۔

"ارے ایسی بھی کیا جلدی۔ ہوٹل البرٹو چلو وہاں بیٹھ کر کچھ دیر پئیں گے پھر چلے جانا" ـــ جیکی نے ہنستے ہوئے کہا اور ٹام جم نے سر ہلا دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس نے کار ہوٹل البرٹو کے شاندار کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دی۔

"مجھے یہیں اتار دو اور تم گاڑی پارک کر کے آ جاؤ میں ہال میں تمہارا انتظار کروں گی" ـــ جیکی نے کہا اور ٹام جم نے سر ہلاتے ہوئے کار پورچ کے سامنے روکی جیکی نیچے اتر گئی تو وہ کار پارکنگ کی طرف بڑھا لے گیا۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ وہ اپنے مقصد میں خاصا کامیاب رہا تھا اور اسے امید تھی کہ پینے پلانے کے دوران وہ اس نقشے کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ جیکی سے اگلوا ہی لے گا۔

"تمہیں سوائے شراب پینے کے اور کوئی کام بھی ہے جس وقت دیکھو تمہارے منہ سے بوتل لگی ہوتی ہے"..... جوانا نے جوزف کے ہاتھ سے بوتل چھینتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ اب تمہاری یہ جرأت کہ تم جوزف دی گریٹ کے ہاتھوں سے بوتل چھین لو"—— جوزف بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا سیاہ چہرہ غصے کی شدت سے اور زیادہ سیاہ ہو گیا تھا۔

"خبردار! اب اگر تم نے میرے سامنے شراب پی تو گردن مروڑ کر رکھ دوں گا ماسٹر کو تمہارا کوٹہ پورا کرنے کے لئے نجانے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں آج میں نے اُسے باپ کی منتیں کرتے دیکھا ہے۔ معمولی سی رقم کے لئے" جوانا نے آدھی بوتل دیوار سے مارتے ہوئے پہلے سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"یعنی تمہارا مطلب ہے کہ باس میری شراب کی خاطر منتیں کر رہا تھا"——

جوزف نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے پوچھا۔

"تو اور کیا اس کا اپنا خرچہ ہی کیا ہے۔ سگریٹ وہ نہیں پیتا۔ شراب وہ نہیں پیتا۔ پان وہ نہیں کھاتا۔ کوئی مشروب پیتے میں نے اُسے کبھی نہیں دیکھا۔ پہننے کا اُسے شوق نہیں۔ وہی چیتھڑا ماسٹروں جیسا لباس چڑھائے رکھتا ہے۔ جیب میں کبھی اس کے رقم نظر نہیں آتی۔ کھانے سے وہ بھاگتا ہے۔ سلیمان ادھار لے کر گزارہ کر رہا ہے اور اب ادھار والے اُسے غنڈوں سے پٹوانے کی دھمکی دیتے ہیں اور تمہیں شرم نہیں آتی۔ روزانہ کئی کئی بوتلیں پی جاتے ہو۔ تمہیں پتہ ہے اس زمانے میں ایک بوتل کتنے کی آتی ہے۔ اگر ماسٹر نہیں بولتا تو کم از کم تمہیں شرم کرنی چاہئیے"—— جوانا واقعی بُری طرح بپھرا ہوا تھا اور جوزف جو پہلے غصیلی نظروں سے جوانا کو دیکھ رہا تھا، یکلخت قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تو تم نے باس پر رحم کھا کر میرے ہاتھوں سے بوتل چھینی ہے"——

جوزف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"رقم میں نے کیا کھانا ہے۔ میں تو تمہیں شرم دلا رہا ہوں۔ آج میں ماسٹر کے فلیٹ گیا تھا۔ بڑے دن ہو گئے تھے اس سے ملے ہوئے۔ لیکن جیسے ہی میں دروازے کے پاس پہنچا باس کی اونچی آواز سنائی دی۔ وہ بڑے منت بھرے لہجے میں بات کر رہا تھا۔ اس کا لہجہ سن کر وہیں رک گیا پھر مجھے پتہ چلا کہ باس اپنے باپ سے بات کر رہا ہے اس نے کسی رحمٰن جنرل سٹور والے کے پچاس ہزار روپے دینے تھے جو سلیمان گزارہ کرنے کے لئے ادھار سامان لے کر آتا رہا ہے اور وہ رحمٰن جنرل سٹور والے نے ماسٹر کو دھمکی دی تھی کہ اگر شام تک رقم نہ ملی تو وہ غنڈوں سے پٹوائے گا۔ میرا تو خون کھول اٹھا

میں واپس مڑا۔ اور پھر میں نے اس رحمٰن جنرل سٹور والے کو ڈھونڈنے کی بے حد کوشش کی۔ اگر وہ مجھے مل جاتا تو میں نے آج اس کی ایک ایک ہڈی توڑ ڈالنی تھی۔ اس کی یہ جرأت کہ ماسٹر کو دھمکی دے۔ لیکن وہ نانسنس مجھے ملا ہی نہیں۔ میں نے بہت تلاش کیا اُسے، پھر میں نے سوچا کہ جا کر باس سے یا سلیمان سے پوچھوں لیکن واپس جب میں فلیٹ گیا تو فلیٹ کو تالا لگا ہوا تھا۔ باس بھی غائب تھا اور سلیمان بھی۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا اور یہاں تم مزے سے بیٹھے بوتلوں پر بوتلیں چڑھا رہے ہو" ——— جوانا کی حالت واقعی قابل دید تھی۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور چہرہ غصے کی شدت سے بُری طرح تمتما رہا تھا۔

"مسٹر جوانا! تم ابھی نئے ہو جبکہ مجھے باس کے ساتھ رہتے ہوئے مدت گزر گئی ہے۔ میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں" ——— جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا غصہ جوانا کی باتیں سن کر ختم ہو گیا تھا وہ اب واقعی جوانا کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"میں تمہاری نسبت نیا ضرور ہوں لیکن میری آنکھیں کھلی ہوئی ہیں، تمہاری طرح صرف شراب پینے کی حد تک مست نہیں رہتا ہوں" ——— جوانا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ادھر آؤ میرے ساتھ" ——— جوزف نے اس کا بازو پکڑا، اور اُسے لے کر برآمدے میں رکھے ہوئے ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور پھر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس منیجر نیشنل بینک مین برانچ" ——— دوسری طرف سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر منیجر! میں علی عمران کا سیکرٹری جوزف بول رہا ہوں" ——— جوزف نے بڑے گمبھیر سے لہجے میں کہا۔

"اوہ مسٹر جوزف! فرمایئے کون میرے لائق خدمت" ——— منیجر جوزف کا نام سنتے ہی چونک پڑا۔

"مجھے بتایئے۔ علی عمران صاحب کے ذاتی اکاؤنٹ میں اس وقت کتنا بیلنس ہے؟" ——— جوزف نے کہا۔

"عمران صاحب کا اکاؤنٹ۔ ایک منٹ" ——— دوسری طرف سے منیجر نے کہا اور چند لمحوں بعد اس کی آواز ابھری۔

"مسٹر جوزف! عمران صاحب کی بیلنس شیٹ میرے سامنے ہے ان کے اکاؤنٹ میں آج سے ایک ہفتہ پہلے پچاس لاکھ پچیس ہزار روپے تھے جن میں سے ان کے حکم کے مطابق پانچ لاکھ روپے ایمرجنسی ہسپتال۔ دو لاکھ روپے شان یتیم خانہ اور بیس ہزار روپے پانچ مختلف افراد کے پتوں پر ارسال کئے گئے ہیں اور حکم کے مطابق ان پر بھی عمران صاحب کا نام ظاہر نہیں کیا گیا۔ اب اس وقت ان کے اکاؤنٹ میں بیالیس لاکھ پچیس ہزار روپے موجود ہیں۔ اور کوئی حکم" ——— منیجر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے مسٹر منیجر" ——— جوزف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب بولو جوانا! کیا واقعی سلیمان ادھار سامان لے آتا ہے اور رحمٰن جنرل سٹور والا ادھار مانگ مانگ کر تنگ آ چکا ہے" ——— جوزف نے جیب سے نئی بوتل نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— اوہ جب ماسٹر لاکھوں روپے اس طرح تقسیم کر دیتا ہے تو پھر اُسے سردار خان سے پچاس ہزار روپے مانگنے کے لئے اتنی منتوں

کی کیا ضرورت تھی" —— جوانا کے چہرے پر بے پناہ حیرت تھی جیسے اُسے اب اپنے آپ پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"جوانا! تم پاسکل کو جانتے ہی نہیں۔ پاسکل بے حد عظیم آدمی ہے تمہارے تصور سے بھی کہیں زیادہ عظیم۔ جیسے تو جوزف دی گریٹ اس کے بوٹ چاٹنے کو اپنے لئے اعزاز نہیں سمجھتا۔ وہ کنگ آف لارڈز ہے۔ اس کا موڈ ہو تو سڑک پر کھڑا ہو کر بھیک مانگنے سے بھی باز نہیں آئے گا۔ اس لئے پاسکل کے چکر میں مت پڑا کرو۔ تمہیں ساری عمر وہ رحمن جنرل سٹور نہیں ملے گا۔ اس کا وجود ہو گا تو ملے گا بھی۔ وہ سلیمان بھی پاسکل کے ساتھ رہ رہ کر پاسکل کی طرح ہو گیا ہے۔ مختصر، صرف سرجن سے رقم لینی تھی وہ لے لی گئی۔ اب وہ پچاس ہزار روپے کسی ہسپتال، کسی یتیم خانے یا کسی مستحق آدمی کے پاس بغیر نام کے پہنچ جائیں گے" —— جوزف نے شراب کا لمبا سا گھونٹ پیتے ہوئے بڑے فخریہ انداز میں کہا۔

"اوہ واقعی میں ماسٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ اس نام کا کوئی جنرل سٹور مجھے نظر نہیں آیا ورنہ نجانے آج میرے ہاتھوں کتنے خون ہو جاتے" —— جوانا نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ میری آدھی بوتل ضائع کر دی" —— جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے جوزف! تم شراب پینا نہیں چھوڑ سکتے۔ دیکھو، میں پہلے تم سے بھی زیادہ شراب پیتا تھا لیکن اب بالکل نہیں پیتا۔ اور جب میں شراب پیتا تھا تو یہی سمجھتا تھا کہ اگر میں نے شراب نہ پی تو میں مر جاؤں گا لیکن اب شراب چھوڑ کر میں اپنے آپ کو پہلے سے کہیں بہتر محسوس کرتا ہوں" ——

جوانا نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ کر اُسے باقاعدہ نصیحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم تو نہیں مرے کیونکہ تمہیں شراب پینا ہی نہ آتا تھا مگر میں مر جاؤں گا لیکن میں شراب چھوڑ بھی سکتا ہوں، دوسرے لفظوں میں مر بھی سکتا ہوں اگر باس حکم دے دے۔ جس دن باس نے کہا جوزف شراب بند، بس اُسی لمحے شراب بھی بند اور جوزف کا سانس بھی بند" —— جوزف نے ایک اور بڑا سا گھونٹ لیتے ہوئے کہا اور جوانا قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"ویسے جوزف! میں اب یہاں رہتے رہتے مرنے کی حد تک بور ہو چکا ہوں۔ نہ کوئی ایکشن نہ شور و غل نہ ہاتھ پیر چلانے کا موقع ملتا ہے بس سارا دن رانا ہاؤس میں پڑے اینٹھتے رہو۔ نہیں جوزف اب مجھ سے مزید یہ زندگی نہیں گزاری جا سکتی۔ میں آج گیا بھی ماسٹر سے فیصلہ کرنے تھا کہ یا تو مجھے سیکرٹ سروس میں شامل کروا دیں تاکہ کچھ تو ہاتھ پیر چلانے کا موقع ملے یا پھر میں اپنے طور پر کام شروع کرتا ہوں" —— جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم نے اپنے طور پر جب بھی کام شروع کیا ہے نتیجہ کیا نکلا ہے یہی کہ ایک ہی روز میں دس بارہ آدمیوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ دو چار کی گردنیں لیکن حاصل کیا ہوا۔ کیا تمہارے نزدیک زندگی صرف بدمعاشی اور غنڈہ گردی کا نام ہے" —— جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تو پھر تم بتاؤ کیا ہونا چاہیے" —— جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جوزف کی بات درست تھی۔ پاکیشیا آنے سے پہلے وہ واقعی بدمعاشی اور غنڈہ گردی کو ہی زندگی سمجھتا تھا لیکن یہاں آنے کے بعد اُسے یہ سب کچھ بے حقیقت سا محسوس ہونے لگا تھا۔

"اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں بیٹھا شراب پیتا رہتا"۔ ..... جوزف نے جواب دیا اور جوانا ایک بار پھر ہنس پڑا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا کوئی بات کرتا ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ٹیلیفون سننے کی ڈیوٹی چونکہ جوزف کی تھی اس لئے وہ اٹھ کر ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو رانا ہاؤس" ـــ جوزف نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ رانا ہاؤس بول رہا ہے۔ ارے آج نشہ تو نہیں ہو گیا تمہیں" ـــ دوسری طرف سے عمران کی گھبرائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"اوہ باس آپ ... واقعی آپ کی عمر بے حد لمبی ہے۔ ابھی میں اور جوانا آپ کے متعلق ہی باتیں کر رہے تھے" ..... جوزف نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ جس کے متعلق تم باتیں کرنی شروع کر دو اس کی عمر لمبی ہو جاتی ہے۔ یار پھر تو تم دونوں کو ہسپتال بھیج دینا چاہیے خواہ مخواہ وہاں لوگ مر جاتے ہیں" ـــ عمران نے کہا اور جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

"جو مرتے ہیں انہیں مرنے دو باس۔ مرنے والوں کو کون واپس لا سکتا ہے۔ میں تو تمہاری بات کر رہا تھا باس" ـــ جوزف نے کہا۔

"ذرا رسیور مجھے دو جوزف" ـــ جوانا نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور لے لیا۔

"ماسٹر۔ میں جوانا بول رہا ہوں" ـــ جوانا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ تو تم اب بولنے بھی لگ گئے ہو۔ بہت خوب۔ مبارک ہو" ... عمران نے کہا اور جوانا کے چہرے پر جھلاہٹ کا تاثر ابھر آیا۔ وہ عمران کے گہرے طنز کو بخوبی سمجھ گیا تھا۔

"اوہ ماسٹر۔ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں تو آپ سے درخواست کرنے لگا تھا کہ آپ کم از کم میرے لئے کوئی مستقل کام تجویز کریں۔ کوئی ایسا کام جس میں مجھے یہاں رانا ہاؤس میں بیٹھ کر سارا دن جمائیاں نہ لینی پڑیں" ـــ جوانا نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم یہی چاہتے ہو کہ یہاں پاکیشیا میں سب لوگ تمہارے سامنے جھکتے رہیں اور تمہاری انا کو تسکین ملتی رہے کہ تم نہ صرف طاقتور آدمی ہو بلکہ غضب کے لڑاکا بھی ہو تو پھر میری تجویز ہے کہ تم ہیئر کٹنگ سیلون کھول لو۔ بڑے سے بڑا طاقتور آدمی بھی تمہارے سامنے سر جھکانے پر مجبور ہو جائے گا" ... عمران نے کہا اور جوانا نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ ایک بار پھر وہ عمران کا طنز سمجھ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے ماسٹر۔ جیسے آپ کہیں" ـــ جوانا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور رسیور جوزف کی طرف بڑھا دیا۔

"ارے ارے تم ناراض ہو گئے۔ چلو ہیئر کٹنگ سیلون نہ سہی تیل کی شیشی اٹھا کر مالش کرا لو کی آوازیں لگاتے ہوئے شہر کے گشت پر نکل جاؤ تو پیر بھی مل جائیں گے اور آمدنی بھی ہو جائے گی" ـــ عمران کی زبان چل رہی تھی لیکن جوانا رسیور جوزف کے ہاتھوں میں دے کر چند قدم دور کرسی پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔

"جوانا نے آپ کا مشورہ نہیں سنا باس" ـــ جوزف نے

ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے تو سن لیا ہے۔ تم ہی عمل کرڈالو اس پر" ——— عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جیسے آپ کا حکم باس! اگر آپ یہی چاہتے ہیں کہ افریقہ کا شہزادہ جوزف دی گریٹ جس کا نام سن کر شیر اپنی دُمیں ٹانگوں میں دبا لیا کرتے تھے اور گیدڑ دہشت سے ہی مر جایا کرتے تھے لوگوں کی مالش کرتا پھرے تو ٹھیک ہے باس — جوزف دی گریٹ یہ کام بھی کر ڈالے گا" ———

جوزف نے روٹھتے ہوئے کہا اور عمران قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آج میرا خیال ہے تم دونوں پر روٹھنے کا مشترکہ دورہ پڑا ہے بہرحال تم بھی سن لو اور جوانا کو بھی بتا دو، بہت جلد تم دونوں کو اپنی زندگی کے سب سے کٹھن مرحلے سے گزرنا پڑے گا۔ کچھ لوگ ایسے سامنے آئے ہیں جو اپنے آپ کو سپر فائٹرز کہلاتے ہیں جبکہ میں آج تک جوزف اور جوانا کو ہی سپر فائٹرز سمجھتا رہا ہوں، اس لئے اب یہ فیصلہ ہونا ہے کہ میری سوچ درست تھی یا وہ لوگ واقعی سپر فائٹرز ہیں۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کن کی بات کر رہے ہیں ماسٹر آپ! کس میں جرأت ہے کہ وہ آپ کے علاوہ میرے سامنے اپنے آپ کو سپر فائٹر کہہ سکے" ——— جوانا نے دوڑ کر جوزف کے ہاتھ سے رسیور چھینتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"ارے ارے آہستہ بولو۔ کم از کم مجھ میں تو یہ جرأت نہیں ہے۔ یہ تمہارے ہی علاقے کے لوگ ہیں۔ ناراگوے کے لارڈ ڈراسن کو جانتے ہو؟" ——— عمران نے کہا۔

ناراگوے کے لارڈ ڈراسن۔ نہیں ماسٹر جوانا نے کبھی چوہوں کے نام یاد نہیں رکھے" ——— جوانا نے کہا اور عمران اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب آج لطف آیا ہے تمہارا فقرہ سن کر واقعی چوہوں کے نام یاد ہی نہیں رکھنے چاہئیں۔ کیا پتہ کب وہ نام تبدیل کر لیں۔ بہرحال تیار رہنا۔ کسی بھی وقت یہ سپر فائٹرز شو منعقد ہو سکتا ہے۔ باقی باقی" ——— عمران نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔

"ناراگوے کا لارڈ ڈراسن ..... یہ کون ہو سکتا ہے اور اس کی کیا جرأت کہ وہ اپنے آپ کو سپر فائٹر کہے۔ کاش میں ایکریمیا میں ہوتا تو ابھی ناراگوے کے لئے سیٹ بک کرا لیتا" ——— جوانا نے رسیور رکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

"فکر مت کرو۔ اگر باس نے کہا ہے تو وہ پہلے ہی سیٹیں بک کرا چکا ہو گا" ——— جوزف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو بوریت تو ختم ہوئی۔ یقین کرو مقابلے کا نام سنتے ہی میرے خون کی روانی تیز ہو گئی ہے" جوانا نے کہا اور مسکراتا ہوا اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی اور جوزف نے مسکراتے ہوئے ایک بار پھر قول ہونٹوں سے نکالی۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر جیکی چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مادام جم کو رخصت کیا تھا کیونکہ باس کی ڈون کے بھیجے ہوئے آدمی کا وقت قریب آگیا تھا۔

"کون ہے؟" ۔۔۔ جیکی نے دروازے کے قریب پہنچ کر کرخت لہجے میں پوچھا۔

"میں ایک سیلز مین ہوں میڈم اور ایک نئی چائے ڈی سکسٹین مارکیٹ میں متعارف کرا رہا ہوں، مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ چائے کے تئے بلینڈ پسند کرتی ہیں اس لئے حاضر ہوا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی اور جیکی نے مسکراتے ہوئے ایک طویل سانس لیا اور دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ایک تنومند جوان مسکرا رہا تھا۔

"آؤ ڈی سکسٹین! ویسے تمہارا جواب مجھے بے حد پسند آیا ہے" ۔۔۔ جیکی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ ویسے آپ کون سی چائے پسند کرتی ہیں" ۔۔۔ نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ڈی فورٹ" ۔۔۔ جیکی نے کہا اور نوجوان کے سپاٹ چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"شکریہ مادام" ۔۔۔ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ادھر باتھ روم میں آجاؤ۔ یہاں ہو سکتا ہے ہماری آوازیں باہر چلی جائیں" ۔۔۔ جیکی نے دروازے کی چٹخنی لگاتے ہوئے کہا۔ اور ڈی سکسٹین سر ہلاتا ہوا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جیکی نے اس کے بعد اندر آکر باتھ روم کا دروازہ بند کیا اور پھر واش بیسن کا نل پوری رفتار میں کھول دیا۔

"ہاں اب لاؤ۔ کہاں ہے وہ سپیشل ٹرانسمیٹر" ۔۔۔ جیکی نے ڈی سکسٹین کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

اور ڈی سکسٹین نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک پتلا لیکن چپٹا سا ڈبہ نکال کر جیکی کی طرف بڑھا دیا۔ ڈبہ بے حد خوبصورت تھا اور اس پر کسی میک اپ بنانے والی ایکریمین کمپنی کا نام لکھا ہوا تھا بظاہر یہ کوئی لیڈیز میک اپ باکس ہی لگتا تھا۔

"خوب ایجاد کیا ان ہے" ۔۔۔ جیکی نے تعریفی انداز میں ڈبے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس نے پیغام دیا ہے کہ آپ اس ٹرانسمیٹر پر ان سے رابطہ قائم کریں" ۔۔۔ ڈی سکسٹین نے کہا۔

"ابھی" ۔۔۔ جیکی نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں ابھی ... وہ آپ سے کوئی خاص بات کرنا چاہتے ہیں" ـــــ ٹی سکسٹین نے کہا اور جیکی نے سر ہلاتے ہوئے باکس کھولا۔ اس میں واقعی لیڈیز میک اپ کا ہی مختلف سامان تھا۔ جیکی نے جلدی سے سامان کی ترتیب بدلنی شروع کر دی۔ مختلف آئیٹم کی ترتیب بدلتے ہی ڈبے میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹی فور کالنگ اوور" ـــــ ٹوں ٹوں کی آواز سنتے ہی جیکی نے بار بار یہ فقرہ دہرانا شروع کر دیا۔

"یس ٹی ون اٹینڈنگ اوور" ـــــ دوسری طرف سے اس کے باس کی گمبھیر سی آواز سنائی دی۔

"باس! پہلے تو آپ کا کال کرنے کا پروگرام نہ تھا اوور" ـــــ جیکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ پہلے تم نے یہ نہیں بتایا تھا کہ ٹام جم کے ساتھ تمہارے تعلقات ہیں اوور" ـــــ باس کی انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

"ٹام جم ـــ کیا مطلب سر۔ میں کچھ نہیں اوور" ـــــ جیکی باس کے منہ سے ٹام جم کا نام سنتے ہی بری طرح اچھل پڑی۔ اس کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ باس ٹام جم کا نام لے گا۔ جو اس کا نارک کا بے ضرر سا دوست تھا۔

"تم ٹام جم کے ساتھ کار میں بیٹھ کر ہوٹل البرٹو آئی ہو۔ میں درست کہہ رہا ہوں اوور" ـــــ باس کا لہجہ اور کرخت ہو گیا۔

"یس باس! ٹام جم وہاں لارڈ ڈراکن ہاؤس میں آیا تھا مجھ سے ملنے اور میں اس کے ساتھ یہاں آئی اور پھر اسے رخصت کر دیا۔ ٹام جم نارک

میں میرا دوست رہا ہے۔ عام سا کاروباری آدمی ہے اوور" ـــــ جیکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب وہ نارک میں تمہارا دوست تھا تو اس وقت وہ واقعی ہمارے لئے عام آدمی تھا لیکن بعد میں ہمیں اطلاعات ملی ہیں کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہے اور جیسے ہی مجھے اطلاع ملی کہ وہ اب تمہارے ساتھ آیا ہے مجھے بے حد تشویش ہوئی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ کا تم سے اس موقع پر ملنا انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے جب کہ جس چکر میں تم لوگ جا رہے ہو۔ اس میں بہرحال پاکیشیا کے ایک نواب کا بنیادی کردار ہے اوور" ـــــ باس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس! یہ میرے لئے واقعی نئی اطلاع ہے کہ ٹام جم سیکرٹ سروس کا ایجنٹ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا والوں کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ نواب سے نقشہ ہم نے حاصل کیا ہے حالانکہ ہم تو وہاں ٹھہرے ہی نہیں اور نہ ہمیں کسی نے دیکھا اوور" ـــــ جیکی کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں۔ اب یہ بات یقینی ہو گئی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مسئلہ میں مداخلت کر رہی ہے۔ وہ انتہائی خطرناک سیکرٹ سروس ہے۔ کیا وہ نقشہ تمہارے پاس موجود ہے اوور" ـــــ باس نے کہا۔

"نقشہ کی فوٹو کاپی ہے۔ اصل تو لارڈ ڈراکسن کے پاس ہے اوور" ـــــ جیکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"کاپی ٹی سکسٹین کو دے دو۔ میرے آدمی ٹام جم کے پیچھے لگے ہوئے

ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ شام ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کوئی ایسی اطلاع مہیا نہ کرسکے جس سے وہ لوگ فان لینڈ میں داخل ہو سکیں اور وہاں انہیں آل" دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جیکی نے میک اپ باکس کے سامان کی ترتیب دوبارہ ایڈجسٹ کی اور پھر —— باکس بند کر کے اس نے کوٹ کی جیب میں ڈالا اور کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک سیلڈ پیکٹ نکالا اور اسے پاس کھڑے ڈی سکسٹین کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لو۔ اس میں نقشہ کی کاپی موجود ہے" —— جیکی نے کہا اور ڈی سکسٹین نے سر ہلایا اور اس پیکٹ کو جیب میں ڈال کر باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر جا چکا تھا۔ جیکی ڈھیلے ڈھیلے قدم اٹھاتی آرام کرسی کی طرف بڑھ گئی۔ اس کا ذہن تمام تر ذہن الجھا ہوا تھا کہ یکلخت باہر سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ڈی سکسٹین اچھل کر منہ کے بل جیکی کی کرسی کے سامنے فرش پر آ گرا۔ اس کی گردن ٹوٹی ہوئی تھی جیسے کسی نے ہاتھ سے مروڑ کر توڑ دی ہو۔ اور دروازے پر سپر فائٹر ٹانگیں پھیلائے کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں وہی پیکٹ تھا جو ابھی چند لمحے پہلے جیکی نے ڈی سکسٹین کو دیا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہے یہ" —— جیکی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"مس جیکی۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو تم جانتی ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے" ...... سپر فائٹر فور نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے" ......

جیکی اب سنبھل چکی تھی لیکن اس نے کوئی حرکت نہ کی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سپر فائٹر بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں۔

"یہ نقشے کی کاپی تمہارے دماغ کی خرابی کا ثبوت ہے۔ خاموشی سے باہر آؤ اور پھر کار میں بیٹھ جاؤ۔ لارڈ نے ابھی تمہارے قتل کا حکم نہیں دیا۔ ورنہ تم جانتی ہو کہ پلک جھپکنے میں تمہاری روح تمہارے جسم سے پرواز کر سکتی ہے" —— سپر فائٹر نے دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور جیکی خاموشی سے آگے بڑھی اور پھر ڈی سکسٹین کی لاش کو پھلانگتی ہوئی دروازے سے نکل کر باہر راہداری میں آ گئی۔ اس کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ اس کا راز کھل گیا ہے لیکن اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا ورنہ وہ لازماً سپر فائٹر پر فائر کھول دیتی۔ اس کے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ اس کے ساتھ یہ حالات پیش آ سکتے ہیں۔ لفٹ سے نیچے اتر کر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ جیکی جانتی تھی کہ ہوٹل البرٹو لارڈ ڈراسن کی ملکیت ہے اس لئے سپر فائٹر کی کسی بھی حرکت کو یہاں چیک نہ کیا جائے گا بلکہ ان کے جاتے ہی ڈی سکسٹین کی لاش بھی غائب کر دی جائے گی۔

پورچ میں سیاہ رنگ کی کار موجود تھی جس کے ساتھ وکی کھڑا تھا۔ وکی کا چہرہ بھی سپاٹ تھا۔

"پچھلی سیٹ پر خاموشی سے بیٹھ جاؤ۔ اس کے عقب میں آنے والے بیت سپر فائٹر نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا اور جیکی خاموشی سے پچھلی سیٹ آیا اور پر بیٹھ گئی۔ سپر فائٹر اس کے ساتھ بیٹھ گیا جب کہ وکی نے ڈرائیونگ سیٹ پر سے

سنبھالی اور دوسرے لمحے کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے نکل کر لارڈ ڈراسن ہاؤس کی طرف جانے والی سڑک کی طرف مڑ گئی۔ سپر فائٹر اور دو کی دونوں خاموش رہے۔ انہوں نے راستے میں ایک لفظ بھی نہ بولا تھا جب کہ جیکی سارے راستے یہی سوچتی رہی کہ اب اُسے نہ صرف اپنی جان بچانی ہو گی بلکہ ان لوگوں کو بھی کسی طرح ختم کرنا ہو گا۔ اسے صرف ایک امید تھی کہ ہو سکتا ہے کہ وہ لارڈ ڈراسن کو چکر دینے میں کامیاب ہو جائے کیونکہ ڈی سکسٹین کو اس کے کمرے سے تو پکڑا گیا تھا۔ اس لئے وہ آسانی سے اس بات سے مکر سکتی تھی کہ اس کا کوئی تعلق ڈی سکسٹین سے ہے۔ ویسے بھی وہ سپر فائٹر کے منہ نہ آنا چاہتی تھی کیونکہ اُسے علم تھا کہ خالی ہاتھ سپر فائٹر اس کے بس سے بہر حال باہر ہی ہے اس لئے بجائے کوئی حماقت کرنے کے وہ کسی اچھے سے موقع کے انتظار میں خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

لارڈ ڈراسن ہاؤس پہنچ کر اُسے بڑے ہال کمرے میں لے جایا گیا اور وہاں پہنچتے ہی وہ ایک بار پھر حیرت سے اچھل پڑی کیونکہ وہاں ایک ستون کے ساتھ ٹام جم اور اس کے ساتھ ہی دوسرے ستونوں کے ساتھ اس کے ڈی گروپ کے دو ایجنٹ بھی بندھے ہوئے کھڑے تھے۔ کمرے میں سپر فائٹر نمبر تھری اور ٹو بھی موجود تھے اور میکس بھی کھڑا ہوا تھا۔ میکس کے کاندھے سے سٹین گن لٹک رہی تھی۔ جیکی کو بھی خاموشی سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا اور پھر اس کی تلاشی لے کر اس کی جیبوں سے وہ میک اپ باکس اور دوسرا سامان نکال کر ایک سائیڈ پر موجود میز پر ڈھیر کر دیا گیا۔

چند لمحوں بعد ہال کا دروازہ کھلا اور لارڈ ڈراسن اور کرنل راک ہیڈ اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے سپر فائٹر ون تھا۔ لارڈ ڈراسن کے چہرے

پر بے پناہ سنجیدگی تھی جب کہ کرنل راک ہیڈ کے چہرے پر حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

"ہونہہ۔ تو ہماری مس جیکی دراصل روسیاہی ایجنٹ ہے بہت خوب" لارڈ ڈراسن نے اندر داخل ہوتے ہی جیکی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ غلط ہے لارڈ" ـــــــ "یہ میرے خلاف سازش کی گئی ہے" جیکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"میکس اسے پوری تفصیل بتاؤ" ـــــــ لارڈ ڈراسن نے ایک طرف کھڑے میکس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ مس جیکی کو یہ علم نہیں ہے کہ اس نے کمرے کے باتھ روم سے اپنے باس ٹی ون کو جو ٹرانسمیٹر کال کی تھی اُسے ریکارڈ کر لیا گیا تھا کیونکہ یہاں ہاؤس کے ہر کمرے اور اس کے ہر حصے میں بولا جانے والا ہر لفظ مسلسل اور باقاعدہ ریکارڈ کیا جاتا ہے چنانچہ جیسے ہی اس کی کال ریکارڈ ہوئی، یہ بات سامنے آگئی کہ مس جیکی درحقیقت روسیاہی ایجنٹ ہے۔ لیکن اس دوران مس جیکی اس شخص کے ساتھ کار میں بیٹھ کر نارگوتے جا چکی تھی چنانچہ ہم فوری طور پر حرکت میں آگئے۔ ہمیں معلوم تھا کہ جیکی ہوٹل ایراٹو میں ٹھہرے گی چنانچہ وہاں اطلاع کر دی گئی۔ پھر مس جیکی نے اس ٹام جم کے ساتھ کمرے میں بیٹھ کر جو باتیں کیں وہ بھی سامنے آگئیں۔ ٹام جم کے باہر آنے کے بعد یہ دو آدمی اس کے پیچھے لگ گئے۔ چنانچہ ان دونوں بمعیت ٹام جم کو کور کر کے یہاں لایا گیا پھر ایک اور آدمی مس جیکی سے ملنے آیا اور اس نے میک اپ باکس نما سپیشل ٹرانسمیٹر مس جیکی کو دیا۔ اس ٹرانسمیٹر سے

مس جیکی نے اپنے پاس سے بات کی تو تمام چکر کی حقیقت بھی سامنے آ گئی۔ سپر فائٹر فورس باہر موجود تھا چنانچہ جیسے ہی وہ آدمی نقشے کی کاپی لے کر باہر آیا اس سے کاپی حاصل کر لی گئی۔ اس نے مزاحمت کی کوشش کی تو اسے ختم کر دیا گیا اور مس جیکی کو واپس یہاں لے آیا گیا۔ مس جیکی نے ہوٹل کے کمرے اور باتھ روم میں اپنے آدمی سے جو باتیں کیں اور جو ٹرانسمیٹر کال کی ان سب کا ریکارڈ بھی موجود ہے" ——— میکس نے بڑے سپاٹ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب بولو، جیکی اب تمہارے پاس اپنی صفائی میں کہنے کے لئے کیا رہ گیا ہے!" ——— لارڈ ڈراسن نے ایک بار پھر طنزیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے مس جیکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

جیکی خاموش ہو گئی۔ ظاہر ہے اب اس کے پاس کہنے کے لئے کیا رہ گیا تھا۔ اس کے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں لارڈ ہاؤس میں بات چیت ریکارڈ کرنے کا خفیہ انتظام موجود ہے اور ہوٹل میں بھی ایسا انتظام موجود ہے ورنہ ظاہر ہے وہ کبھی اس طرح کھل کر بات نہ کرتی۔

"تو تمہارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ ہو بھی نہیں سکتا" ——— لارڈ ڈراسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میکس کو اشارہ کیا کہ وہ اپنی مشین گن اٹھا لے اور جیکی نے آنکھیں بند کر لیں۔ اب موت کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔ اس لئے ذہنی طور پر وہ مرنے کے لئے تیار ہو گئی تھی۔

"ٹھہرو لارڈ۔ اسے قتل مت کرو" ——— اچانک کرنل راک ہیڈ بول پڑا۔

"کیوں، یہ غدار ہے۔ روسیاہی ایجنٹ ہے۔ اس نے ہمارا پورا مشن سبوتاژ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر یہ نقشہ روسیاہ کے پاس پہنچ جاتا تو تمہیں معلوم ہے کہ فان لینڈ میں ہمارا کیا حشر ہوتا" ——— لارڈ ڈراسن نے انتہائی غضیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے قتل سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ اس کے لئے کوئی اور تجویز سوچنی پڑے گی۔ جلدی مت کرو" ——— کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"کیا مطلب کرنل۔ میں تمہاری بات سمجھا نہیں ہوں" ——— لارڈ ڈراسن نے بڑی طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لارڈ، اس جیکی کے پاس کو بہرحال یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارے پاس وہ نقشہ موجود ہے اور ٹاشیم دھات فان لینڈ میں موجود ہے۔ اسی طرح تمام چکر اگر واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی یہ علم ہے کہ ہم نے اس نواب سے نقشہ حاصل کیا ہے اور اب ہم ٹاشیم حاصل کرنے جا رہے ہیں۔ اب جیکی کے قتل کے بعد کیا ہو گا، کہ روسیاہی پوری طاقت سے ہم پر ٹوٹ پڑیں گے اور تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کس قدر خطرناک، کس قدر با وسائل ہیں۔ اس لئے بجائے جیکی کو قتل کرنے کے کوئی ایسی تجویز سوچو کہ روسیاہ کو یہ یقین ہو جائے کہ ہماری ساری پلاننگ ہی بنیادی طور پر غلط ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ غلط نقشہ روسیاہی ایجنٹوں تک پہنچا دیا جائے اور ہم اس دوران فان لینڈ کی بجائے کسی اور طرف نکل جائیں اور جب روسیاہی ایجنٹ غلط نقشے کی وجہ سے ٹکریں مار کر رہ جائیں تو ہم خاموشی سے جا کر ٹاشیم حاصل کر لیں" ——— لارڈ راک ہیڈ نے کہا۔

"اوہ، تمہاری بات کسی حد تک درست ہے کرنل۔ واقعی یہ روسیاہی ایجنٹ اب ہاتھ دھو کر ہمارے پیچھے پڑ جائیں گے لیکن اب اس مسئلے

کا کیا حل کیا جائے۔ اب کم از کم جیکی پر تو اعتبار نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی ان روسیاہی ایجنٹوں کو چھوڑا جا سکتا ہے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں اس کا ایک حل آیا ہے کیوں نہ ہم روسیاہ کو ڈاج دینے کے لئے پاکیشیا کو استعمال کریں" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"کیا مطلب، کیسے استعمال کریں وضاحت کرو کرنل" ـــــ لارڈ ڈراسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر ہم کسی طرح روسیاہی ایجنٹوں کو یہ یقین دلا دیں کہ جو نقشہ اس پاکیشیا کے نواب سے حاصل ہوا ہے وہ غلط ہے یا فرضی ہے اور اصل نقشہ اس نواب نے کہیں اور چھپا لیا تھا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ روسیاہی ایجنٹوں کا رخ اس نواب کی طرف ہو جائے گا وہ اصل نقشہ حاصل کرنے کے لئے ادھر کا رخ کریں گے اور ہم انہیں یہ یقین دلا دیں کہ ہمارے آدمی اصل نقشہ حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں تو اس طرح روسیاہی ہمارا پیچھا چھوڑ کر ادھر متوجہ رہیں گے اور ہم خاموشی سے جا کر ناشیم حاصل کر لیں گے" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے کہا اور لارڈ ڈراسن نے اس طرح سر ہلایا جیسے بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری تجویز قابل غور ہے لیکن اسے قابل عمل بنانے کے لئے اس پر مزید گہرائی میں غور کرنا پڑے گا اور روسیاہی ایجنٹوں کو یقین دلانے کے لئے کوئی اچھوتی تجویز سوچنی پڑے گی" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔ اور پھر اس نے مشین گن واپس میکس کی طرف اچھال دی جسے اس نے پھرتی سے کیچ کر لیا۔

"میکس، تم ان کا خیال رکھو گے اور سپر فائٹرز تم اپنے مشن پر

واپس جاؤ۔ لیکن خیال رکھنا اگر ان میں سے کوئی بھی غلط حرکت کرے تو بیشک گولیوں سے اڑا دینا" ـــــ لارڈ ڈراسن نے میکس اور سپر فائٹرز سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر کرنل کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"عمران نے کمرے کے دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔
"یس"..... اندر سے ماہ جبین کی آواز سنائی دی تو عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ ماہ جبین بستر پر بیٹھی ہوئی تھی لیکن اب اس کی حالت پہلے کی نسبت بے حد اچھی تھی۔ اس کے چہرے کی سرخی بحال ہو گئی تھی۔ لیکن چونکہ اس کے جسم کی ٹوٹی ہوئی ہڈیوں پر پلستر چڑھا ہوا تھا اس لئے وہ بیڈ پر لیٹے رہنے کے لئے مجبور تھی۔

"یہ آپ کے چہرے پر رونق میرے آنے کی وجہ سے تو پیدا نہیں ہو گئی"..... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی مسکراتے ہوئے کہا اور وہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ خوبصورت باتیں کرتے ہیں عمران صاحب"..... ماہ جبین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کی بات سن کر اس کے چہرے کی سرخی پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔

"اور آپ کی نفسیات کہتی ہے کہ جو خوبصورت باتیں کرتے ہیں وہ خوبصورت نہیں ہوتے"..... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ماہ جبین ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"نہیں، خوبصورت دل اور خوبصورت ذہن کے مالک ہی خوبصورت باتیں کرتے ہیں"..... ماہ جبین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دوسرے لفظوں میں آپ نے میری بات کی تائید کر دی۔ بہت خوب۔ آپ تو واقعی ماہر نفسیات ہیں"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کیسے عمران صاحب! میں نے تو آپ کی بات کی تردید کر دی ہے"..... ماہ جبین نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کہاں تردید کی ہے۔ میں نے تو کہا تھا کہ خوبصورت باتیں کرنے والے خوبصورت نہیں ہوتے اور آپ نے کہا کہ ہاں ان کے دل اور ذہن خوبصورت ہوتے ہیں۔ چہرے کی تو آپ نے بات ہی نہیں کی"..... عمران نے روٹھتے ہوئے انداز میں کہا اور ماہ جبین ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"آپ کی باتیں سن کر مجھے احساس ہوتا ہے کہ شاید میری بجائے آپ نے نفسیات میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ہوئی ہے"..... ماہ جبین نے کہا۔

"ارے ارے ایسی۔ مجھے کچھ دن اور با ہوش و حواس میں رہنے دیں"..... عمران نے کہا اور ماہ جبین ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"میں سمجھ گئی آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ یہی ناں کہ نفسیات کی ڈگری رکھنے والے پاگل ہوتے ہیں یہی بات ہے ناں"..... ماہ جبین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ واقعی آپ نے نفسیات میں پی۔ ایچ۔ ڈی

کی ہوئی ہے" ـــــ عمران نے کہا اور ماہ جبیں ایک بار پھر ہنسنے پر مجبور ہو گئی۔

"یعنی کہ میں واقعی پاگل ہوں" ـــــ ماہ جبیں نے کہا۔

"ارے، میں نے کب کہا ہے۔ اب آپ اپنے متعلق جو جی چاہے کہتی رہیں۔ البتہ ایک بات بتا دوں آپ سے ملنے والے خود بخود نفسیات میں پی۔ ایچ۔ ڈی ہو جاتے ہیں۔ ہاں" ـــــ عمران نے شرارت بھرے انداز میں آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا اور ماہ جبیں نے شرما کر آنکھیں جھکا لیں۔ اس کے چہرے پر گلابی رنگ تیزی سے پھیل گیا تھا۔

"آپ کا بے حد شکریہ عمران صاحب کہ آپ مجھ سے ملنے آ جاتے ہیں ورنہ اب اس بھری دنیا میں میرا کوئی نہیں رہا۔ ماں تو پہلے ہی ہم دونوں بہنوں کو چھوڑ کر اللہ میاں کے پاس چلی گئی تھی اور اب باپ اور بہن نے منہ موڑ لئے ہیں" ـــــ ماہ جبیں نے رک رک کر کہا اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں۔

"اوہ پلیز ماہ جبیں اس بات کے متعلق مت سوچیں ماں باپ اور بہن گئی ہے تو بھائی تو موجود ہے" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور ماہ جبیں عمران کا فقرہ سن کر بری طرح چونک پڑی۔

"بھ ... بھائی" ـــــ ماہ جبیں کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ ایک انوکھی چمک ابھر آئی تھی۔

"ہاں۔ آپ ثریا کی ہم عمر ہیں اور میں صرف ثریا کا ہی بھائی نہیں ہوں آپ کا بھی بھائی ہوں" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــ اوہ آپ کس قدر عظیم ہیں۔ میرے تصور سے بھی زیادہ عظیم۔

ہاں۔ آپ میرے بھائی ہیں اور جس کا آپ جیسا بھائی موجود ہو وہ واقعی اکیلی نہیں۔ عمران صاحب! یقین کریں آپ کے اس فقرے نے میرے دل میں زندگی پیدا کر دی ہے۔ مجھے آپ جیسے بھائی پر فخر ہے" ـــــ ماہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر ایک انوکھی چمک نظر آنے لگ گئی تھی۔

"یہ فخر والی بات اس وقت تک رہنے دیں جب تک آپ ثریا سے نہ مل لیں۔ اس سے ملنے کے بعد آپ کو پتہ چلے گا کہ وہ بیچاری مجھ سے کتنی تنگ ہے۔ فی الحال مجھے یہ بتائیں کہ آپ کے ابو کے پاس ایک انگوٹھی تھی جس میں تاشیم دھات کا ٹکڑا نگینہ کی طرح جڑا ہوا تھا۔ وہ انگوٹھی کہاں ہے" ـــــ عمران نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا۔

"انگوٹھی ـــ اوہ ابو نے وہ انگوٹھی لاکر میں رکھوا دی تھی۔ انٹرنیشنل بنک میں ان کا لاکر ہے" ـــــ ماہ جبیں نے چونک کر جواب دیا۔

"آپ کو لاکر کے نمبر کا علم ہے؟" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"نہیں مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ انگوٹھی لاکر میں رکھی گئی ہے۔ میں نے ابو سے ایک بار پوچھا تھا تو انہوں نے خود بتایا تھا کہ جب سے اس کی اصل حقیقت سامنے آئی ہے انہوں نے اسے حفاظت کی غرض سے لاکر میں رکھ دیا ہے اور مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ انٹرنیشنل بنک میں ہی ان کا اکاؤنٹ ہے اور وہیں ان کا لاکر ہے۔ باقی تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے" ـــــ ماہ جبیں نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں چیک کر لوں گا۔ اچھا اب اجازت دیں ورنہ ڈاکٹر فاروقی مجھے گردن سے پکڑ کر باہر نکال دے گا۔ پہلے ہی اس نے کہہ دیا

تھا کہ میں آپ سے زیادہ باتیں نہ کروں" ــــ عمران نے اٹھتے ہوئے بازو سے۔ میں نے نواب شان الدولہ کا ایک لاکر کھلوا رکھا ہیں سے

"ان لوگوں کا کچھ پتہ چلا عمران صاحب۔ جنہوں نے ہم پر یہ حملہ کیا ہے بڑی ایجنسی ہیں۔ آپ سرکاری حیثیت سے جنرل منیجر کو کہہ دیں۔ یہ بینک

ــــ ماہ جبیں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ کے لوگ ہیں شاید ایکسٹو سے واقف تو ہوں اور مجھے ذرا جلدی ہے" ــــ

"بالکل۔ بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں تاکہ انہیں آپ کے تدارک ... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

میں لاکر تڑوا جائے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے "ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں میں ابھی فون کر دیتا ہے" ــــ سر سلطان

دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اور ماہ جبیں کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ نے کہا اور عمران نے ٹھیک ہے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ وہ گو یہ جانتا تھا کہ سر سلطان

رینگ گئی۔ سر سلطان کی آواز میں خود ہی جنرل منیجر سے بات کر لیتا لیکن اُسے معلوم تھا کہ

عمران کی کار انتہائی تیزی سے انٹرنیشنل بینک کی طرف بڑھی جا رہی تھی کے لوگ لاکرز کے سلسلے میں بے حد محتاط ہوتے ہیں۔ اس لئے

تھی اور تھوڑی دیر بعد اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہے کہ وہ لوگ جوابی فون کر کے کال کی تصدیق کریں۔ اس نے اس

اٹھاتا بینک کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ بینک کی شاندار عمارت کے برآمدے میں سر سلطان سے بات کی تھی۔ رسیور رکھ کر وہ فون بوتھ سے نکلا اور

برآمدے کے ایک کونے میں تین پبلک فون بوتھ موجود تھے۔ عمران بجائے اطمینان سے چلتا ہوا بینک کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا گیا۔ بینک کا ہال

کی طرف بڑھنے کی بجائے ایک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بے حد وسیع و عریض تھا اور وہاں ہر کاؤنٹر پر خاصا رش نظر آ رہا تھا۔ ایک

والے اور پھر سر سلطان کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔ سائیڈ پر آفیسران کے کیبن تھے۔ عمران چند لمحے تو ہال میں موجود لوگوں کو دیکھتا

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ" ــــ سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔ اس کا مقصد کچھ وقت گزارنا تھا تاکہ سر سلطان جنرل منیجر سے بات کر لیں

آواز سنائی دی۔ اور پھر وہ اطمینان سے چلتا ہوا جنرل منیجر کے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ کیبن اندر

"عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کرائیں" ــــ عمران سے بند تھا اور باہر ایک باوردی چپڑاسی بڑے مستعد انداز میں کھڑا تھا۔

نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ لیکن جیسے ہی عمران اس کے قریب پہنچا اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں

"یس سر ایک سیکنڈ" دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد سر نہ صرف اُسے سلام کیا بلکہ ہاتھ بڑھا کر دروازہ بھی کھول دیا اور عمران اُسے

سلطان کی آواز رسیور پر ابھری۔ حیرت سے دیکھتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ وہ شاید سوچ رہا تھا کہ چپڑاسی نے

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں" ــــ اسے روکنے کی بجائے بغیر کچھ پوچھے اندر کیسے جانے دیا لیکن اندر داخل ہوتے

"میں عمران بول رہا ہوں سر سلطان! انٹرنیشنل بینک کے ایک بینک ہی وہ صورت حال سمجھ گیا۔ اندر ایک اور کمرہ تھا جس میں ایک طرف کاؤنٹر

کے پیچھے ایک لیڈی سیکرٹری بیٹھی ہوئی تھی اور سامنے صوفوں پر کئی افر موجود تھے۔ کاؤنٹر کے ساتھ ہی ایک اور دروازہ تھا۔ عمران جیسے ہی داخل ہوا۔ اسی لمحے وہ دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی ہاتھ میں اٹھائے اندر سے باہر نکلا۔

"ریاض صاحب! آپ تشریف لے جائیں" ——— لیڈی سیکرٹری نے صوفے کے دوسرے کنارے پر بیٹھے ہوئے ایک نوجوان سے مخا ہو کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ریاض صاحب اٹھ کر دروازے کی طر بڑھتے عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس سے پہلے ہی دروازے تک پہنچ گیا۔

"ارے آپ!" ——— لیڈی سیکرٹری نے چونک کر اسے روکنا چاہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا عمران اندر پہنچ بھی چکا تھا۔ یہ ایک خا شاندار دفتر تھا جس کی بڑی سی میز پر کاغذات اور فائلوں کا ایک ڈھیر سا لگا ہوا تھا اور میز کے پیچھے ایک گنجے سر اور ناکی شیشوں والی عینک پہنے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"سر سلطان نے آپ کو فون کیا ہوگا" ——— عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"اوہ آپ ——— جی ہاں ابھی چند لمحے پہلے فون آیا ہے" ——— ادھیڑ عمر آدمی نے باقاعدہ اٹھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"میرا نام علی عمران ہے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور مصافحہ کر کے ایک طرف صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ٹھیک ہے یہ سرکاری آدمی ہیں" ——— جنرل منیجر نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر قدرے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ یہ کال لیڈی سیکرٹری کی طرف سے کی گئی ہوگی۔ اس نے انٹرکام پر جلنے والا بلب دیکھ لیا تھا ایسے انٹرکاموں پر کال کی نشاندہی کے لئے گھنٹی کی بجائے بلب جلتے تھے تاکہ شور کم سے کم ہو۔

"میں نے کال ملتے ہی آرڈرز دے دیئے ہیں۔ نواب صاحب کے لاکر کا نمبر اور سپیشل چابی ابھی پہنچ جاتی ہے" ——— جنرل منیجر نے مؤدبانہ انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

اور واقعی اس کی بات ختم ہوتے ہی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔

"سر! یہ لاکر کی چابی" ——— آنے والے نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک چابی جس کے ساتھ ایک لوہے کا ٹکڑا تار کے ساتھ بندھا ہوا تھا جنرل منیجر کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ لاکر چیک کرنے سے پہلے کچھ پینا پسند فرمائیں گے یا بعد میں" ——— جنرل منیجر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہ پہلے نہ بعد میں" ——— عمران نے بڑے روکھے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر آنے والے کے ہاتھ سے چابی تھام لی۔

"محمود صاحب! آپ عمران صاحب کی سپیشل روم تک رہنمائی کریں اور اس لاکر سے یہ کچھ بھی لینا چاہیں انہیں لے جانے دیں اور سنو اوپر والوں کا حکم ہے کہ اس کا کہیں اندراج بھی نہ کیا جائے۔ جنرل منیجر نے آنے والے

نے کہا اور وہ حیرت سے جنرل مینجر کو دیکھنے لگا۔

"مگر جناب یہ کیسے ممکن ہے۔ بینک قواعد کے مطابق"...... محمود صاحب نے حیرت بھرے انداز میں احتجاجاً کہنا شروع کیا ہی تھا۔

"محمود صاحب، یہ سیکرٹری وزارت خارجہ صاحب کا حکم ہے۔ سمجھے اور جب اس لیول کا حکم ہو تو بینک قواعد صرف کتابوں تک ہی محدود رہ جاتے ہیں۔ جائیے اور عمران صاحب کی رہنمائی کیجئے"۔۔۔۔ جنرل مینجر نے انتہائی درشت لہجے میں محمود سے کہا اور محمود صاحب نے سر ہلا دیا۔ اور عمران اس کے ساتھ کیبن سے نکلا اور پھر لاکرز روم میں پہنچ گیا۔ اس وقت وہ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔ حالانکہ اس کی طبیعت تو ابھی تک بوجھل تھی لیکن اُسے اپنے وقت کا احساس تھا۔ محمود صاحب عمران کو لاکر تک پہنچا کر خود باہر چلے گئے اور عمران نے لاکر کھولا۔ یہ خاصا بڑا لاکر تھا۔ عام سائز کے لاکروں سے کہیں بڑا۔ اور پھر لاکر کھولتے ہی عمران کی آنکھیں پھیلتی گئیں۔ لاکر انتہائی قیمتی جواہرات اور غیر ملکی بھاری کرنسی سے بھرا ہوا تھا اس میں جائیداد کے کاغذات بھی تھے اور ایک طرف کاغذ میں لپٹی ہوئی انگوٹھی بھی اُسے مل گئی جس کی وجہ سے یہ سارا طوفان قتل و غارت اٹھا تھا۔

عمران نے ویسے ہی لاکر میں موجود کاغذات کو دیکھنا شروع کر دیا اور پھر اچانک وہ اچھل پڑا۔ ایک خانے کے اندر سے ایک نقشہ اور اس کے ساتھ نواب شان الدولہ کے ہاتھ کے تحریر کردہ کچھ کاغذات بھی موجود تھے عمران چند لمحے نقشے کو غور سے دیکھتا رہا اور پھر اس نے ان کاغذات کو پڑھنا شروع کر دیا۔ کاغذات میں نواب شان الدولہ نے لکھا تھا کہ تاشیم دھات کی دستیابی کا اصل نقشہ بڑی حفاظت کی غرض سے اس لاکر میں رکھ رہے ہیں اور

چونکہ انہیں خطرہ ہے کہ اخبارات میں اس دھات سے متعلق خبر چھپنے کے بعد کئی غیر ملکی اور روسیاہی ایجنٹ اس راز کے حصول کے لئے ان پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اس لئے انہوں نے انہیں ڈاج دینے کے لئے ایک فرضی نقشہ بھی ڈائری میں بنا دیا ہے جبکہ اصل نقشہ وہ لاکر میں رکھ رہے ہیں۔ ان کاغذات میں انہوں نے یہ بھی لکھا کہ اپنی دونوں بیٹیوں کی شادی کے بعد وہ خود ایک ٹیم لے کر وہاں پہنچ جائیں گے اور پھر وہاں سے تاشیم حاصل کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے نقشے کے بارے میں مزید وضاحتیں درج کی تھیں۔

"ہوں تو نواب شان الدولہ نے ڈبل گیم کھیلی تھی"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر نقشہ اور اس کے ساتھ موجود کاغذات اور وہ انگوٹھی اس نے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالی۔ لاکر کو بند کیا اور باہر محمود صاحب کو لے کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بینک سے باہر آ گیا۔ لاکر سے ملنے والے نقشے اور کاغذات نے ساری صورت حال کو یکسر ہی بدل کر رکھ دیا تھا۔ اب اُسے لارڈ ڈرسن کے پاس جانے کی ضرورت نہ تھی بلکہ اب وہ جب چاہے تشیمان سے تاشیم دھات حاصل کر سکتا تھا۔ اس نے اب تک اس دھات کے بارے میں صرف باتیں ہی سنی تھیں۔ مسز ڈیوڈ کے ہاں بھی یہ دھات نہ تھی۔ اس لئے لاکر سے نکلنے والی انگوٹھی دیکھ کر اسے پہلی بار اس دھات کی شکل دکھائی دی تھی لیکن لاکر روم میں قدرے اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ اُسے بغور نہ دیکھ سکا۔ لیکن پارکنگ میں آ کر اس نے جیب سے اُسے نکالا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کافی دیر تک اُسے غور سے دیکھتا رہا پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے انگوٹھی جیب میں رکھی اور کار پارکنگ سے باہر نکالی اور سڑک پر لا کر اس نے اس کا رخ سر داور کی لیبارٹری کی طرف موڑ دیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سرداور کے دفتر تک موجود تھا۔

"آپ نے اس سے پہلے تاشیم کی دھات کو دیکھا ہوا ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"ہاں کئی بار دیکھا ہے۔ کیوں" ...... سرداور نے حیرت بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے جیب سے وہ انگوٹھی نکالی اور سرداور کی طرف بڑھا دی۔

"دیکھئے کیا یہی تاشیم دھات ہے" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے یہ تو تاشیم ہے" ——— سرداور انگوٹھی میں فٹ دھات کے ٹکڑے کو دیکھ کر اس طرح حیرت زدہ آواز میں بولے جیسے انگوٹھی پر دھات کے ٹکڑے کی بجائے سات بادشاہوں کے خزانے کو اٹھا کر فٹ کر دیا گیا ہو۔

"ہاں بالکل یہی تاشیم ہے اور میرے خیال میں تو ہمارے لئے بحیثیت تحقیقات کے لئے تو اتنا ذخیرہ ہی کافی ہے" ...... سرداور نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو آپ کو مکمل یقین ہے کہ یہ واقعی تاشیم ہے" — عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ تمہیں اس میں شک ہے۔ یہ سو فیصد تاشیم ہے۔ تم نے اس کے اندر حرکت کرتی ہوئی لہریں دیکھی ہیں۔ یہی تاشیم کی واحد نشانی ہے" ——— سرداور نے چونک کر عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس سے پہلے تاشیم کو کبھی نہیں دیکھا۔ صرف اس کے متعلق پڑھا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ تاشیم نہیں ہے" ...... عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھ

"نہیں۔ تمہارا خیال بالکل غلط ہے۔ یہ اصلی تاشیم ہے میں نے آج بے شک اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے لیکن میری آنکھیں دھوکہ نہیں کھا سکتیں" ——— سرداور نے حتمی اور فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں اب آپ کو ریٹائر ہو کر کسی دوسرے کے لئے یہ جگہ خالی کر دینی چاہیے" ——— عمران نے کہا۔ اور سرداور کے چہرے پر یکلخت غصے کے آثار پھیلتے چلے گئے۔

"تم میرے علم کو چیلنج کر رہے ہو عمران۔ تم جانتے ہو کہ میں نے زندگی میں کبھی فخر نہیں کیا لیکن میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے تجربے اور علم جیسا حامل سائنسدان اس وقت روسیاہ اور ایکریمیا کے پاس بھی نہیں ہے" ——— سرداور نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ کا دعویٰ درست ہے۔ اس لئے تو آپ اب تک اس سیٹ پر موجود ہیں لیکن ......" عمران بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا۔

"لیکن کیا" ——— سرداور نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن اب تو آپ کو غصہ زیادہ آنے لگ گیا ہے اور جسے غصہ زیادہ آنے لگ جائے اُسے اعصابی مریض کہتے ہیں اور اعصابی مریض کے لئے ریٹائرمنٹ بے حد ضروری ہو جاتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اب بات مت بدلو۔ مجھے معلوم ہے کہ سائنس میں تمہارا علم بے حد وسیع ہے اور بعض اوقات تم مجھے بھی حیران کر دیتے ہو لیکن اگر تم علی عمران ہو تو میرا نام بھی داور ہے" ...... سرداور کے لہجے میں ابھی تک غصہ موجود تھا۔

"صرف داور نہیں جناب سرداور یعنی ڈبل سر۔ ایک تو آپ کا اپنا اور

دوسرا حکومت کی طرف سے ملتا رہا۔ بہرحال ایک سروار ڈاکٹر علی عمران گزشتہ زمانے کے آپ جیسے دوران سروار بیک وقت کام میں لیتے ہوئے اس دعا ہے پر زور دے غور فرمائیں۔ جہاں تک مرا کا تعلق ہے کہ نشی وحشت میں حرکت کرتے رہے۔ یہ مقالہ بھی لہروں کی طرح شمالاً جنوباً حرکت کرتی ہیں۔ جیسا کہ آپ خود بھی سمجھتے ہیں جو چیز موجود ہے اس کے اندر بہرحال حرکت رہتی ہیں وہ شرقاً غرباً ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سروار جی بری طرح چونک پڑے۔ ان کے چہرے پر یکلخت شدید حیرت کے آثار نمودار ہوئے اور انہوں نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی انگوٹھی کو میز لیمپ کی تیز روشنی میں کر کے غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

"بہرحال تمہاری بات درست ہے۔ یہ لہریں واقعی شرقاً غرباً حرکت کر رہی ہیں لیکن تم نے یہ بات کہاں پڑھی ہے کہ تاشیم کی لہریں شمالاً جنوباً حرکت کرتی ہیں" ——— سروار نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تاشیم پر تحقیقات پر سب سے پہلا تجربہ ڈاکٹر اوبلم نے کیا تھا اور انہوں نے اس پر مقالہ [illegible] تقریباً بیس سال قبل انٹرنیشنل سائنس کانگریس میں پڑھا گیا تھا [illegible] کے لئے نامزد کیا گیا تھا لیکن بعد میں [illegible] موضوع ہے کہ انہیں نوبل انعام نہیں دیا گیا [illegible] انہوں نے اس بات کا اشارہ کیا تھا کہ یہ لہریں بھی [illegible] کی طرح حرکت کرتی ہیں" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے بھی وہ مقالہ پڑھا ہے لیکن میرا خیال ہے یہ بات اس میں شامل نہیں ہے [illegible] تحقیق میں سامنے آئی ہے

سروار نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ مقالہ پڑھنے کے بعد میں پورے چھ ہفتے تک دماغ کی گرہیں کھولتا رہا تھا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن سروار کے چہرے پر شدید الجھن نمایاں تھی۔ انہوں نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مس ڈیزی، لائبریری میں سر اوبلم کا مقالہ تاشیم کے بارے میں تھا جو اٹھائیسویں انٹرنیشنل سائنس کانگریس میں پڑھا گیا تھا۔ وہ مجھے فوراً میرے دفتر آ جائیں" ——— سروار نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔ وہ ایک بار پھر انگوٹھی کو غور سے دیکھ رہے تھے اور عمران دل ہی دل میں یا جی یا قیوم کا ورد کر رہا تھا کہ مقالے میں واقعی یہ بات موجود ہو کیونکہ اسے بھی معمولی سا یاد تھا کہ ایسی بات مقالے میں موجود تھی لیکن پوری طرح یقین اسے بھی نہ تھا۔ مقالہ پڑھے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا تھا اور اس کے بعد سے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔ اس نے تو یہ بات اس لئے کی تھی کہ سروار کا یہ مخصوص فیلڈ ہے اس لئے انہیں معلوم ہو لیکن اب اگر واقعی ڈاکٹر اوبلم کے مقالے میں یہ فقرہ موجود نہ ہوا تو پھر سروار نے اس کا جو حشر کرنا ہے اس کا اسے ابھی سے اندازہ تھا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر عورت ہاتھ میں ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوئی۔

"سر یہ مقالہ" ——— ادھیڑ عمر عورت نے [illegible] کہا۔

"اس [illegible] کیجئے" ——— ادھیڑ عمر عورت نے مقالہ [illegible]

ادھیڑ عمر عورت نے مڑتے ہوئے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں۔ آپ یہاں تشریف رکھیں۔۔۔ صرف ایک بات چیک کرنی ہے۔ پھر آپ اسے واپس لے جائیں" ۔۔۔ سرداور نے کہا اور ادھیڑ عمر عورت سر ہلاتی ہوئی پیچھے ہٹی اور ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔

"دیکھو! کہاں ہے یہ بات" ۔۔۔ سرداور نے مقالے پر جھکی فائل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے ایک بار پھر یا حیی یا قیوم کا ورد کرتے ہوئے فائل انتہائی احتیاط سے کھول کر دیکھنے لگا۔ مقالہ بے حد ضخیم تھا۔ کافی دیر تک صفحے پلٹنے کے بعد اس کی نظریں ایک جگہ جم گئیں اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر مسرت کے آثار ابھر آئے۔

"یہ دیکھئے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے فائل سرداور کی طرف بڑھا دی اور دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کرنا شروع کر دیا۔ اس قدر ضخیم مقالے میں سے اتنی جلدی اس کی مطلوبہ چیز مل جانے پر وہ شکر بھی ادا کر رہا تھا اور ساتھ ہی وہ اسے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم یا حیی یا قیوم کی برکت گردان رہا تھا۔ کیونکہ پہلے بھی سینکڑوں ہزاروں بار وہ اس اسم اعظم کی برکتوں سے فیض اٹھا چکا تھا۔ بڑے بڑے کٹھن اور مشکل مقامات اس نے صرف اسی اسم اعظم کی برکت سے انتہائی حیرت انگیز اور ناقابل یقین انداز میں پار کر لئے تھے یہی وجہ تھی کہ جب وہ کسی سخت مشکل میں پڑتا تو اس کا دل خود بخود اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کا ورد کرنا شروع کر دیتا تھا۔

"تمہاری یادداشت واقعی مجھ سے بہتر ہے عمران!۔۔۔ مقالے میں یہ بات درج ہے کہ ناشیم کی لہریں شمالاً جنوباً حرکت کرتی ہیں اور ان میں موجود مقناطیسی

زرافی کی نسل بنیادی بھی ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ یہ بات میرے ذہن سے کیسے محو ہو گئی" ۔۔۔ سرداور نے ایک طویل سانس لے کر قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اس میں شرمندہ ہونے والی بات نہیں سرداور۔ اگر آپ نے بھی چھ ماہ تک ایک عمر دراز کی گولیاں نہ کھائی ہوتیں تو یقیناً آپ کو بھی یہ بات یاد رہتی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سرداور نے ہنستے ہوئے فائل ادھیڑ عمر عورت کی طرف بڑھا دی۔

"یہ لیجئے۔ اسے واپس لے جائیے" ۔۔۔ سرداور نے خشک لہجے میں کہا اور ادھیڑ عمر عورت نے اثبات میں سر ہلا کر فائل لی اور دروازے کی طرف مڑ گئی۔ لیکن وہ جن نظروں سے عمران اور سرداور کو دیکھ رہی تھی اس کے انداز پر عمران مسکرا دیا کیونکہ وہ اس ادھیڑ عمر انچارج کی حیرت کی وجہ جانتا تھا اس نے شاید زندگی میں پہلی بار سرداور جیسے خشک ترین آدمی کو ہنستے اور مسکراتے دیکھا تھا۔

"ڈاکٹر ادھم نے ناشیم کا بڑا تفصیلی تجزیہ کیا ہے اور اس تجزیے سے ناشیم کی آج کل اخلاقی سائنس میں یہ حیثیت واضح ہے لیکن اب سوچنا یہ ہے کہ یہ دھات جسے ہم ناشیم سمجھ رہے تھے کیا چیز ہے" ۔۔۔ سرداور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے یہ ناشیم گروپ کی ہی کوئی نئی دھات ہو" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صرف لہروں کی سمتوں کا فرق ہے ورنہ یہ ہر لحاظ سے ناشیم ہی ہے۔ اور مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں نے اس بارے میں کہیں پڑھا ہے" ۔۔۔

"کیا نام ہے ان دونوں کا!" سردار نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے چونک کر کہا۔ ان کی فراخ اور ابھری ہوئی پیشانی پر سے تھا آڑی ترچھی لکیریں نمودار ہو گئی تھی۔

"پکی روٹی میں پڑھا ہو گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــ کیا مطلب ہے۔ پکی روٹی کیا مطلب" ـــــ سردار عمران کی بات سن کر بری طرح چونک پڑے۔

"آپ کے زمانے میں شاید علم کا ابتدائی قاعدہ تھا پکی روٹی اور اس کے بعد گلستان بوستان کا سبق شروع ہوتا تھا" ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سردار نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ پکی روٹی کا سبق میں نے اپنی دادی اماں سے پڑھا تھا" ـــــ سردار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ دادی صاحبہ سے۔ پھر تو کچھ زیادہ ہی پک گئی ہو گی روٹی" ـــــ عمران نے جواب دیا اور سردار بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"اچھے ہاں۔ اوہ مذاق کی بات ہے۔ اوہ مجھے یاد آ گیا ویسے تم شاید درست کہہ رہے تھے کہ اب واقعی مجھے ریٹائر ہو جانا چاہیے۔ اگر یہی صورت حال رہا تو مجھے اندھا اس پر سوچنا پڑے گا" ـــــ سردار نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا۔

"لیجئے صاحب۔ وہ تو میں مذاق کر رہا تھا۔ ابھی آپ کی ریٹائرمنٹ کی عمر کہاں۔ ابھی تو صرف جوانی کا دور شروع ہوا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور سردار بے اختیار ہنس پڑے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر پریس کر دیا۔

"سردار" ـــــ دوسری طرف سے کسی ادھیڑ عمر عورت کی آواز سنائی دی۔

"مس رقیہ" ـــــ ڈاکٹر افضل مرحوم کا وہ غیر مکمل شدہ مقالہ لے آئیے۔ فائل نمبر بارہ میں ہو گا" ـــــ سردار نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور سردار نے رسیور رکھ دیا۔

"اب مجھے یاد آ گیا ہے کہ ڈاکٹر افضل مرحوم ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہونے سے قبل ایسے ڈی سکس ریز پر کام کر رہے تھے اور ان کی اچانک موت کے بعد وہ ادھورا مقالہ میں نے بھی پڑھا تھا کہ اگر ہو سکے تو اسے کسی اور سے مکمل کرا دیا جائے لیکن انہوں نے کوئی ریفرنس نہ دیا تھا اور ویسے بھی یہ باقاعدہ مقالہ نہ تھا بلکہ صرف پوائنٹس تھے۔ شاید وہ پوائنٹس کی تکمیل کے بعد وہ باقاعدہ مقالہ لکھتے اور ان میں سے ایک بات سمجھ میں آئی تھی کہ ڈی سکس ریز کو مصنوعی طور پر پیدا کر کے ایک خاص حد تک بڑھایا جا سکتا ہے اور پیرا میڈ حالات میں پابند ہونے کے باوجود ڈی سکس ریز حرکت کرتی رہتی ہیں لیکن ان کی حرکت چونکہ میگنیٹ ہو جاتی ہیں اس لئے ڈی سکس ریز آئندہ کے لئے ناقابل استعمال ہو جاتی ہیں" ـــــ سردار نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران ان کی بات کا جواب دیتا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر عورت ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوئی۔

"اس کی رسید لے لیجئے" ـــــ سردار نے فائل لیتے ہوئے کہا اور مس رقیہ نے سر ہلاتے ہوئے ایک پیڈ ان کی طرف بڑھا دی۔ جس پر سردار نے دستخط کئے اور مس رقیہ واپس چلی گئی۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اب اس کی پیشانی پر سوچ کی شکنیں ابھر آئی تھیں۔ سردار نے فائل کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے لگے یہ ٹائپ شدہ مسودہ تھا۔ فائل ورق الٹ کر

ٹام جیم جیکی سے مل کر ہوٹل ایمبر ٹو سے باہر آیا اور جیسے ہی وہ کار میں بیٹھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت اس کے سر پر عقب سے وار کیا گیا۔ یہ ضرب اس قدر شدید تھی کہ ٹام جیم سنبھل ہی نہ سکا تھا اور اس کے ذہن میں یکلخت اندھیرا چھا گیا تھا ورنہ عام حالات میں ٹام جیم خاصا پھرتیلا اور مضبوط اعصاب کا مالک تھا۔ لیکن ضرب کی شدت نے جیسے اس کی کھوپڑی ہی پھاڑ دی تھی اور پھر جب ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو اس ہال میں ستون کے ساتھ بندھے ہوئے پایا۔ اس کا سر اب بھی درد کی شدت سے پھٹا جا رہا تھا لیکن ہوش میں آنے کے بعد اس نے اپنی قوت ارادی کی بنا پر اپنے آپ کو خاصا سنبھالے رکھا تھا۔ اسے جب ہوش آیا تو اس نے اپنے علاوہ دو اور آدمیوں کو بھی ستونوں سے بندھا ہوا دیکھا تھا لیکن وہ دونوں ہی بیہوش تھے اور پھر انہیں بھی آہستہ آہستہ ہوش آ گیا تھا۔ ٹام جیم ہوش میں آنے کے باوجود نہ سمجھ سکا تھا کہ وہ کہاں ہے اور اسے کس لئے بیہوش کر کے لایا گیا ہے کہ اس وقت ایک

آدمی مشین گن سمیت ہال میں موجود تھا لیکن ٹام جیم اسے نہیں جانتا تھا اور جب اس نے اس سے سوال بھی کیا لیکن اس نے اسے بری طرح جھڑک دیا تو اس کے بعد ٹام جیم خاموش ہو گیا اور اس کے بعد جب جیکی کو وہاں لا کر باندھا گیا تو اس کی الجھن مزید بڑھ گئی۔ لیکن اس کے بعد لارڈ ڈراسن کی آمد کے بعد جو گفتگو ہوئی اس سے ساری صورت حال واضح ہو گئی تھی اور کرنل راک میٹ کی گفتگو سنتے ہی اسے فوری طور پر احساس ہو گیا تھا کہ کرنل راک میٹ واقعی انتہائی ذہین آدمی ہے اور اگر ایکسٹو کو اصل صورت حال کا علم نہ ہوا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے خطرناک صورت حال پیدا ہو جائے گی چنانچہ اس نے فوری طور پر یہاں سے فرار ہونے کا سوچنا شروع کر دیا لیکن اس کے ہاتھ ستون کی پشت پر لے جا کر اس طرح باندھے گئے تھے کہ وہ اپنے بازوؤں کو معمولی سی حرکت بھی نہ دے سکتا تھا۔ لارڈ ڈراسن کے جانے کے بعد جیکی اور اس کے دو ساتھی جو روسیاہی ایجنٹ تھے تا دوش کرتے رہے تھے جبکہ میکس ہاتھ میں مشین گن پکڑے بڑے اطمینان سے ان کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی نظریں ان چاروں پر جمی ہوئی تھیں۔ اور ٹام جیم کو اچھی طرح معلوم تھا کہ جو کچھ ہونا چاہئے جلد از جلد ہو جائے کیونکہ لارڈ ڈراسن شاید انہیں زیادہ وقت نہ دے۔

"میکس۔ کیا بات ہو سکتی ہے۔۔۔" ٹام جیم نے اچانک میکس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم سب جلد ہی لارڈ کی بتائی ہوئی موت کو جا پہنچو گے تو کیا فرق پڑتا ہے مجبوری ہے۔۔۔" میکس نے بڑے فخریہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مر جانا تو ہے ہی میکس۔ لیکن ہمیں یہ تو علم ہونا چاہئے کہ آخر

"تمہیں بھی دھوکا دینے سے منع کیا ہے" ---- جیکی نے کہا اور میکس ہنس پڑا۔

"تمہارے خوبصورت جسم میں مشین گن کا برسٹ مارتے ہوئے مجھے حقیقی خوشی ہو گی جیکی — کیونکہ تم نے مجھے ہمیشہ تڑپایا۔ تم پاس سے ہو کر کسی پینٹری ڈالنا بھی گوارا نہیں کرتی تھیں" —— میکس نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

ٹام جیم اس دوران اپنی انگلیوں کو حرکت دینے میں لگا رہا تھا لیکن گو ایسے انداز میں بندھی ہوئی تھی کہ اس کی انگلیاں بھی بمشکل حرکت کر رہی تھیں۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ وہ اس پوزیشن کو کیسے کنٹرول کرے کہ [illegible] کے دور کرتے ہوئے ذہن میں ایک آئیڈیا ابھرا۔ گو آئیڈیا تو [illegible] رسکی تھا لیکن اب جب کہ موت سامنے نظر آ رہی تھی۔ رسک لینے کے سوا چارہ ہی نہ تھا اس لئے اس نے یکلخت سانس روکا، آنکھیں بند کر کے چہرے پر ایسے تاثرات پیدا کئے کہ جیسے وہ بے ہوش ہو رہا ہو اور اس کے ساتھ ہی وہ ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح فرش پر بیٹھتا چلا گیا۔

"پپ پپ پانی" —— اس نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے کیا ہو رہا ہے تمہیں۔ اوہ تم تو واقعی پانی کے بغیر ہی مر جاؤ گے اور شاید باس نے تم سے کام لینا ہے" —— میکس نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دوڑتا ہوا ہال کے ایک کونے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹام جیم اب فرش پر بیٹھ چکا تھا۔ گو ستون سے اس کے بازو بھی لٹکتے ہوئے پیچھے بندھے تھے۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور چہرہ اس طرح بگڑا ہوا تھا جیسے وہ بے ہوش ہو رہا ہو اور پھر چند لمحوں بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔

"یہ لو ٹھہرو میں پانی تمہارے منہ میں ڈالتا ہوں" —— میکس نے نیچے بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک ہاتھ میں پانی کا گلاس پکڑا ہوا تھا کہ یکلخت ٹام جیم بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا، اور پھر اس سے پہلے کہ میکس اس کے اس طرح اٹھ جانے پر چونکتا یکلخت ٹام جیم کا جسم تیزی سے اوپر کو اچھلا اور اس کی دونوں ٹانگیں میکس کی گردن میں کسی قینچی کی طرح فٹ ہو گئیں۔ میکس نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی ٹانگوں پر کلائیاں [illegible] لیکن ٹام جیم نے اپنے جسم کو ایک جھٹکے سے ستون کی طرف واپس کھینچا۔ چونکہ اس کی ٹانگوں میں میکس کی گردن پھنسی ہوئی تھی اور اس کا سر آگے کی طرف تھا اس لئے اچانک اپنے جسم کو ستون کی طرف کھینچنے کی وجہ سے میکس کا سر ایک دھماکے سے ستون سے ٹکرایا۔ اسی لمحے ٹام جیم نے جسم کو ایک جھٹکے سے ڈھیلا کیا اور ایک بار پھر واپس ستون کی طرف کھینچا اور ایک اور زوردار ٹکر میکس کے سر کو لگی لیکن میکس ان دو ضربات کے باوجود خاصا جاندار ثابت ہوا۔ اس نے ٹام جیم کی ٹانگیں دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر ایک جھٹکے سے گردن چھڑوانی چاہی لیکن ٹام جیم نے ایک اور زوردار ٹکر اسے رسید کی اور اس بار دھماکہ پہلے سے زیادہ زوردار تھا اور پھر میکس کا جسم ڈھیلا پڑتا گیا۔ ٹام جیم کی ٹانگیں اب کسی مشین کی طرح سمٹنے لگیں اور پھر ستون کی طرف آنے میں مصروف ہو گئیں اور چند لمحوں بعد میکس کا جسم گھسٹنے لگا۔ اس کے سر سے خون بہنے لگا تھا۔ ٹام جیم نے ایک ٹانگ ہٹائی اور دوسری ٹانگ سے میکس کے جسم کو پہلو کے بل فرش پر گرا دیا لیکن میکس کا جسم ستون کے بالکل قریب گرا ہوا تھا۔ ٹام جیم تیزی سے گویا بجلی کی سی تیزی سے گول ستون کی وجہ سے گھوم گیا۔ اب اس کا جسم ستون کے دوسری طرف اور بندھے ہوئے ہاتھ میکس کے جسم کی طرف آ گئے تھے اور پھر ٹام جیم پہلے

ہو کر فرش پر بیٹھتا چلا گیا اور اب اس کی انگلیاں میکس کے جسم سے آسانی سے ٹکرانے لگی تھیں۔ اس کی انگلیاں میکس کے جسم پر رینگتی رہیں اور پھر وہ اس کے کوٹ کی اوپر والی چھوٹی جیب میں داخل ہونے میں کامیاب ہو ہی گئیں۔ دوسرے لمحے ایک چھوٹے سے مگر انتہائی تیز دھار کا خنجر ٹام جم کے ہاتھوں میں تھا۔ ٹام جم نے یہ ساری پلاننگ اسی خنجر کے دستے کو کوٹ کی جیب سے اوپر جھانکتے دیکھ کر ہی بنائی تھی۔ خنجر ہاتھ میں آتے ہی ٹام جم نے اسے انگلیوں میں گھمایا اور پھر اس کی دھار کو رسی کی طرف موڑ کر اس نے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے پکڑ کر اسے زور سے دبا کر آگے پیچھے کیا اور چند لمحوں بعد درد کی ایک تیز لہر اس کے پورے جسم میں بجلی کے کرنٹ کی طرح دوڑتی چلی گئی اس کی کلائی زخمی ہو گئی تھی لیکن وہ ہونٹ دبائے تیزی سے خنجر کو دبا کر رگڑتا رہا لیکن رسیاں ابھی تک پوری طرح کٹی نہ تھیں۔ اسی لمحے ہلکی سی کراہ ستون کی دوسری طرف سے سنائی دی اور ساتھ ہی جیکی چیخی۔

"یہ ہوش میں آ رہا ہے ٹام جم" ——— جیکی کی آواز میں بدحواسی سی تھی۔ اور ٹام جم نے اور زیادہ زور سے ہونٹ دبا لیے کیونکہ ابھی تک اس کی کلائیاں اسی طرح مضبوطی سے ایک دوسرے کے ساتھ بندھی ہوئی تھیں البتہ ٹام جم مسلسل اپنے کام میں مصروف تھا۔ اس کی کلائیوں اور انگلیوں سے خون کی دھاریں بہہ رہی تھیں لیکن اس وقت وہ موت اور زندگی کے درمیان پل صراط سے گزر رہا تھا۔

"اوہ ——— اوہ میں اسے گولی سے اڑا دوں گا" ——— میکس کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر ٹام جم کو اس کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی جو اس کرسی کی طرف بڑھ رہا تھا جس پر پانی لینے کے لیے

جاتے ہوئے وہ اپنی مشین گن رکھ گیا تھا اور اب موت واقعی یقینی ہو گئی تھی لیکن عین اسی لمحے اچانک کلائیوں کو جھٹکا لگا اور وہ علیحدہ ہو گئیں۔ ٹام جم بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے اس کے ایک ہاتھ میں موجود خنجر گولی سے بھی زیادہ رفتار سے اڑتا ہوا ٹھیک اسی لمحے میکس کی شہ رگ میں گھستا چلا گیا جب وہ مشین گن اٹھا کر مڑ رہا تھا۔ میکس چیخ مار کر پیچھے کو الٹ گیا اور ٹام جم نے خون رستی کلائیوں کے ساتھ ہی اس پر چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے مشین گن اس کے ہاتھ میں تھی۔ میکس نے پیچھے گردن سے خنجر واپس کھینچ لیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ منہ کے بل کرسی سے نیچے فرش پر گر گیا۔ اس کی گردن سے خون کا فوارہ سا ابلنے لگا تھا اور ٹام جم نے دوسرے لمحے مشین گن کو ہوا میں اچھالا اور پھر کھٹاک کی تیز آواز کے ساتھ مشین گن کا دستہ منہ کے بل گرتے میکس کے سر پر پڑا اور اس کی کھوپڑی درمیان سے چٹک کر رہ گئی اور اس کا پھڑکتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔

"اوہ ——— اوہ ونڈرفل ٹام جم۔ تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو جلدی سے مجھے کھولو" ——— جیکی نے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری مس جیکی۔ ایک منٹ آپ، یہ ایک سنہرا اصول ہے" ——— ٹام جم نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس طرف کو دوڑ پڑا جدھر میز پر وہ پیکٹ پڑا ہوا تھا جس میں نقشے کی نقل تھی۔

"پلیز ٹام جم۔ پلیز فار گاڈ سیک" ——— جیکی نے ہذیانی انداز میں کہا۔ اسی لمحے ٹام جم کو خیال آ گیا کہ وہ اس اڈے کے راستوں سے واقف نہیں ہے اس لیے جیکی کا ساتھ ہونا ضروری ہے ورنہ وہ کہیں بھی پکڑا جا سکتا ہے۔

"ایسے میں یہ تو معلوم نہ رہا تھا کہ جیکی ورنہ تم لوگوں کے بغیر بھی یہیں جا سکتا تھا" ——— ٹام ہم نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر میکس کے ہاتھ سے نکل کر فرش پر پڑا ہوا خون آلود خنجر اٹھا لیا۔ چند لمحوں بعد نہ صرف جیکی بلکہ اس کے دونوں ساتھی بھی آزاد ہو چکے تھے۔

"اب یہاں سے نکلنے کی ذمہ داری تمہاری" ——— ٹام ہم نے کہا۔

"میرے پیچھے آؤ جلدی کرو" ——— جیکی نے مڑ کر چلتے ہوئے کہا اور جلدی سے ہال کی اندرونی دیوار میں موجود ایک دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ ٹام ہم اور جیکی کے دونوں ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ دروازہ کھول کر وہ ایک راہداری میں آئے اور پھر راہداری میں دوڑتے ہوئے وہ ایک اور کمرے میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد تو جیسے کمروں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ وہ مسلسل ایک کمرے سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے میں سے گزرتے ہوئے آخر کار ایک برآمدے میں پہنچ گئے۔ اس کے سامنے ایک خاصا بڑا میدان تھا جس کے بعد قلعہ نما دیوار اور اس میں موجود لوہے کا ایک چھوٹا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ نجانے جیکی انہیں کس طرف سے لے آئی تھی کہ یہاں تک آ جانے کے باوجود ابھی تک ان سے کوئی آدمی نہ ٹکرایا تھا۔ وہ میدان کراس کر کے ایک لمحے میں اس دروازے تک پہنچ گئے اور پھر دروازہ کھول کر جب وہ باہر نکلے تو وہ ایک بڑے سے گراسی میدان میں پہنچ گئے تھے جس کے کناروں پر گھنے درخت تھے۔

"یہ لارڈ کا گولف کھیلنے کا میدان ہے۔ اس کی شمالی سمت میں گیراج ہیں وہاں سے ہم کار حاصل کر سکتے ہیں جلدی کرو" جیکی نے کہا اور وہ سب پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتے ہوئے ان درختوں کے پیچھے گول دائرے میں بھاگتے ہوئے شمالی سمت کی طرف بڑھتے گئے اور پھر واقعی وہ ایک ایسی عمارت میں پہنچ گئے جس میں چاروں طرف کے قریب بڑے بڑے گیراج بنے ہوئے تھے۔ ہر گیراج میں کسی نہ کسی مشہور کمپنی کی شاندار کار موجود تھی۔

"لیکن ہم نکلیں گے کہاں سے" ——— ٹام ہم نے جیکی کے پیچھے ایک گیراج میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی ہو جائے گا بیٹھو اس کیڈلک میں بیٹھو" ——— جیکی نے کہا اور اس کے دونوں ساتھی تو عقبی سیٹ پر بیٹھے جب کہ جیکی نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور ٹام ہم اس کے ساتھ سائیڈ پر بیٹھ گیا۔ مشین گن ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی۔ جیکی نے کار میں بیٹھتے ہی اس کے سٹیرنگ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک ڈھکن سا کھینچا اس کی سائیڈ پریس کر کے اس نے اسے کھولا تو اس کے اندر چھوٹے چھوٹے کیپسول نما ٹرانسمیٹر جو مختلف رنگوں کے تھے ایک خوبصورت ترتیب سے موجود تھے۔ جیکی نے ایک ٹرانسمیٹر کے دونوں سروں پر موجود تاروں کو توڑا اور پھر دوسرے کیپسول کا بھی اس نے یہی حشر کیا اور پھر اس کی انگلیاں برق رفتاری سے چاروں تاروں کو آپس میں جوڑنے لگیں دوسرے لمحے نہ صرف کار سٹارٹ ہو گئی بلکہ جس طرف اس کا منہ تھا ادھر موجود دیوار بھی خود بخود درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی تھی اور جیکی نے تیزی سے کیڈلک کار گیراج سے باہر نکالی اور پھر اسے بائیں طرف موڑ کر وہ ایک پختہ سڑک پر سے گھماتی آگے بڑھتی گئی۔ سڑک ایک قوس کی صورت میں گھومتی ہوئی عمارت کی سائیڈ سے ہوتی ہوئی آگے جا رہی تھی۔

"مشین گن تیار رکھنا شاید ضرورت پڑ جائے" ——— جیکی نے سرگوشی

کرتے ہوئے کہا اور ٹام جم یکلخت چوکنا ہو گیا۔ عمارت کے اختتام پر کار تیزی سے گھومی اور پھر ایک لکڑی کے بڑے پھاٹک کی طرف بڑھنے لگی جس کی سائیڈ میں ایک مسلح دربان موجود تھا۔ پھاٹک ابھی کچھ دور تھا کہ جیکی نے ہارن بجایا اور وہ دربان تیزی سے پھاٹک کے سائیڈ ستون کی طرف بڑھا اور اس نے شاید کسی بٹن کو دبا دیا تھا کہ جب تک کار پھاٹک تک پہنچی پھاٹک میکانکی انداز میں خود بخود کھلتا چلا گیا۔ پھاٹک کے درمیان سے جب کار گزرنے لگی تو اس دربان نے باقاعدہ جیکی کو سلام بھی کیا۔ جیکی نے سر ہلا دیا اور کار ایک زناٹے سے باہر نکلی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی گئی۔ تھوڑی دیر بعد کار نارفوک جانے والی بڑی شاہراہ پر پہنچ گئی۔

"اوہ۔ اس بار تو موت سے بال بال بچے لیکن ٹام جم تم نے اس نسخے کی کاپی اڑا لی تھی ناں، اب وہ کاپی میرے ساتھیوں کو دے دو" —— جیکی نے کار کی رفتار آہستہ کرتے ہوئے کہا۔

"کون سی کاپی" —— ٹام جم نے چونکتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ پوری طرح چوکنا ہو گیا تھا۔ اس نے جیکی کو صرف اس لیے ساتھ لے لیا تھا کہ اس کی مدد کے بغیر اس کا لارڈ ہاؤس سے باہر نکلنا ناممکن تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی وہ کسی محفوظ جگہ پر پہنچیں گے اس کے بعد صورت حال یکلخت بدل جائے گی۔

"وہ پیکٹ جو تمہاری جیب میں ہے۔ دیکھو ٹام جم تم نے جس ذہانت سے اس میکس کا خاتمہ کر کے اپنے آپ کو چھڑایا ہے اس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے ورنہ تمہاری لاش وہیں میکس کے ساتھ ہی پڑی رہتی میں تمہارے

نتیجہ صرف اتنی ہمدردی کر سکتی ہوں کہ تم وہ پیکٹ میرے آدمیوں کو دے دو اور میں تمہیں زندہ سلامت یہیں اتار دوں گی۔ ورنہ —— " جیکی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم نے شاید مشین گن کا رخ نہیں دیکھا کہ وہ کس کی طرف ہے اور صرف ٹریگر دبانے کی دیر ہے" —— ٹام جم نے بڑے مطمئن انداز میں کہا وہ اب کار کے دروازے کی طرف مڑا ہوا تھا اور اس کا رخ جیکی کی طرف تھا۔

"اوہ تم اس مشین گن کی وجہ سے مطمئن ہو میرا لیون کی طرف تو تم نے دیکھا ہی نہیں" —— جیکی نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا اور ٹام جم نے اضطراری طور پر تیزی سے عقبی سیٹ کی طرف گردن گھمائی ہی تھی کہ یکلخت جیکی کا ایک ہاتھ پوری قوت سے مشین گن کی نال پر پڑا اور مشین گن ٹام جم کے ہاتھوں سے چھٹ کر اڑتی ہوئی جیکی کی سائیڈ کھڑکی سے نکل کر باہر سڑک پر جا گری اور اسی لمحے عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ایک آدمی کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور ٹام جم کا سر سیٹ سے جیسے چپک سا گیا۔ اس کی گردن کے گرد باریک تار سی ڈال دی گئی اور ٹام جم کی آنکھوں میں جیسے رنگ برنگے ستارے ناچنے لگے۔

"لے لو — لے لو مجھے مت مارو" —— ٹام جم نے خرخراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"مارا کہاں ہے صرف بے بس کیا ہے ورنہ تو یہ تار تمہاری گردن کو اس طرح کاٹ سکتا ہے جیسے تار سے صابن کٹتا ہے" —— جیکی نے

قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے کار کا رُخ بدلا اور اسے تیزی سے سڑک سے اتار کر درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف لے جاتی گئی۔ ٹام جم کا پورا جسم جیسے مفلوج سا ہو کر رہ گیا تھا اور سڑک سے نیچے اترنے کی وجہ سے چونکہ کار کو جھٹکے لگ رہے تھے اور پھر جھٹکے سے باریک تار اس کی گردن میں اندر اترتا جاتی تھی اور پھر ٹام جم کی آنکھوں کے سامنے گہرا اندھیرا سا چھا گیا لیکن دوسرے لمحے جیسے بم پھٹنے کا دھماکہ ہوتا ہے اسی طرح اس کے ذہن میں دھماکہ ہوا اور اس کا شعور جاگ اٹھا۔

"اس زندگی کو میری طرف سے انعام سمجھو۔ ٹام جم تم نے ہمیں بچا کر جو احسان کیا ہے وہ میں نے اتار دیا ہے" ـــــ جیکی کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی اور ٹام جم جو زمین پر گرا ہوا تھا، جلدی سے اٹھا لیکن بے اختیار اس کے دونوں ہاتھ گردن پر جم گئے جہاں تار سے بننے والا گہرا گھاؤ ابھی تک موجود تھا جس سے خون مسلسل نکل رہا تھا اسے کار سے نیچے دھکیل دیا گیا تھا اور شاید یہ کار سے نیچے گرنے کا ہی دھماکہ تھا جس کی وجہ سے اس کے ذہن پر چھا جانے والا اندھیرا دور ہو گیا تھا۔ سائیں کی آواز کے ساتھ ہی کار اس کے قریب سے گزرتی ہوئی آگے بڑھ گئی اور ٹام جم گردن پکڑے اور ہونٹ بھینچے وہیں زمین پر بیٹھا رہ گیا پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور مکمل طور پر بیدار ہوا۔ اور پہلا خیال جو اس کے ذہن میں آیا وہ گردن کے زخم سے نکلنے والے خون کو روکنا تھا۔ اس کی کلائی اور انگلیاں بھی زخمی تھیں لیکن وہ زخم صرف کھال کی حد تک تھا اس لئے بہنے والا خون رک گیا تھا البتہ گردن کی سائیڈ پر خاصا گہرا زخم آیا تھا۔ ٹام جم نے جلدی سے زمین پر موجود گھاس ہاتھوں سے اکھیڑی اور پھر اسے گردن کے زخم پر ملنے لگا۔ اس کا پورا جسم

کسی پکے ہوئے پھوڑے کی طرح دُکھ رہا تھا۔ سر گردن کے زخم کی وجہ سے بڑھا ہو گیا تھا۔ مسلسل گھاس ملنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ خون رکتا گیا اور جب انگلیوں پر محسوس ہونے والی چپچپاہٹ ختم ہو گئی تو ٹام جم ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنا کوٹ اتارا اور پھر قمیص کو پشت پر سے پھاڑ کر اس نے اسے لمبے لمبے ٹکڑوں میں تبدیل کیا۔ گردن کے زخم پر کچھ گھاس رکھ کر اس نے پٹی سے باندھ دیا اور پھر کپڑے کے دوسرے ٹکڑے اس نے پٹی کی صورت میں اپنی کلائی پر باندھے اس طرح وہ کم از کم پولیس کے ہاتھ چڑھنے سے بچ سکتا تھا۔ اگر پولیس کو گردن کا زخم نظر آ جاتا تو پھر یقیناً اسے پہلے تو ہسپتال لے جایا جاتا لیکن ساتھ ہی اس سے پوچھ گچھ کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو جاتا اور وہ جانتا تھا کہ ناراگوے کی پولیس لارڈ ڈراسن کی پروردہ ہے۔ اس لئے پولیس کے ہاتھ میں جانے کا مطلب دوبارہ لارڈ ڈراسن کے ہتھے چڑھنا تھا اور کم از کم ابھی وہ نہ چاہتا تھا۔ اس کے کوٹ اور قمیص کے کالر بھی خون آلود تھے لیکن اس نے ان پر مٹی مل کر اس طرح کر دیا کہ وہ پہلی نظر میں خون کی حیثیت سے نہ پہچانے جا سکتے تھے ایسا لگنے لگا تھا جیسے ان پر کیچڑ لگا ہوا ہو پھر کوٹ پہن کر وہ کراہتا ہوا اٹھا اور لڑکھڑانے والے انداز میں سڑک کی طرف بڑھنے لگا۔ کوٹ کی وہ جیب پہلے ہی چیک کر چکا تھا جس میں وہ پیکٹ تھا اور اس کی یہ حرکت واقعی بیکار نہ تھی۔ ظاہر ہے جیکی وہ نقشہ حاصل کئے بغیر اسے کار سے باہر کیسے پھینک سکتی تھی۔ بہرحال یہ بھی جیکی کا احسان تھا کہ وہ زندہ تھا ورنہ جس طرح انہوں نے اس پر قابو پایا تھا اس کا قتل ہو جانا یقینی تھا۔ جیکی اور اس کے ساتھی واقعی اس سے زیادہ تیز رفتار

شاطر ہوتے تھے کہ اس نے اپنے آپ کو چھڑانے اور ٹیکسی کے قافلے تک ذہانت اور انتہائی پھرتی کا مظاہرہ کیا تھا لیکن بعد میں وہ جلکی اور اس کے ساتھیوں سے نہ بچ پانے پر مجبور ہو گیا تھا۔

وہ لڑکھڑاتا ہوا سڑک کی طرف بڑھتا گیا اور پھر جیسے ہی وہ سڑک پر پہنچا اسے دور سے ایک سرخ رنگ کی کار آتی دکھائی دی۔ ٹام جم نے اپنی زخمی بند کر کے انگوٹھا اٹھایا اور کار والے سے لفٹ مانگنے کا اشارہ کیا۔ تیز رفتاری سے آتی ہوئی کار آہستہ ہونے لگی اور چند لمحوں بعد اس کے قریب آ کر رک گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک خوبصورت لڑکی موجود تھی۔

"اوہ تم تو خاصے زخمی ہو۔ بیٹھ جاؤ" — لڑکی نے ٹام جم کی طرف والا دروازہ کھولتے ہوئے ہمدردانہ لہجے میں کہا اور ٹام جم شکریہ ادا کرتے ہوئے سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ لڑکی کار میں اکیلی تھی۔

"کیا ہوا تمہیں۔ اوہ تمہاری حالت تو بے حد خراب ہے" — لڑکی نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں مس — —" ٹام جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"روزی۔ — میرا نام روزی ہے میں نارک جا رہی ہوں" — لڑکی نے جلدی سے کہا۔ کار البتہ اس نے آگے بڑھا دی تھی۔

"مس روزی لفٹ دینے کے لئے بے حد مشکور ہوں۔ دراصل میں یہاں کاروں کے بزنس کے سلسلے میں آیا تھا اور کچھ لوگوں کو یہ علم ہو گیا کہ میرے پاس بھاری رقم ہے وہ مجھے نایاب کار دکھانے کے بہانے یہاں لے آئے اور پھر بس یوں سمجھئے کہ زندگی تھی کہ بچ گیا ورنہ وہ اپنی طرف سے مجھے مردہ سمجھ کر ہی پھینک گئے تھے" — ٹام جم نے کہا۔

"اوہ پھر تو آپ کو پولیس میں رپورٹ کرنی چاہیئے" — لڑکی نے چونک کر کہا۔

"نہیں مس روزی۔ اس رقم سے میری جان زیادہ قیمتی ہے پولیس میں رپورٹ کرنے کا مطلب ہے کہ مجھے کسی بھی جگہ گڑبڑوں سے بھگتنا پڑ سکتا ہے آپ ازراہ کرم مجھے نارک تک لفٹ دے دیں میں آپ کا بے حد مشکور ہوں گا" — ٹام جم نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے لیکن مسٹر" ...... — روزی نے کہا۔

"فریڈ" — ٹام جم نے اپنا فرضی نام بتاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فریڈ میرے خیال میں آپ کو پہلے ہسپتال جانا چاہیئے" — لڑکی نے کہا۔

"نہیں میں صرف نارک پہنچنا چاہتا ہوں میں وہاں پہنچ کر اپنے آپ کو پوری طرح محفوظ سمجھوں گا" — ٹام جم نے کہا اور لڑکی نے سر ہلا دیا۔

ٹام جم نے تشکر کے ساتھ سر لٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ سردی کی وجہ سے کار کے شیشے بند تھے اور ٹام جم نے دیکھ لیا تھا کہ شیشے کلرڈ تھے جن میں سے باہر سے نہ دیکھا جا سکتا تھا اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

لارڈ ڈراکن نہایت اضطرابی کیفیت میں اپنے دفتر نما کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر غیظ و غضب کے آثار نمایاں تھے۔ اسے میکس کی موت اور قیدیوں کے فرار ہونے کی خبر مل چکی تھی اور اس نے ورکی اور سپر فائٹرز کو ان کے خاتمے کے لئے حکم دے دیا تھا لیکن کافی دیر گزر جانے کے باوجود ابھی تک ان میں سے کسی کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آئی تھی۔

ایک طرف کرسی پر کرنل راک ہیڈ بھی موجود تھا۔ ان کا چہرہ بھی بجھا ہوا تھا کیونکہ نقشے کی کاپی بھی ساتھ غائب تھی اور اگر نقشے کی یہ کاپی روسیاہ پہنچ جاتی تو یقیناً ان کی ساری پلاننگ یکسر فیل ہو کر رہ جاتی جو انہوں نے کئی مہینے تک مسلسل مغز ماری کرنے کے بعد تیار کی تھی۔

"کاش میں تمہاری بات سن کر رک نہ جاتا کرنل، تو یہ واقعہ پیش نہ آتا اور اس وقت تک ان کی لاشیں کسی ویرانے میں پڑی ہوتیں" ـــــ لارڈ ڈراکن نے انتہائی غضیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اپنے آدمیوں کی کمزوری میرے سر مت ڈالو لارڈ۔ وہ لوگ ستونوں سے بندھے ہوئے تھے اور تمہارے آدمی کے پاس مشین گن تھی اس کے باوجود تمہارا آدمی مردہ پڑا ہوا ہے اور وہ لوگ فرار ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے تو تمہیں کہا تھا کہ وہ نقشے کی کاپی تم وہیں میز پر ہی چھوڑ دو" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے بھی تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری کرنل، تمہاری بات درست ہے لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ میکس تو انتہائی ہوشیار آدمی تھا" ـــــ لارڈ ڈراکن نے کہا۔

"بس کسی نہ کسی طرح بہرحال یہ سب کچھ ہو گیا ہے" ـــــ کرنل نے جواب دیا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور ورکی اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا" ـــــ لارڈ ڈراکسن نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ ٹام جم نہیں مل سکا البتہ جیکی اور راکسن کے دونوں ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور نقشے کی کاپی والا پیکٹ بھی جیکی کے پاس سے مل گیا ہے۔ انہوں نے یہ حماقت کی تھی کہ وہ آپ کی کیڈلک میں نارک جا رہے تھے کہ ہمیں ایک پٹرول پمپ والے نے بتا دیا اور اس کے بعد مخصوص سیلی کا پٹرول کو حرکت میں لایا گیا۔ اس طرح ان تینوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ سپر فائٹرز ان کی لاشیں اور نقشے کی کاپی لے آ رہے ہیں۔ ٹام جم کی تلاش جاری ہے۔ نارک میں اس کے سب ٹھکانوں کی نگرانی کا حکم دے دیا گیا ہے" ـــــ ورکی نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا اور لارڈ ڈراکن اور کرنل دونوں کے چہروں پر چمک سی ابھر آئی۔

"ویری گڈ لارڈ تمہاری تنظیم واقعی بے حد تیز رفتار ہے" ـــــ

کرنل نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ بھی مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے کاپی مجھے بھجوا دو اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دو۔ اور سنو تمام لوگوں کو خبردار کر دو کہ وہ پوری طرح ہوشیار رہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جیکی کا باس اس نقشے کی خاطر ہم پر براہ راست حملہ کر دے اور جیکی کی موت بھی مجھے ہر قیمت پر چاہیے" ۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے وکی کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔۔ وکی نے سر جھکا کر جواب دیا اور پھر واپس چلا گیا۔

"اب ہم اپنے مشن پر عمل کر سکتے ہیں" ۔۔۔۔ کرنل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جیکی کے باس کو یقین دلانے کے لیے کہ جو نقشہ ہمارے پاس ہے وہ غلط ہے ہمیں فوراً پاکیشیا پہنچ جانا چاہیے اس طرح پاکیشیا اور روسیاہ دونوں ہی الجھ جائیں گے" ۔۔۔۔ لارڈ نے اب قدرے اطمینان بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ نواب اور اس کی بیٹیاں تو مر چکی ہیں اب ہم وہاں جا کر کیا کریں گے۔ کس طرح یہ مشن مکمل کریں گے" ۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کے لیے ضروری ہے کہ تم وہاں کوئی آدمی بھیجو جو جا کر وہاں صورت حال کے بارے میں ہمیں مکمل رپورٹ دے کہ کام ہم جس کی خاطر کر رہا ہے وہ کون لوگ ہیں ان کے ساتھ جھگڑا ہی انہیں اور روسیاہ کو الجھا سکے گا" ۔۔۔۔ کرنل راک میڈ نے جواب دیا۔

"وہ نمبر دو میرا خیال ہے میں یہیں بیٹھے معلوم کر سکتا ہوں۔ پاکیشیا کا ایک [illegible] دار میرا اچھا دوست ہے۔ اس کا کوئی عزیز یہاں نارگو میں رہتا تھا۔ یہاں اس کا معاملہ الجھ گیا اسے کسی نے میرے متعلق بتایا تو وہ میرے پاس آ گیا۔ میں نے اسے اجنبی سمجھ کر اس کا کام کرا دیا۔ وہ میرا بہت ممنون ہوا اور اس کے بعد بھی وہ جب بھی ایکریمیا آتا ہے مجھے سلام کرنے ضرور آتا ہے" ۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دراز کھول کر اس میں سے ایک ڈائری نکال کر اس کے ورق الٹنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا تو دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی یہ اس کے ذاتی ایکسچینج آپریٹر کی آواز تھی۔

"یس باس" ۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

"ایک نمبر نوٹ کرو" ۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا اور پھر اس نے ڈائری دیکھ کر ایک نمبر دوہرا دیا۔

"یس باس" ۔۔۔۔ آپریٹر نے کہا۔

"یہ نمبر پاکیشیا کے دارالحکومت کا ہے۔ یہ نمبر وہاں کے کسی اہم عہدے پر فائز شخص الف۔ بی۔ سلطان کا ہے تم پہلے پاکیشیا ایکسچینج سے معلوم کرو کہ یہ نمبر واقعی الف۔ بی۔ سلطان نامی آدمی کا ہے یا نہیں اور یہ نمبر اس کے گھر کا ہے یا دفتر کا۔ اور وہ کس عہدے پر ہے۔ یہ ساری معلومات حاصل کر کے مجھے بتاؤ۔ میرے حکم سے پہلے اس سے رابطہ نہ کیا جائے" ۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا اور لارڈ ڈراسن نے رسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور وکی اندر داخل ہوا۔

"باس، ٹام جم کو بھی ختم کر دیا گیا ہے وہ نارک پہنچنے سے پہلے اجیرا تھیچے میں مل گیا۔ وہ وہاں سے کسی کو فون کر رہا تھا کہ اسے گھیر لیا گیا اور پھر اسے گولی مار دی گئی ہے" ـــــ وکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کسے فون کر رہا تھا" ـــــ لارڈ ڈراسن نے چونک کر پوچھا۔

"یہ تو معلوم نہیں ہو سکا جناب" ـــــ وکی نے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور وکی سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد ریسیور کی گھنٹی بجی اور لارڈ ڈراسن نے ریسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ لارڈ ڈراسن نے انتہائی تحکمانہ انداز میں کہا۔

"باس، آپ نے جو نمبر لکھوایا ہے وہ الیف اے سلطان کے گھر کا نمبر ہے الیف اے سلطان وزارت خارجہ میں سیکشن آفیسر ہے اور اس وقت اپنے گھر میں موجود ہے" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اس سے کال ملاؤ" ـــــ لارڈ ڈراسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"وزارت خارجہ کے سیکشن آفیسر کو بھلا کیا معلوم ہو سکتا ہے اس بارے میں" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ معلومات تو حاصل کر سکتا ہے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے جواب دیا اور کرنل راک ہیڈ نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور لارڈ ڈراسن نے

ریسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ لارڈ ڈراسن نے سخت لہجے میں کہا۔

"الیف۔ اے سلطان لائن پر ہیں بات کیجیے" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ کون بول رہا ہے" ـــــ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آپ الیف اے سلطان بول رہے ہیں" ـــــ لارڈ ڈراسن نے باوقار لیکن نرم لہجے میں کہا۔

"بالکل میں الیف اے سلطان بول رہا ہوں آپ کون صاحب ہیں" ـــــ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں ناراگو سے لارڈ ڈراسن بات کر رہا ہوں" ـــــ لارڈ ڈراسن نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ ـــ آپ جناب آپ لارڈ ڈراسن ـــ اوہ یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ آپ نے مجھے یاد فرمایا ہے" ـــــ الیف۔ اے سلطان کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ اور ممنونانہ ہو گیا۔

"شکریہ، مسٹر الیف۔ اے سلطان! میں نے آپ کو ایک خاص مقصد سے فون کیا ہے آپ پاکیشیا کے نواب شان الدولہ صاحب سے واقف ہیں" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"نواب شان الدولہ۔ جی ہاں بالکل، پہلے تو واقف نہ تھا لیکن گذشتہ تین چار دنوں سے واقف ہوا ہوں۔ وہ قتل کر دیئے گئے ہیں" ـــــ الیف۔ اے سلطان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ ہمیں یہی اطلاع ملی ہے وہ ہمارے دیرینہ دوست تھے ان کی دو بیٹیاں بھی تھیں ان کا کوئی پتہ آپ کو معلوم ہو تاکہ ہم ان سے اپنے دوست کی تعزیت کر سکیں" ـــــ لارڈ ڈراسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ سر ان کی ایک بیٹی تو ساتھ ہی قتل ہو گئی تھی جبکہ دوسری باوجود شدید زخمی ہونے کے بچ گئی ہے اس کا نام شاید ماہ جبیں ہے لیکن ابھی تک وہ ہسپتال میں ہے۔ ہمارے سیکرٹری خارجہ سر سلطان آج صبح ہی اس سے ملاقات کے لئے گئے تھے تو میں ان کے ساتھ گیا تھا۔ اب وہ پہلے کی نسبت خاصی بہتر ہیں" ـــــ الیف ای سلطان نے جواب دیا اور لارڈ ڈراسن ماہ جبیں کے بچ جانے کی اطلاع پا کر بری طرح چونک پڑا۔

"وہ کس ہسپتال میں ہیں" ـــــ لارڈ ڈراسن نے پوچھا۔

"جی وہ یہاں کے سپیشل سروسز ہسپتال کے سپیشل وارڈ کے کمرہ نمبر آٹھ میں ہیں۔ نواب شان الدولہ صاحب ہمارے وزیر اعظم صاحب کے رشتہ دار تھے اس لئے جناب سر سلطان سیکرٹری خارجہ بھی ان کی عیادت کے لئے گئے تھے" ـــــ الیف۔ ای سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو خیر ان کے بارے میں بھی معلوم ہو گیا ہو گا کیونکہ تفتیش ہائی لیول پر ہو رہی ہو گی" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"تفتیش کا تو مجھے پتہ نہیں البتہ اتنا معلوم ہے کہ پہلے ان کا کیس، انٹیلی جینس کے پاس تھا لیکن پھر اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو منتقل کر دیا گیا ہے اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ ان کا قتل کسی انتہائی قیمتی اور کم یاب ہاتھی کی وجہ سے ہوا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران صاحب اس سلسلہ میں کئی بار سیکرٹری خارجہ صاحب سے ملنے آئے ہیں" ـــــ الیف۔ ای

سلطان پوری تفصیل سے معلومات مہیا کر رہے تھے۔

"علی عمران صاحب کون ہیں" ـــــ لارڈ ڈراسن نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ جناب بظاہر تو ایک احمق سا نوجوان ہے۔ ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جینس سر رحمان کا لڑکا ہے لیکن وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور جناب وہ اپنے کارناموں کے سلسلہ میں بڑا مشہور ہے ہمارے سیکرٹری سر سلطان صاحب بھی اس کی بے حد تعریف کرتے رہتے ہیں۔ جناب پاکیشیا سیکرٹ سروس وزارت خارجہ کے انڈر کام کرتی ہے اور سر سلطان صاحب ہی انہیں ڈیل کرتے ہیں ویسے میری ان علی عمران صاحب سے تفصیلی ملاقات تو نہیں ہے لیکن ایک دو بار جو بات چیت ہوئی ہے اس سے وہ انتہائی احمق اور مسخرہ ٹائپ آدمی لگتا ہے لیکن اس کے باوجود سر سلطان صاحب ان کی تعریفیں کرتے ہیں۔ میرے خیال میں وہی اس کیس کی تفتیش کر رہا ہے" الیف ای سلطان نے کہا۔

"آپ کو ان علی عمران صاحب کی رہائش گاہ کا علم ہے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"جی وہ کسی فلیٹ میں رہتا ہے۔ میرے خیال میں کنگ روڈ پر یہ فلیٹ ہے نمبر کا مجھے علم نہیں ہے" ـــــ الیف۔ ای سلطان نے جواب دیا۔

"اچھا آپ اب ہمیں بتائیں کہ ہم نواب صاحب کی بیٹی سے ان کے والد کی تعزیت کیسے کریں کیا آپ کو ہسپتال کا فون نمبر معلوم ہے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"جی نہیں۔ نمبر تو معلوم نہیں ہے۔ ویسے کل ڈاکٹر صاحب بتا رہے تھے کہ ماہ جبیں صاحبہ ایک دو روز میں ہسپتال سے ریلیز ہو جائیں گی" الیف۔ ای سلطان نے کہا۔

"اوہ گڈ۔ پھر تو وہ واپس اپنے محل جائیں گی وہاں کا نمبر مجھے معلوم ہے۔ اچھا شکریہ، آپ کو تکلیف ہوئی"۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب! تکلیف کیسی آپ کے مجھ پر بڑے احسانات ہیں اور ویسے بھی آپ بہت بڑے آدمی ہیں آپ کا فون میرے لئے اعزاز کی حیثیت رکھتا ہے۔ میں خادم ہوں جناب۔ میرے لائق کوئی بھی خدمت ہو تو بلا تکلف فرما دیا کیجئے"۔۔۔۔ الیف۔ ای سلطان نے جواب دیا۔

"اوہ ایسی کوئی بات نہیں۔ تھینک یو ویری مچ۔ گڈ بائی"۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو لارڈ شان الدولہ کی ایک بیٹی زندہ ہے"۔۔۔۔ کرسی پر بیٹھے ہوئے کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"ہاں ایک تو وہ زندہ ہے دوسرا کوئی احمق آدمی علی عمران نامی بھی سامنے آگیا ہے اب ہم ان دونوں پر چھاپہ مار کر ان سے اصل نقشے کے بارے میں پوچھ گچھ کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بالکل اس طرح بات لازماً اٹھے گی اور روسیاہ ایجنٹوں کو بھی معلوم ہو جائے گا اور ظاہر ہے اصل نقشہ تو ملتا نہیں اس لئے بظاہر ہم ناکام ہو کر واپس آ جائیں گے اور روسیاہی ایجنٹ ان کے پیچھے بھاگتے رہیں گے"۔۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں سے جاتے ہوئے اس بات کو باقاعدہ اچھالوں گا کہ ہم کس

مشن پر جا رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ایک اور آئیڈیا بھی میرے ذہن میں آیا ہے ہم وہ ڈائری جو نواب شان الدولہ کی ہے ساتھ لے جائیں گے البتہ اس میں نقشے والا صفحہ بدل دیا جائے گا اور اصل نقشے کی جگہ غلط نقشہ لگا دیا جائے گا۔ ہم وہ ڈائری بھی وہیں چھوڑ آئیں گے اس طرح روسیاہی ایجنٹوں کو پوری طرح یقین آ جائے گا کہ واقعی ہم ناکام ہو گئے ہیں اور وہ ہمیشہ کے لئے ہمارا پیچھا چھوڑ دیں گے"۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"تو کیا تم خود وہاں جاؤ گے"۔۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں"۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے چونک کر پوچھا۔

"میرا خیال ہے تمہارا وہاں جانا مناسب نہیں ہے تم نے اس نواب شان الدولہ کو فون کیا تھا اور اسے دھمکیاں دی تھیں اور پھر وہ لڑکی یہاں بھی آ چکی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ شک ہو جائے کہ نواب شان الدولہ کے قتل میں ہم ملوث ہیں۔ کرنل راک ہیڈ نے کہا اور لارڈ ڈراسن حیرت بھرے انداز میں کرنل کو دیکھنے لگا۔

"تم بعض وقت تو انتہائی عقلمندانہ باتیں کرتے ہو اور بعض وقت انتہائی احمقانہ ٹام جم پاکیشیا کا ایجنٹ تھا اس کا ہمارے پاس آنا، جیکی سے ملنا اور پھر ختم ہو جانا یہ بات ظاہر کرتا ہے کہ پاکیشیا والوں کو پہلے سے شک ہے کہ ہم اس واردات میں ملوث ہیں اور پھر روسیاہ والوں کو تو تفصیل سے معلوم ہے اور پھر ہم نے وہاں جا کر اصل نقشے کی ہی بات کرنی ہے اس کے باوجود بھی تمہاری یہ بات"۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ، میرا مطلب اور تھا لارڈ ڈراسن۔ پاکیشیائی لوگ انتہائی حد تک انتقام پسند اور کینہ پرور ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ نواب شان الدولہ کے قتل کا انتقام لینے تمہارے پیچھے پڑ جائیں اس لئے میں نے کہا تھا کہ تمہارا خود وہاں جانا ٹھیک نہیں ہے تم اپنے گروپ کو بھیج دو" ــــــ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"تو تم سمجھ رہے ہو کہ وہ حقیر پاکیشیائی مجھ سے انتقام لے لیں گے" ــــــ لارڈ ڈراسن نے بڑے طنزیہ انداز میں قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

"میرا تو یہی خیال تھا آگے تمہاری مرضی" ــــــ کرنل راک ہیڈ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لارڈ ڈراسن کے ہاتھ بہت لمبے ہیں کرنل۔ تم سمجھ رہے ہو کہ یہ چار سپر فائٹرز اور روکی وغیرہ ہی صرف میرے ماتحت ہیں یہ بات نہیں ہے میں نے خفیہ طور پر انتہائی طاقتور تنظیم بنائی ہوئی ہے جس کی جڑیں پوری ایکریمیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ میں چاہوں تو پورے پاکیشیا کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں ویسے تمہاری بات سن کر ایک اور پہلو میرے ذہن میں آیا ہے کہ میرا وہاں واقعی خود جانا میرے وقار کے خلاف ہے۔ یہ بڑا معمولی سا کیس ہے اس کے لئے میرا خود حرکت میں آ جانا میری توہین ہے ٹھیک ہے میں اپنا طاقتور گروپ وہاں بھیجوں گا روکی کی سربراہی میں" ــــــ لارڈ ڈراسن نے کہا اور کرنل راک ہیڈ نے سر ہلا دیا۔

"تو نتیجہ یہ نکلا کہ قان لینڈ کا سارا مشن ہی ختم ہو گیا" ــــــ بلیک زیرو نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں جب ناشیم ہی وہاں موجود نہیں ہے تو پھر وہاں جانے کا تو کوئی تک نہیں بنتا" ــــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے دانش منزل پہنچا تھا اور اس نے بلیک زیرو کو بینک سے انگوٹھی حاصل کرنے اور پھر مرداور کے ساتھ ہونے والی تمام بات چیت تفصیل سے بتا دی تھی۔

"میں نے تو تمام انتظامات بھی مکمل کر لئے تھے" ــــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"انتظامات کا بل سر سلطان کو بھجوا دو یا پھر ٹھہرو ایسا کرو وزیر اعظم صاحب کو بھجوا دو۔ انہوں نے ہی پہلے ناشیم کا چکر چلایا تھا" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں بل بھیجنے کا کیا فائدہ۔ بات تو گھوم پھر کر پھر سرکاری خزانے پر ہی آ پڑے گی لیکن کیا آپ اس لارڈ وڈاکسن سے تو اب شان الدوف کے قتل کا انتقام نہیں لیں گے" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انتقام ذاتی حیثیت میں تو لیا جا سکتا ہے سرکاری حیثیت سے نہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ میں جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو لے کر ناراگو سے پہنچ جاؤں اور دوسری صورت یہ کہ لارڈ وڈاکسن اور اس کے گروپ کو یہیں بلوا لوں" ——— عمران نے کہا۔

"یہاں وہ کیسے آئیں گے" ——— بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"کیسے کیا مر کے بل آئیں گے۔ میرے پاس ایک ایسا کارڈ موجود ہے کہ اگر میں وہ کھول دوں تو وہ سر کے بل آئیں گے اور میں چاہتا بھی یہی ہوں کہ وہ لوگ یہاں آ جائیں اس سے دو فائدے ہوں گے ایک تو میرا اس مہم پر اٹھنے والا ذاتی خرچہ بچ جائے گا اور دوسرا یہ کہ میں ان لوگوں کی لاشیں ماچیں کے قدموں میں ڈالنا چاہتا ہوں" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے عمران صاحب! وہ لوگ یہاں آنے کی بجائے میرا خیال ہے فان لینڈ جانے کی تیاریوں میں مصروف ہوں گے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں ٹام جم بول رہا ہوں جناب" ——— دوسری طرف سے فارن ایجنٹ ٹام جم کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے" ——— عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں

جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے ٹام جم جیسے جیسے رپورٹ دیتا گیا عمران کی پیشانی پر شکنیں پھیلتی گئیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ روسیاہ ہی ایجنٹوں کو الجھانے کے لئے پاکیشیا آنے کا پروگرام بنا رہے تھے" ——— عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"یس باس! ——— لیکن باس! اب جبکہ جیکی اور اس کے ساتھی نقشے کی کاپی لے گئے ہیں تو پھر شاید وہ اب پاکیشیا نہ آئیں۔ کیونکہ اس طرح روسیاہ والے ان سے پہلے فان لینڈ پہنچ جائیں گے" ——— ٹام جم نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تم ان سے محتاط رہو ——— وہ تمہیں یقیناً تلاش کریں گے" ——— عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے باس! ——— اوہ ——— اوہ ——— آہ سپر فائٹرز ——— اوہ"۔

"جیکی اور اس کے ساتھی تو نقشے سمیت بل گئے تھے مگر تم غائب ہو گئے تھے ٹام جم ——— لیکن سپر فائٹرز سے چوہے کا بچہ نہیں چھپ سکتا۔ تم کیسے چھپ سکتے تھے" ——— ایک غراتی ہوئی انتہائی کرخت آواز سنائی دی اور پھر ایک فائر کا دھماکہ ہوا۔ لیکن اسی لمحے مشین گن کی ریٹ ریٹ کی آوازیں ابھریں اور ساتھ ہی ٹام جم کی روح فرسا چیخ اور اس کے گرنے کا دھماکہ سنائی دیا۔

"ہا ——— ہا ——— ہا ——— سپر فائٹرز پر فائر کر رہے تھے تم حقیر چوہے" ——— وہی غراتی ہوئی آواز نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر دھماکے ہوئے اور لائن بے جان ہو گئی۔

"ہونہہ ——— ٹام جم ختم کر دیا گیا۔ اور بقول اس سپر فائٹر کے جیکی اور اس کے ساتھی بھی نقشے سمیت ان کے ہتھے پہلے ہی چڑھ چکے ہیں" ——— عمران نے انتہائی غصیلے انداز میں کہا اور پھر ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کام جم بچ نکلا تو اچھا تھا" ـــــ بلیک زیرو نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لارڈ ڈراسن نے اپنی موت کو اور زیادہ خطرناک بنا لیا ہے اب مجھے فوری طور پر وہاں پہنچنا ہو گا ـــ کام جم کے قتل کے بعد اب یہ کام صرف شان الدولہ تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ اب یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سرکاری کام ہو گیا ہے" ـــ عمران کے لہجے میں بے پناہ عزم جھلک رہا تھی۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ آپ کے پہنچنے سے پہلے وہ فان لینڈ کی طرف روانہ ہو جائے۔ نقشہ تو اسے مل ہی گیا ہے۔ وہ تو اسے ہی اصل سمجھ رہا ہو گا" ـــ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا بھی بندوبست کرنا پڑے گا" ـــ عمران نے کہا اور پھر اس نے کرسی کی پشت پر سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں اس کے چہرے پر سختی تھی لیکن پیشانی پر ابھرنے والی شکنیں بتا رہی تھیں کہ وہ کسی خاص بات پر غور کر رہا ہے۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا رہا۔ یکلخت عمران نے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور اس کی انگلی تیزی سے نمبر ڈائل کرنے میں مصروف ہو گئی۔

"یس۔ ڈی جارج بار" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز رسیور میں ابھری۔

"جارج سے بات کراؤ۔ میں ناراک سے ٹونی بول رہا ہوں" ـــ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز رسیور پر ابھری۔

"یس جارج بول رہا ہوں، کیسے فون کیا ٹونی!" ـــ بولنے والے کے لہجے میں قاصی بے تکلفی تھی۔

"جارج، ناراگو سے میں کوئی لارڈ ڈراسن بھی ہے" ـــ عمران نے اسی بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہے۔ کیوں تمہیں اس کی یاد کیسے آ گئی" ـــ جارج نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جارج۔ تم جانتے ہو کہ میرا دھندہ معلومات فروخت کرنا ہے یہ لارڈ ڈراسن کیسی پارٹی ہے اگر میں اس کے مطلب کی اہم معلومات مہیا کر دوں تو موٹی رقم مل جائے گی؟" ـــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــ تمہارے پاس کیا معلومات ہیں میں سمجھا نہیں وہ انتہائی سخت آدمی ہے ایسا نہ ہو کہ الٹا لینے کے دینے پڑ جائیں" ـــ جارج نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"سنو جارج! میرے پاس اس کے لئے انتہائی اہم معلومات ہیں اگر وہ پارٹی اچھی ہے تو بتاؤ میں تمہیں بھی معقول کمیشن دوں گا" ـــ عمران نے کہا۔

"ہاں پارٹی تو بہت اچھی ہے لیکن" ـــ جارج نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کی بات چھوڑو۔ اگر وہ پارٹی اچھی ہے تو پھر کوئی مسئلہ نہیں کیا تم اس سے میری بات کرا سکتے ہو۔ میں ایک اہم مسئلے میں الجھا ہوا ہوں اس لئے فوری طور پر ناراگو سے آ نہیں سکتا اور معلومات ایسی ہیں کہ اگر دیر ہو گئی تو پھر ان سے کچھ حاصل نہ ہو سکے گا" ـــ عمران نے کہا۔

"پہلے مجھے کوئی آئیڈیا دو تو میں بات کروں مجھے اس کے گروپ سے بڑا ڈر لگتا ہے" ـــ جارج نے کہا۔

"اچھا سنو میرے پاس پاکیشیا کے سلسلہ میں اہم معلومات ہیں۔ لارڈ ڈراگن نے پاکیشیا سے کسی قیمتی خزانے کا نقشہ پاکیشیا کے نواب شان الدولہ کو قتل کر کے حاصل کیا ہے لیکن وہ نقشہ دراصل جعلی ہے۔ اصل نقشہ پاکیشیا میں موجود رہا۔ وہ نقشہ نواب شان الدولہ نے اپنے خفیہ لاکر میں رکھا ہوا تھا اور وہ نقشہ میرے ہاتھ چڑھ گیا ہے اگر لارڈ معقول قیمت دے تو وہ نقشہ میں اسے فروخت کر سکتا ہوں" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ اگر یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے ہم اس سے بڑی رقم حاصل کر سکتے ہیں تم کہاں سے بول رہے ہو اپنا نمبر مجھے دو میں لارڈ سے بات کر کے تمہیں کال کرتا ہوں" ——— جارج نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"سنو جارج! میں ناراک سے نہیں بول رہا پاکیشیا سے بول رہا ہوں میں ایک کام کے سلسلہ میں یہاں آیا تھا اور پھر ایسے اتفاقات ہوئے کہ یہ سارا مسئلہ میرے سامنے آگیا اور نقشہ بھی ہاتھ لگ گیا۔ میں نے پاکیشیا سے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ اگر لارڈ کو فوری طور پر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس کے پاس جعلی نقشہ ہے تو پھر یقیناً وہ اس جعلی نقشے کو ہی اصل سمجھ کر اپنی مہم پر روانہ ہو جائے گا۔ میں چونکہ براہ راست اس سے واقف نہیں ہوں ناراگو نے میں تم سے واقف ہوں۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے تم اس سے بات کرو۔ اگر وہ معقول رقم دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے تو میں نقشہ لے کر فوراً ناراگو پہنچ جاتا ہوں۔ میں تمہیں ایک گھنٹے بعد فون کروں گا" ——— عمران نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے لارڈ مطمئن ہونے کی غرض سے تم سے براہ راست

بات کرنا چاہے پھر" ——— جارج نے کہا۔

"تو پھر ایک نمبر نوٹ کرو۔ یہ میرے ایک دوست کا ہے۔ میں وہیں موجود ہوں، تم اس نمبر پر کال کر کے مجھ سے بات کر سکتے ہو" ——— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دانش منزل کا وہ مخصوص نمبر دیدیا جو اس نمبر سے ہٹ کر تھا۔

"ٹھیک ہے ——— میں بات کرتا ہوں" ——— جارج نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ جارج اور ٹونی کون ہیں" ——— بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہ دونوں پہلے ناراک میں معلومات فروخت کرنے کا دھندا کرتے تھے۔ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ پھر ایک گروپ کی وجہ سے جارج ناراک چھوڑ کر ناراگو شفٹ ہو گیا۔ اس نے وہاں معلومات فروخت کرنے کے ساتھ ساتھ بار بھی بنا لیا ہے ——— میں ایک کیس کے سلسلے میں ناراگو سے گذرتے ہوئے اسے ملا تھا۔ جبکہ ٹونی وہیں ناراک میں ہی معلومات کی فروخت کا دھندا کرتا ہے۔ میں چونکہ براہ راست سامنے نہ آنا چاہتا تھا اور پھر ٹونی کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ وہ گذشتہ ایک ہفتے سے یہاں پاکیشیا آیا ہوا ہے۔ یہاں اس کا جھگڑا ہوا۔ وہ زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گیا۔ اس کے خلاف کیس بھی بن گیا وہ چونکہ میرا خاصا پرانا دوست ہے اس لئے اسے میں یاد آگیا۔ چنانچہ اس نے مجھے پیغام پہنچوایا۔ میں جا کر اسے ملا۔ جھگڑے میں اس کا قصور نہ تھا اس لئے میں نے اس کا کیس ختم کرا دیا لیکن وہ خاصا زخمی ہے اس لئے کم از کم ایک ماہ سے پہلے واپس نہ جا سکے گا۔ اس لئے میں نے اس کا نام استعمال کیا ہے بہرحال میرا مقصد تو صرف اتنا ہے کہ کسی طرح دو تین روز کے لئے اس لارڈ کو وہیں ناراگو میں رکنے پر مجبور کر دوں" ——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"تم وہ سپیشل نمبر فون یہیں یہاں لا کر رکھ دو اور اسے آن کر دو۔ نجانے کس وقت جارج کی کال آ جائے" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پانچ منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک وائرلیس فون سیٹ تھا اس نے وہ لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"میں نے اسے کنکٹ کر دیا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے فون سیٹ رکھتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"کافی کی ایک پیالی لا دو۔ مسلسل کام کرتے کرتے میں تھک گیا ہوں" .... عمران نے چند لمحوں بعد کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ایک بار پھر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پانچ منٹ بعد اس نے کافی کی ایک پیالی لا کر عمران کے سامنے رکھ دی اور ایک وہ اپنے لئے بنا لایا تھا۔ عمران خاموشی سے کافی سپ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"آپ تام جم کی موت کا سن کر کچھ زیادہ ہی سنجیدہ نظر آ رہے ہیں" ـ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں! مجھے اس کی موت پر دکھ پہنچا ہے۔ وہ ہمارا بہت اچھا ایجنٹ تھا اور میرے ساتھ تو اس کے بڑے پُرخلوص تعلقات تھے" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد سپیشل فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ عمران نے ٹونی کے لہجے میں کہا۔

"میں جارج بول رہا ہوں مسٹر ٹونی کا دوست ...... میں نے اس سے بات کرنی ہے" ـــــ جارج کی آواز سنائی دی۔ اس نے شاید یہ سمجھا تھا کہ بولنے والا ٹونی کا دوست ہے جس کا نمبر ٹونی نے بتایا تھا۔

"میں ٹونی ہی بول رہا ہوں جارج! سناؤ کتنی رقم میں سودا ہوا" ـــــ عمران

نے بڑے خالصتاً لہجے میں کہا وہ چونکہ ٹونی کی طبیعت سے واقف تھا اس لئے اس کے انداز میں بات کر رہا تھا۔

"رقم کی بات چھوڑو ٹونی۔ تم نے تو مجھے مصیبت میں پھنسا دیا ہے۔ انہوں نے فوراً مجھے اپنے محل میں بلوا لیا ہے تاکہ میں ان کے سامنے تم سے بات کروں" ـــــ جارج کی قدرے ہراساں سی آواز سنائی دی۔

"اس میں مصیبت کی کیا بات ہے جارج۔ یہ تو سودے کی بات ہے۔ اگر لارڈ صاحب سودا نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہیلو میں لارڈ ڈراسن بول رہا ہوں" ـــــ اچانک ایک بھاری لیکن انتہائی کرخت اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔ اس نے شاید رسیور جارج کے ہاتھوں سے چھین لیا تھا۔

"یس سر۔ میں ٹونی بول رہا ہوں۔ جارج نے آپ کو بتا دیا ہو گا میرے پاس آپ کے لئے انتہائی قیمتی چیز موجود ہے۔ اگر آپ سودا کرنا چاہیں تو بات کریں ورنہ بات ختم کر دیں" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے جو کچھ جارج کو بتایا ہے وہ سراسر بکواس ہے اور سنو میں نے بھی تمہارا نام سنا ہوا ہے لیکن میرا نام لارڈ ڈراسن ہے۔ لارڈ ڈراسن سے ڈاج کرنے والے دوسرا سانس نہیں لے سکتے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے چیختے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"یس سر لیکن مجھے آپ کو ڈاج کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ظاہر ہے جب میں آپ کو مال دوں گا تو رقم لوں گا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم پہلے یہ بتاؤ کہ [illegible]

کام ہو سکتا ہے" ——— لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"یہ میرا نجی مسئلہ ہے۔ اس دھندے میں بعض اوقات مجھے افریقہ کے انتہائی دشوار گزار علاقوں میں بھی جانا پڑتا ہے۔ آپ تو پاکیشیا کی بات کر رہے ہیں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھو ٹونی مجھے پہلے تم مطمئن کرو کہ تم واقعی مجھے ڈاج نہیں کر رہے اور اگر واقعی تم ڈاج نہیں کر رہے تو میں تمہیں تمہاری توقع سے بھی زیادہ رقم دے سکتا ہوں" ——— اس بار لارڈ ڈراسن نے قدرے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں ایک نجی کام کے سلسلے میں پاکیشیا گیا تھا وہاں کی زیر زمین دنیا میں میرے بہت سے دوست موجود ہیں۔ وہاں مجھے معلوم ہوا کہ یہاں کے کسی نواب کو اور اس کی بیٹی کو انتہائی بھیانک انداز میں قتل کر دیا گیا ہے۔ پہلے یہ کیس انٹیلی جینس کے پاس تھا اور اب یہ کیس یہاں کی سیکرٹ سروس کو منتقل کر دیا گیا ہے۔ انٹیلی جینس کے آدمیوں سے ہی یہ معلومات زیر زمین دنیا تک پہنچیں کہ یہ سارا چکر کسی قیمتی دھات تاشیم کے نقشے کی بنا پر چلا ہے اور انٹیلی جینس نے یہ سراغ لارڈ کے زخمی ہونے والے ملازموں سے لگایا تھا کہ اس واردات سے قبل نارا گو سے کے لارڈ ڈراسن نے نواب شان الدولہ کو فون پر دھمکیاں دی تھیں اور نقشہ طلب کیا تھا جو کہ لارڈ نے انکار کر دیا۔ لارڈ کی ایک لڑکی زندہ بچ گئی تھی۔ اس نے بتایا کہ نقشہ لارڈ کی ذاتی ڈائری میں تھا اور وہ ڈائری غائب ہے لیکن پھر اس لڑکی سے انٹیلی جینس کو یہ رپورٹ ملی کہ نواب صاحب نے جو نقشہ اپنی ڈائری میں بنایا تھا وہ جعلی تھا۔ اصل نقشہ کسی انگوٹھی کے ساتھ اس نے پہلے ہی خفیہ لاکر میں محفوظ کر دیا

تھا۔ چونکہ یہ معاملہ کسی قیمتی دھات کے نقشے کا تھا اور پھر نارا گو سے تمہارا اپنا علاقہ تھا اس لئے فطری طور پر میں نے اس معاملے میں انٹرسٹ لیا اور پھر میں نے زیر زمین دنیا کے ایک دوست کی مدد سے اس انسپکٹر کا سراغ لگا لیا جس نے لاکر سے وہ نقشہ سرکاری تحویل میں لے لیا تھا۔ اس طرح یہ نقشہ بنک کے لاکر سے نکل کر انٹیلی جینس کی تحویل میں پہنچ چکا تھا۔ اس کے بعد ظاہر ہے مجھے انتہائی بھاری رقم خرچ کرنی پڑی اور وہ نقشہ میں نے حاصل کر لیا۔ اب انٹیلی جینس والے خود ہی تفتیش کرتے پھر رہے ہیں کہ سرکاری لاکر سے وہ نقشہ کیسے غائب ہو گیا۔ چونکہ مجھے اس نقشے کی اہمیت کا بخوبی علم ہو گیا تھا اس لئے مجھے یقین تھا کہ اس کی بھاری قیمت مل سکتی ہے اور چونکہ میں آپ سے براہ راست واقف نہ تھا اس لئے میں نے اپنے دوست جارج سے بات کی۔ اب آپ اگر اسے خریدنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ورنہ میں اس کے لئے کوئی اور پارٹی تلاش کر لوں گا" ——— عمران نے کہا۔

"تم نے وہ نقشہ دیکھا ہے" ——— لارڈ ڈراسن نے پوچھا۔

"جی ہاں دیکھا ہے۔ لیکن مجھے نقشوں وغیرہ کے بارے میں سمجھ نہیں ہے لیکن نقشے کے ساتھ چار کاغذات بھی موجود ہیں جن میں لکھا ہوا ہے کہ اصل نقشہ یہی ہے اور جعلی نقشہ ڈائری میں بنایا گیا ہے اور پھر نقشے کے بارے میں تفصیلات ہیں" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اوکے، تم کب تک وہ نقشہ مجھ تک پہنچا سکتے ہو" ——— لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"میں پاکیشیا میں ہوں۔ ظاہر ہے مجھے نارا گو سے پہنچنے تک تین چار روز تو لگ ہی جائیں گے تو کیا آپ اسے خریدنا چاہتے ہیں" ——— عمران نے

لہجے میں اشتیاق ابھر آیا۔

"مال دیکھے بغیر کیا کہہ سکتا ہوں پہلے مجھے وہ نقشہ دکھاؤ اس کے بعد فیصلہ ہو سکتا ہے" —— لارڈ ڈراسن نے جواب دیا۔

"جناب آپ ناراض نہ ہوں تو میں بتاؤں کہ آپ بڑے آدمی ہیں۔ اگر آپ نے زبردستی نقشے پر قبضہ کر لیا تو میں آپ کا کیا بگاڑ سکتا ہوں آپ ایسا کریں کہ سودا کر لیں اور رقم جارج کو امانت کے طور پر دے دیں اگر نقشہ دیکھنے کے بعد آپ کا موڈ بن گیا تو میں باقی کاغذات بھی آپ تک پہنچا دوں گا اور جارج سے رقم لے لوں گا۔ دیکھیں جناب آخر ہمیں بھی تو اپنے تحفظ کے بارے میں سوچنا ہی پڑتا ہے" —— عمران نے کہا۔

"تم میرے متعلق غلط انداز میں مت سوچو مجھے اصل چیز چاہیے رقم کی پرواہ مت کرو تم نقشہ اور کاغذات لے کر آ جاؤ اس کے بعد جو رقم تم کہو گے تمہیں مل جائے گی" —— لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہ بات ہمارے بزنس کے اصول کے خلاف ہے آپ مکمل کر سودا کر لیں" —— عمران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! تم ضرورت سے زیادہ ہی وہمی آدمی ہو ٹھیک ہے بات کرو کتنی رقم مانگتے ہو" —— لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایک بات کروں گا۔ دس لاکھ ڈالر لوں گا" —— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے منظور ہے میں جارج کو رقم دے دوں گا تم نقشہ لے کر آ جاؤ" —— لارڈ نے کہا۔

"اوہ شکریہ جناب! آپ واقعی لارڈ ہیں۔ میں چار روز بعد جارج سے رابطہ کروں گا۔ میں آج ہی یہاں سے روانگی کا بندوبست کرتا ہوں" —— عمران

نے لہجے میں کہا جیسے اسے آفر کے منظور ہونے پر بے حد خوشی ہوئی ہو۔

"اس نقشے کی اچھی طرح حفاظت کرنا" —— لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب! اسے تو میں نے پہلے ہی اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھا ہوا ہے" —— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"لو بھئی طاہر یہ ہفت خواں بھی طے ہو گیا۔ اب یہ لارڈ لارڈا چار روز تک میرا انتظار کرے گا" —— عمران نے رسیور رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے" —— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پروگرام کیا ہے۔ وہاں لارڈ کے پاس پیر فائٹرز ہیں تو یہاں میرے پاس بھی دو پیر فائٹرز موجود ہیں۔ اب یہ فیصلہ وہاں جا کر ہی ہو سکتا ہے کہ پیر فائٹر کے ٹائٹل کا اصل حقدار کون ہے۔ باقی ٹائیگر اور میں بطور ریفری ساتھ چلے جائیں گے" —— عمران نے جواب دیا اس کا موڈ اب بحال ہو چکا تھا۔

"مطلب یہ نکلا کہ آپ اس مشن پر ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو لے جانا چاہتے ہیں۔ ٹیم میں سے کسی کو نہیں لے جانا چاہتے" —— بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب ساری ٹیم کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے۔ مقابلہ تو پیر فائٹرز کے ٹائٹل کا ہے" —— عمران نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی آپ کے ساتھ چلوں۔ جوزف اور جوانا تو مجھ سے واقف ہی ہیں البتہ ٹائیگر والا مسئلہ ہے" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ایک بات کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا۔ وہ زیرو سیاہی ایجنٹوں والا
ان کے پاس کریقیناً اپنے آدمیوں کے قتل کی اطلاع مل چکی ہوگی۔ — اور
یہ بھی معلوم ہوگیا ہوگا کہ نقشہ بھی واپس جا چکا ہے۔ اس لئے یقیناً اب
وہ لارڈ ڈراسن کے پیچھے پڑ جائیں گے تاکہ اس سے نقشہ حاصل کر سکیں۔
اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہماری اس بات چیت کی خبر بھی ان تک پہنچ
جائے کہ اصل نقشہ لارڈ ڈراسن کے پاس پہنچ رہا ہے۔ ایسی صورت میں تو وہ بھی
اس نقشے کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے" ......— عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تو پھر" — بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"تو پھر ان سے بھی تو نمٹنا پڑے گا۔ اس لئے ٹیم میں سے صفدر، تنویر
اور جولیا کو بھی ساتھ لے لیتے ہیں۔ یہ ہم سے علیحدہ رہ کر حالات کا جائزہ
لیں گے۔ اگر ضرورت پڑی تو وہ میدان میں آجائیں گے ورنہ ویسے ہی واپس
آجائیں گے" ......— عمران نے کہا۔

"پھر آپ ایسا کریں کہ صفدر، تنویر اور جولیا کی بجائے صدیقی، چوہان اور
نعمان کو ساتھ لے لیں۔ میں بھی ساتھ چلا جاؤں گا۔ اگر پیچھے کوئی بات ہوئی
تو جولیا صفدر، شکیل، تنویر اور خاور کے ساتھ مل کر سنبھال لے گی" —
بلیک زیرو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"تو تم ہر صورت میں ساتھ جانا چاہتے ہو۔ چلو ٹھیک ہے پھر ایسا کرتے
ہیں کہ ٹائیگر کو ڈراپ کر دیتے ہیں۔ اس طرح میں، تم، جوزف اور جوانا کے
ساتھ چل پڑتے ہیں اور صدیقی، چوہان، نعمان اور خاور کو تم ناراک
بھیج دو۔ اگر ضرورت پڑی تو تم انہیں ناراگو سے کال کر کے بلا سکتے ہو
نہ ضرورت پڑی تو نہ سہی" — عمران نے کہا اور بلیک زیرو خوشی سے
اچھل پڑا۔

"بہت بہت شکریہ جناب۔ اب مجھے بھی کھل کر کام کرنے کا موقع
ملے گا" — بلیک زیرو نے کہا اور عمران مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"دوسرے گروپ کو تو عام فلائٹ میں ناراک بھجوا دو اور ہمارے لئے
جہاز چارٹر کرا لو ڈائریکٹ ناراگو جانے کے لئے۔ باقی تمام انتظامات بھی مکمل
کر لینا۔ ہم زیادہ سے زیادہ کل صبح یہاں سے چل پڑیں گے" — عمران
نے کہا اور آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور میز کے پیچھے بیٹھا ہوا عقابی نظروں اور پہاڑ جیسے جسم والا ادھیڑ عمر چونک پڑا۔

"میں حاضر ہو سکتا ہوں باس" ۔۔۔ دروازے پر کھڑے ہوئے ایک صحت مند جوان نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ادھر یس کم آن" ۔۔۔ گنجے سر والے باس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور نوجوان جلدی سے آگے بڑھا اور پھر میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس! صورت حال بے حد سنجیدہ ہو گئی ہے اس لئے رپورٹ دینے مجھے خود آنا پڑا ہے تاکہ اس معاملے میں تفصیلی ڈسکس ہو سکے" ۔۔۔ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پہیلیاں مت بجھاؤ ڈی تھری۔ واضح اور صاف بات کیا کرو میرے پاس فالتو وقت نہیں ہوتا" ۔۔۔ گنجے باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"سوری باس! ڈی فور، مس جیکی، ڈی سکسٹین، ڈی الیون اور ڈی تھرٹی ٹو ہلاک ہو چکے ہیں مطلب یہ کہ نارگوسٹ میں موجود ہمارے گروپ میں سے صرف میں اور ڈی ٹوینٹی بچے ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ناصر جمیل کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے جس وقت اس پر مشین گن کا برسٹ کھولا گیا اس وقت وہ فون کر رہا تھا اور میں نے اس سلسلہ میں جو انکوائری کی ہے اس کے مطابق وہ پاکیشیا کال کرنے میں مصروف تھا اس کا مطلب ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنی رپورٹ دے رہا تھا یا دے چکا تھا اور اس کی موت کی اطلاع بھی پاکیشیا سیکرٹ تک پہنچ چکی ہو گی کیونکہ اسے پبلک فون باکس کے اندر ہی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے اور اس کی موت کے بعد بھی رسیور نیچے لٹک رہا تھا۔ بعد میں گولیوں سے فون باکس بھی توڑ ڈالا گیا۔ اس کے بعد میں نے نقشہ اڑانے کے لئے خود کوشش کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے مجھے ایک آدمی سے ملنے کے لئے نارگوسٹ ڈی جارج یارڈ جانا پڑا۔ اس آدمی کے پاس ایسے وسائل موجود ہیں کہ وہ لارڈ ڈراسن سے نقشہ اڑا سکتا تھا لیکن وہاں جا کر مجھے اطلاع ملی کہ وہ آدمی یارڈ کے مالک جارج کے ساتھ لارڈ ڈراسن ہاؤس گیا ہوا ہے میں وہاں اس کی واپسی کا انتظار کرتا رہا۔ اس کی واپسی کافی دیر بعد ہوئی جب میں نے اسے کام بتانے سے پہلے اپنی عادت کے مطابق ٹٹولا تو انتہائی اہم انکشاف ہوا کہ جو نقشہ لارڈ ڈراسن کے پاس ہے اور جس کی کاپی اڑاتے ہوئے مس جیکی کے ساتھ ہمارے چار بہترین آدمی مارے جا چکے ہیں وہ جعلی ہے" ۔۔۔ ڈی تھری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے جیکی نے خود گروپ کے ساتھ جا کر اس نواب سے نقشہ حاصل کیا اور نواب اور اس کی بیٹیاں ماری

گئیں اور اب تم کہہ رہے ہو کہ نقشہ جعلی ہے"۔ ــــ گنجے سر والا باس جو بڑی غور سے بیٹھا تفصیل سن رہا تھا۔ ڈی کھتری کی بات سن کر بری طرح اچھل پڑا۔

" ہاں باس یہی وہ اہم ترین بات ہے جس کے لئے مجھے خود ناراگو سے آنا پڑا ہے"۔۔۔ ڈی کھتری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ پوری تفصیل بتاؤ"ــــ باس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے تناؤ بھرے لہجے میں کہا۔

" باس جیسے ہی مجھ پر یہ انکشاف ہوا آپ کی طرح مجھے خود بھی اس پر یقین نہ آیا چنانچہ پھر میں نے اس کی مزید تفصیل حاصل کرنے کے لئے اس آدمی کو کچھ رقم مہیا کی تو تفصیل کے مطابق پتہ چلا کہ پاکیشیا کے نواب شان اللہ نے پہلے ہی اپنی ڈائری میں ایک فرضی نقشہ بنا کر رکھا تھا جب کہ اصل نقشہ انہوں نے اپنے خفیہ لاکر میں رکھوا دیا تھا۔ اس کا پتہ اس طرح چلا کہ نواب کی بیٹی ماہ جبیں مرنے سے بچ گئی اور انٹیلی جنس نے اس سے یہ راز حاصل کر کے نقشہ اپنے قبضہ میں کر لیا۔ ناراک کا ایک آدمی ٹونی جو معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرتا ہے اپنے کسی کام سے پاکیشیا گیا ہوا تھا وہاں اس کے زیر زمین دنیا کے افراد سے تعلقات تھے اور ظاہر ہے ایسے افراد مقامی انٹیلی جنس سے بھی تعلقات رکھتے ہیں چنانچہ انٹیلی جنس کے کسی انسپکٹر کی وجہ سے یہ راز زیر زمین دنیا تک بھی پہنچ گئی تھی اور وہاں سے ٹونی کے کان میں پڑ گئی۔ ٹونی کو یہ موقع اپنے دھندے کے لئے بڑا سنہری نظر آیا تو اس نے بھاری رقم خرچ کر کے اپنے دوستوں کی مدد سے اس انسپکٹر سے وہ اصل نقشہ خرید لیا۔ ڈی جا بار کا مالک جارج ٹونی کا دوست ہے ٹونی نے جارج کو پاکیشیا سے فون کیا اس سے اس نقشے کی لارڈ ڈراسن سے سودے بازی میں مدد چاہی اور حتمی

گارنٹی دینے کا وعدہ کیا۔ جارج کے لارڈ ڈراسن سے ڈائریکٹ تعلقات نہ تھے اس لئے اس نے اس بارے میں اس آدمی کی مدد لی جس سے ملنے میں گیا تھا۔ اس کا لارڈ ڈراسن ہاؤس میں اچھا اثر و رسوخ ہے وہ وہاں کا کنسٹرکشن سپلائر ہے چنانچہ جارج اس آدمی واقف کو ساتھ لے کر لارڈ ڈراسن ہاؤس گیا وہاں لارڈ ڈراسن بھی یہ انکشاف سن کر بے حد پریشان ہوا۔ وہاں سے جارج نے پاکیشیا ٹونی کو دوبارہ فون کیا اور لارڈ ڈراسن نے ٹونی سے براہ راست بات چیت کی اور پھر مطمئن ہو کر اس نے ٹونی سے اس نقشے کا دس لاکھ ڈالر میں سودا کر لیا۔ اب ٹونی نقشہ لے کر پاکیشیا سے چلے گا اور پھر جارج کے ذریعے یہ سودا مکمل ہو گا۔ بقول ٹونی وہ تین چار روز میں ناراگو پہنچ جائے گا"۔۔۔ ڈی کھتری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اس طرح تو ساری صورت حال ہی بدل گئی۔ یہ نقشہ لارڈ تک پہنچنے سے پہلے ہمیں حاصل کرنا چاہئے۔ ٹاشیم لارڈ سے زیادہ ہمارے لئے اہم ہے۔ دس لاکھ ڈالر کی کوئی اہمیت نہیں ہے ہم اس سے دگنا ٹونی کو دے سکتے ہیں اور ساتھ ہی یہ انتظام بھی کیا جا سکتا ہے کہ ٹونی کو ایک اور جعلی نقشہ تیار کر کے دے دیا جائے جو اسے اصل بنا کر لارڈ کو فروخت کر دے۔ اس طرح لارڈ اس جعلی نقشے پر ٹکریں مارتا پھرے گا اور ٹاشیم روسیاہ لیجایا جا سکے گا یا اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو پھر ٹونی کے ناراگو پہنچنے سے پہلے ہی اس پر راستے میں ہاتھ ڈال دیا جائے"ــــ باس نے فوری طور پر آئندہ اقدامات کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کی عادت تھی کہ فوری اور فیصلہ کن اقدامات کرتا تھا۔ وقت ضائع نہ کرتا تھا۔

"یس باس! یہ دونوں صورتیں فوری طور پر میرے ذہن میں بھی آئی تھیں جس نارا گو سے فوری طور پر یہاں نارک آیا تاکہ ٹونی کے متعلق مزید تفصیل معلوم کر کے اس کا راستے میں ہی جھٹکا کر دیا جائے۔ لیکن باس! ... وہاں پہنچ کر پتہ چلا کہ ٹونی پاکیشیا تو ضرور گیا ہوا ہے۔ لیکن وہ گذشتہ کئی دنوں سے شدید زخمی حالت میں وہاں کے ہسپتال میں پڑا ہوا ہے۔ اس کا وہاں کسی پارٹی سے جھگڑا ہو گیا اور اس جھگڑے میں وہ اس قدر زخمی ہوا کہ دو روز تک بیہوش پڑا رہا۔ پھر ہوش میں آنے کے بعد اس نے وہاں سے یہاں اپنے آدمیوں کو فون کر کے تفصیلات بتائیں۔ اس کی حالت ایسی ہے کہ وہ چل پھر نہیں سکتا اس لئے ظاہر ہے کہ وہ نقشہ وغیرہ کیسے حاصل کر سکتا ہے" ڈی تھری نے کہا اور باس اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"ہو سکتا ہے اس نے زخمی ہونے سے پہلے نقشہ حاصل کر لیا ہو" ... باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس! ایسا ہو سکتا تھا۔ لیکن اس نے بارج کو اپنے دوست کا جو فون نمبر دیا۔ اور جس نمبر پر اس کی لارڈ ڈراسن سے بات ہوئی میں نے چیک کیا ہے۔ وہ نمبر پاکیشیا کے کسی ہسپتال کا نہیں ہے بلکہ باس انتہائی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ نمبر وہاں ایکسچینج میں بھی نہیں ہے۔ میں نے مکمل چیکنگ کر لی ہے اور باس! وہ ٹونی اب بھی پاکیشیا کے دارالحکومت کے سنٹرل ہسپتال میں بیڈ پر پڑا ہوا ہے۔ میں نے اس بات کی بھی تصدیق کر لی ہے اور اس کی حالت ایسی ہے کہ ابھی دو ہفتوں تک وہ چل پھر نہ سکے گا" ... ڈی تھری نے کہا اور باس چند لمحے خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا جیسے اسے ڈی تھری کی بات پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"تو پھر ——— آخر یہ چکر کیا ہے" ...... ؟ باس نے چند لمحوں بعد ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس ٹونی نے نارک میں اپنے آدمیوں کو بتایا ہے کہ مخالف پارٹی نے اس پر پولیس کیس بنا دیا تھا۔ لیکن وہاں اس کا کوئی با اثر مقامی دوست ہے علی عمران۔ جس نے پولیس سے مل کر اس کے خلاف کیس ختم کرا دیا ہے اور ٹونی کے ایک آدمی نے مجھے بتایا ہے کہ یہ علی عمران یہاں نارک میں بھی اکثر ٹونی سے ملتا رہتا ہے" ——— ڈی تھری نے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ ٹونی کی جگہ یہ آدمی علی عمران کوئی چکر چلا رہا ہے۔ لیکن اس کا اسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے" باس نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس! ہو سکتا ہے اس علی عمران کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو۔ کیونکہ تام جم کا تعلق بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا اور اسے فون کرتے ہوئے گولی ماری گئی ہے" ...... ڈی تھری نے چپکے ہوئے کہا۔

"اوہ! کھل کر بات کرو ڈی تھری۔ یہ تو انتہائی پیچیدہ معاملات بن گئے ہیں" باس نے سر کو جھٹکتے ہوئے کہا۔

"باس! میرا آئیڈیا ہے کہ یہ ٹونی والا چکر یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے چلایا گیا ہے۔ تام جم نے مرنے سے پہلے انہیں رپورٹ دے دی ہو گی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ خطرہ ہو گا کہ ان کے نارا گو تک پہنچنے سے پہلے کہیں لارڈ ڈراسن نکل نہ جائے۔ چنانچہ انہوں نے اسے روکنے کے لئے فرضی نقشے کا چکر چلا دیا ہو گا اب لارڈ ڈراسن لازماً ٹونی کے انتظار میں یہاں رکے گا اور ویسے بھی جب تک اصل اور نقل نقشے کا مسئلہ صحیح طور پر حل نہ ہو جائے۔ وہ اب فان لینڈ نہیں جا سکتا" ڈی تھری نے کہا۔

"اوہ — اوہ ڈی مقری! بالکل ایسا ہی ہوگا۔ تمہارا آئیڈیا سو فیصد درست ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو آخر ناشیم سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ان کا ملک تو خلائی تحقیقات کے چکر میں سرے سے ملوث ہی نہیں اور ناشیم صرف خلائی تحقیقات کے سلسلے میں ہی کام آتی ہے اس کے سوا اس کا اور کوئی مصرف نہیں ہے"۔ ..... باس نے ہونٹ دانتوں سے کاٹتے ہوئے کہا۔

"اس پوائنٹ پر بھی میں نے سوچا ہے۔ میرا خیال ہے کہ شاید پاکیشیا والے ناشیم سے زیادہ اپنے آدمیوں کے قتل کا انتقام لینے کے لئے یہاں آ رہے ہیں"۔ ڈی مقری نے کہا۔

"چلو یہ تو بعد کی بات ہے کہ وہ کیوں آ رہے ہیں۔ لیکن اب ہمارے لئے تو ڈبل الجھن کھڑی ہو گئی۔ اصلی اور نقلی نقشہ یا پھر وہی نقشہ جو پہلے سے لارڈ ڈراسن کے پاس ہے وہ ہم نے ہر صورت میں حاصل کرنا ہے"۔ ..... باس نے کہا۔

"باس! تمام جم کی رپورٹ میں لازماً ہمارے متعلق ساری تفصیلات آ گئی ہوں گی کیونکہ بہرحال یہ بات کھل چکی ہے کہ جیکی اور باقی لوگوں کا تعلق روسیاہ سے ہے اس لئے لازماً پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کے ذہن میں یہ آئیڈیا بھی ہوگا کہ ہم بھی ان سے ٹکرا سکتے ہیں اس لئے باس! میرے ذہن میں دو صورتیں ہیں۔ پہلی تو یہ ہے کہ ہم صرف انتظار کریں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اور لارڈ ڈراسن کو آپس میں ٹکرانے دیں اور نتیجے کا انتظار کریں۔ اس کے بعد اس مقابلے میں جو بھی فاتح ہو جائے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہو یا لارڈ ڈراسن۔ ہم اس پر ٹوٹ پڑیں۔ اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ اس بارے میں کیا احکامات دیتے ہیں"۔ ..... ڈی مقری نے کہا۔

"اگر ہم پہلے لارڈ ڈراسن کے خلاف حرکت میں آ گئے تو پھر لازماً ہمیں پاکیشیا

سیکرٹ سروس والوں سے بھی ٹکرانا پڑے گا۔ اس طرح بیک وقت دو گروپوں سے مقابلہ ہوگا۔ جبکہ دوسری صورت میں یہ دونوں آپس میں جب ٹکرائیں گی تو لازماً ایک کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اس طرح ایک باقی رہ جائے گی اس سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے"۔ ..... باس نے کہا۔

"تو آپ کا فیصلہ یہ ہوا کہ ہمیں فی الوقت صرف ان کی نگرانی کرنی چاہئے اور انتظار کرنا چاہئے"۔ ..... ڈی مقری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! اور یہ ٹکراؤ لازماً لارڈ ڈراسن ہاؤس میں ہی ہوگا۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ سپیشل گروپ کو حرکت میں لے آؤ اور لارڈ ڈراسن ہاؤس کے گرد باقاعدہ حصار باندھ لو۔ میں اس مشن کے لئے تمہیں ایکشن گروپ کا انچارج بنانے کے احکامات جاری کر دیتا ہوں۔ پھر جیسے ہی صورتحال واضح ہو، تم حرکت میں آ جاؤ۔ ہمیں ہر حال میں ناشیم چاہئے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر"۔ ..... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! آپ بے فکر رہیں۔ ڈی مقری سے بچ کر کوئی بھی نہ جا سکے گا۔ میں نہ صرف لارڈ ڈراسن ہاؤس کے باہر مکمل نگرانی کا انتظام کروں گا بلکہ میں والف کی مدد سے ایکٹی ویو مقری ٹکس لارڈ ڈراسن ہاؤس کے اندر بھی پہنچا دوں گا۔ اس طرح لارڈ ڈراسن ہاؤس کے اندر ہونے والی تمام سرگرمیاں بھی مکمل طور پر ہماری نظروں میں رہیں گی"۔ ..... ڈی مقری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جو جی چاہے کرو۔ مجھے تمہاری ذہانت پر مکمل بھروسہ ہے لیکن وہ نقشہ ہر حال میں ہمیں چاہئے"۔ ..... باس نے کہا اور ڈی مقری سر ہلاتا ہوا اٹھا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مجھے یہ ساری صورت حال کچھ غیر قدرتی سی محسوس ہو رہی ہے" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے کہا تو لارڈ ڈراسن چونک پڑا۔

"کیسی صورت حال" ـــــ لارڈ ڈراسن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہی ٹونی اور اصل نقشے والی" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے جواب دیا۔

"نہیں وہ ٹونی درست کہہ رہا ہے۔ اس نے جو کچھ بتایا ہے۔ اس سے پہلے الیف۔ ای سلطان بھی وہی کچھ بتا چکا ہے ورنہ پہلے تو ہم یہی سمجھے تھے کہ نواب شان الدولہ کی دونوں بیٹیاں ماری جا چکی ہیں" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"وہ تو درست ہے لیکن ٹونی کا نارک سے پاکیشیا جانا اور پھر وہاں اس کا اتنی آسانی سے اتنا اہم ترین نقشہ حاصل کر لینا اور پھر وہیں سے تم سے بات کرنا۔ سودے بازی کرنا میرے ذہن کے مطابق صورت حال بالکل نیچرل

نہیں ہے۔ اس میں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے ورنہ ایسے لوگوں کی نفسیات یہ ہوتی ہے کہ نقشہ حاصل کرتے ہی وہ فوراً پاکیشیا چھوڑ دیتا اور پھر حفاظت کا یقین ہو جانے کے بعد وہ سودے بازی کرتا اور ایک اور بات پر بھی تم نے غور نہیں کیا۔ الیف۔ ای سلطان نے بتایا تھا کہ کیس انٹیلی جینس سے سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہو چکا ہے اور اس ٹونی نے بھی یہی کچھ بتایا ہے۔ اس کے باوجود ٹونی کے مطابق ساری کارروائی انٹیلی جینس کر رہی ہے۔ اس نے سیکرٹ سروس کا ذکر تک نہیں کیا اور اس قدر اہم ترین نقشہ سیکرٹ سروس کی بجائے انٹیلی جینس نے ہی برآمد کیا اور نہ صرف برآمد کیا بلکہ اپنی تحویل میں رکھا اور پھر آسانی سے ٹونی نے خرید بھی لیا جب کہ الیف ای سلطان بتا رہا تھا کہ وہ احمق آدمی علی عمران اس سلسلے میں تفتیش کرتا پھر رہا ہے اور پھر ٹام جم کی یہاں آمد سے بھی یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ سیکرٹ سروس اس کیس میں کافی آگے جا چکی ہے اور اسے یہاں تک معلوم ہو گیا ہے کہ اس نواب کے قتل میں تمہارا ہاتھ ہے" ـــــ کرنل راک ہیڈ واقعی ذہین آدمی تھا اس نے اس ساری صورت حال میں سے کافی خامیاں نکال لی تھیں۔

"اوہ ـــ اوہ کرنل! تمہاری باتیں واقعی قابل غور ہیں لیکن پھر اس ساری کارروائی کا مقصد کیا نکلا" ـــــ لارڈ ڈراسن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مقصد کے بارے میں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ تو اصل واقعات سامنے آنے پر ہی پتہ چلے گا کہ اصل بات کیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں اس سلسلے میں بے حد چوکنا رہنا چاہیے" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"میں ابھی معلوم کر لیتا ہوں" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"تارک ویں بارٹر کو کال کرو اور اسے کہو کہ وہ فوری طور پر معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرنے والے ٹوٹی نامی آدمی کے بارے میں تفصیلات کلکٹ کر کے ہمیں اطلاع دے کہ ٹوٹی اس وقت کہاں موجود ہے کیا کر رہا ہے اور وہ کیسا آدمی ہے۔ اس کا دائرہ کار کس قدر وسیع ہے اسے کہو کہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر یہ سب معلومات ہم تک پہنچ جانی چاہئیں" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لارڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"اس جیکی اور اس کے ساتھیوں کے قتل ہو جانے کے باوجود پاکیشیائی ایجنٹوں کی طرف سے کوئی ردعمل ابھی تک سامنے نہیں آیا حالانکہ ایسے لوگ لازماً جوابی ردعمل کے طور پر فوری حرکت میں آ جاتے ہیں" ۔۔۔ رسیور رکھنے کے بعد لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"ہاں! ان کی طرف سے بھی مکمل خاموشی ہے اور یہ بات بھی غیر فطری ہے۔ لارڈ ڈراسن تمہاری یہ مہم بے حد الجھتی جا رہی ہے۔ میرا خیال ہے اب مجھے واپس چلا جانا چاہئے" ۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ لارڈ ڈراسن کے بازوؤں میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ ان مسائل سے نپٹ سکے اس لئے تم فرار ہونا چاہتے ہو" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں لارڈ ڈراسن! دراصل میرا ان جھگڑوں سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ میں تو سیدھا سادا شکاری اور مہم جو آدمی ہوں اور اب یہ مہم سیدھی سادھی نہیں رہی۔ دو ملکوں کی سیکرٹ سروسز اس میں ملوث ہو چکی ہیں اور صورت حال لمحہ بہ لمحہ پیچیدہ سے پیچیدہ تر ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب یہ مہم ہمارے فائدے میں نہیں رہے گی" ۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو کرنل! ہم نے ہر صورت میں ٹاشیم حاصل کرنی ہے ہر صورت میں۔ اور سنو چاہے روسیاہی ایجنٹ ہوں یا پاکیشیا سیکرٹ سروس، لارڈ ڈراسن کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میں نے اس محل میں ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ یہاں میرے حکم کے بغیر مکھی بھی اپنے پروں کو حرکت نہیں دے سکتی۔ اس کے علاوہ میری پوری تنظیم اس وقت حرکت میں ہے۔ اس لئے تم دیکھنا کہ آخری فتح ہر حال میں لارڈ ڈراسن کو ہی حاصل ہو گی" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"اس کے باوجود قیدی یہاں سے آسانی سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے" ۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"وہ اور بات تھی۔ جیکی کی وجہ سے ایسا ہو گیا اور مجھے علم تھا اب ایسی بات ممکن نہیں ہے" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا اور کرنل راک ہیڈ خاموش ہو گیا۔

اور پھر کمرے پر چھا جانے والی خاموشی اس وقت ختم ہوئی جب میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں !۔۔ بارٹر آپ سے بات کرنا چاہتا ہے" دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز ابھری۔

"یس ۔ بات کراؤ"۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ میں ناراک سے بارٹر بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد رسیور پر ایک بھاری سی آواز ابھری۔

"یس ۔۔ لارڈ ڈراسن سپیکنگ"۔ لارڈ ڈراسن کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"باس !۔۔ ٹونی سے متعلق رپورٹ دینی ہے"۔۔۔۔ بارٹر کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"ہاں !۔۔ کیا رپورٹ ہے"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"باس !۔۔ ٹونی گذشتہ ہفتے سے پاکیشیا گیا ہوا ہے۔۔ لیکن باس !۔۔۔ پتہ چلا ہے کہ وہ وہاں کسی پارٹی سے جھگڑ پڑا اور شدید زخمی ہو کر اب ہسپتال میں پڑا ہوا ہے" بارٹر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"معلوم کرو کہ کیا آج بھی وہ ہسپتال میں موجود ہے۔ یا اسے رخصت کر دیا گیا ہے۔ اور سنو !۔۔۔ اس کے آدمیوں سے معلوم کرو کہ وہ پاکیشیا میں کس کس کو جانتا ہے۔ پوری تفصیل معلوم کر کے مجھے رپورٹ دو"۔۔ لارڈ ڈراسن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور لارڈ ڈراسن نے رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا خیال درست ہے کرنل !۔۔ ہمیں واقعی فریب دیا جا رہا ہے۔ شدید زخمی ہونے کی صورت میں وہ کیسے اتنی جلدی ہسپتال سے رخصت ہو سکتا ہے"۔۔۔ لارڈ ڈراسن کے لہجے میں غصہ شامل تھا۔

"اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ یہ ساری کارروائی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے کی جا رہی ہے۔۔۔۔ ٹام جم کے متعلق تمہارے آدمی نے رپورٹ دیتے وقت بتایا تھا کہ جس وقت اسے ختم کیا گیا وہ فون کر رہا تھا۔ اس نے یقیناً فون پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو رپورٹ دے دی ہو گی۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو خطرہ ہو گا کہ ان کے یہاں پہنچنے سے پہلے کہیں ہم نان لینڈ نہ چلے جائیں ۔۔۔ اس لئے ہمیں الجھا کر روکنے کے لئے انہوں نے یہ کھیل کھیلا ہے"۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"تم بے حد ذہین آدمی ہو کرنل راک ہیڈ !۔۔۔ تمہاری اس خصوصیت کا پہلے مجھے علم نہ تھا۔۔۔ تمہیں تو کسی سیکرٹ سروس کا انچارج ہونا چاہئے تھا۔۔۔ ویسے اب تم فکر نہ کرو۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس والے میرے ہاتھوں ہی موت کے گھاٹ اتریں گے"۔ لارڈ ڈراسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس سلسلہ میں کوئی صحیح پلاننگ کرو لارڈ !۔۔۔ خالی خود اعتمادی سے کام نہیں چلے گا ۔۔۔ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے بے حد عیار اور چالاک لوگ ہیں یہ عام آدمی نہیں ہیں یہ ضرور کوئی خاص انداز اپنائیں گے"۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ لارڈ ڈراسن کوئی جواب دیتا، ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور لارڈ ڈراسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے سخت لہجے میں کہا۔

"بارٹر کی کال ہے نارک سے باس!" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے آپریٹر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے، ملاؤ" ۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"ہیلو باس! ۔۔ میں بارٹر بول رہا ہوں" ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بارٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ کیا رپورٹ ہے ٹونی کے متعلق" ۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے پوچھا۔

"باس! ۔۔۔ وہ ابھی تک ہسپتال میں پڑا ہوا ہے۔ اس کے خاص آدمی نے بتایا ہے کہ وہ پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران سے زیادہ واقف ہے ۔۔۔ علی عمران بظاہر کوئی مسخرہ اور احمق سا آدمی لگتا ہے۔ لیکن وہ انتہائی ذہین اور تیز آدمی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے پاکیشیا کے چند اور نام بھی بتائے ہیں ۔۔۔ اس نے جارج کے متعلق بتایا ہے کہ جارج اسسن کا دوست ہے اور جب جارج نارک میں آتا ہے تو اسی کے پاس ٹھہرتا ہے لیکن اسسن کا گذشتہ ایک ہفتے سے جارج کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ اس نے بتایا ہے کہ اسسن سے پہلے بھی ایک آدمی نے اس سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور جب میں نے اس سے اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو اس نے باقاعدہ معاوضہ وصول کر کے بتایا ہے کہ اس آدمی کا تعلق روسیاہ سے ہے" ۔۔۔۔ بارٹر نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ! یہ تو انتہائی اہم پوائنٹ ہے ۔۔۔ اس روسیاہی

کا حلیہ وغیرہ معلوم کرو اور پھر اسے تلاش کر کے مجھے رپورٹ دو" ۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے یس سر کے الفاظ سنتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تمہاری ذہانت واقعی قابل داد ہے کرنل! میں اعتراف کرتا ہوں کہ تم بڑے زیادہ ذہین ہو اور سنو، آج سے میں تمہیں مستقل آفر کرتا ہوں اگر تم میرے ساتھ رہو تو میں تمہیں منہ مانگا معاوضہ ادا کرتا رہوں گا"

لارڈ ڈراسن واقعی کرنل کی ذہانت سے بری طرح مرعوب نظر آ رہا تھا۔

"ملازمت نہیں دوستی اور تم میری پوری تنظیم کے چیف ہو گئے" ۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"اوکے، مجھے تمہاری یہ آفر صرف اس شرط پر منظور ہے کہ جب میں چاہوں گا کسی مہم پر جا سکوں گا تم مجھے روکو گے نہیں" ۔۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"بالکل منظور۔ معاوضے کی بات مت کرنا، تمہیں بلینک چیک بک دے دی جائے گی جو تمہارا جی چاہے لے لینا" ۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا۔ اور کرنل راک ہیڈ کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"تھینک یو باس" ۔۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ ڈراسن اطمینان بھرے انداز میں مسکرا دیا۔

"اوہ۔ اب مجھے بالکل اطمینان ہو گیا۔ میرے پاس تنظیم بھی ہے، رقم بھی اور انتہائی طاقتور سپر فائٹرز بھی اور اب تمہاری ذہانت بھی ساتھ شامل ہو گئی ہے اب لارڈ گروپ کو دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی" ۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

میز کے کنارے پر لگے ہوئے ایک بٹن کو دبا دیا۔

"یس باس" ـــــ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"وکی کو بلاؤ"۔ ـــــ لارڈ ڈراسن نے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور وکی اندر داخل ہوا۔

"یس باس" ـــــ وکی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"سنو وکی! کرنل راک ہیڈ اب میرے بعد پوری تنظیم اور لارڈ ہاؤس اور دیگر تمام معاملات کے چیف ہوں گے تم سب اب کرنل راک ہیڈ کے احکامات کی تعمیل کے لئے پابند رہو گے۔ سمجھے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

اوہ یس سر۔ جیسے حکم سر! حکم کی تعمیل ہو گی سر" ـــــ وکی نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو وکی۔ تم میرے نمبر ٹو ہو گے۔ ایسا کرو کہ تنظیم کے جتنے بھی سرکردہ لوگ ہیں خاص طور پر سپر فائٹرز، ان سب کو کسی بڑے ہال میں اکٹھا کرو تاکہ میں ان سے میٹنگ کر کے آئندہ اقدامات کے بارے میں کوئی ٹھوس لائحہ عمل تجویز کر سکوں" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس! آدھے گھنٹے کے اندر آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہو گی" ـــــ وکی نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں کو سلام کر کے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ٹھیک ہے لارڈ! اب تم آرام کرو۔ اب سارے معاملات مجھ پر چھوڑ دو۔ میں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس اور روسیاہی ایجنٹوں کو ایسا ناچ نچاؤں گا کہ مرنے کے بعد بھی کرنل راک ہیڈ کا نام سن کر ان کی لاشیں کانپنا شروع کر دیں گی" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل! مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہو گا" ـــــ لارڈ ڈراسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک الماری کھولی اس میں سے دو چیک بکس نکالیں اور اس کے بعد اس نے دونوں چیک بکس کے ہر چیک پر اپنے دستخط کرنے شروع کر دیئے۔ کرنل راک ہیڈ خاموشی سے اسے دستخط کرتے دیکھتا رہا۔

"یہ دو چیک بکس ہیں۔ ایک تمہارے ذاتی استعمال کے لئے اور دوسری تنظیم کے لئے۔ اور یہ ختم ہو جائیں گی تو اور لے لینا۔ رقم کی فکر نہ کرنا۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ پورے ایکریمیا میں لارڈ گروپ کا نام گونج اٹھے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کہا اور کرنل راک ہیڈ نے تھینک یو کہہ کر دونوں چیک بکس جیب میں ڈالیں اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے اس دفتر نما کمرے سے باہر آ گئے۔

چارٹرڈ طیارہ نارگوسے کے پرائیویٹ ایئرپورٹ پر اتر گیا اور عمران بلیک زیرو، جوزف اور جوانا طیارے سے باہر آئے اور پھر اس عمارت کی طرف بڑھتے گئے جدھران کے کاغذات کی سرکاری طور پر چیکنگ ہونی تھی۔ عمران اور بلیک زیرو دونوں ایشیائی میک اپ میں تھے۔ اور جوزف اور جوانا اپنے اصل حلیوں میں تھے۔ بلیک زیرو نے عمران کی ہدایات کے مطابق کاغذات پہلے ہی تیار کرا لیے تھے اس لیے وہ اطمینان سے چلتے ہوئے اس عمارت میں گئے اور چند لمحوں بعد انہیں کلیئر کر دیا گیا۔ عمارت کی دوسری طرف چند ٹیکسیاں موجود تھیں۔ عمران ایک ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا جس کا ڈرائیور شکل و صورت اور قد و قامت سے ہی زیر زمین دنیا کا کوئی فرد لگ رہا تھا۔

"یس سر کہاں جانا ہے"۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے انہیں اپنی ٹیکسی کی طرف آتے دیکھ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کہاں سے جا سکتے ہو؟"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ جناب! آپ حکم کریں"۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر جہنم میں لے چلو"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ٹیکسی کا دروازہ کھول کر فرنٹ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی بلیک زیرو، جوزف اور جوانا پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ گو کار بڑے سائز کی تھی لیکن جوزف اور جوانا کے بھاری بھرکم جسموں کی وجہ سے بلیک زیرو کو سکڑ کر بیٹھنا پڑا تھا۔

"میں سمجھا نہیں جناب۔ آپ ذرا کھل کر بات کریں"۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ڈرائیونگ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے آثار نمایاں تھے۔

"سنو، کتنا عرصہ ہو گیا ہے تمہیں ٹیکسی چلاتے ہوئے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے ٹیکسی چلاتے ہوئے جناب چار سال ہو گئے ہیں"۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور ان چار سالوں میں تمہیں یہ پتہ نہ چل سکا کہ پہلی نارگوسے میں جہنم کسے کہتے ہیں اور یہاں تو ایک کی بجائے دو دو جہنم ہیں۔ ایک کو بڑی جہنم اور دوسری کو چھوٹی جہنم کہتے ہیں۔ تمہیں تو پوچھنا چاہیے تھا کہ جناب کون سی جہنم"۔۔۔ عمران کی زبان پوری رفتار سے چل پڑی اور ٹیکسی ڈرائیور اب عمران کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے اسے یقین ہو گیا ہو کہ اس کا پالا کسی دماغی مریض سے پڑ گیا ہے۔

"آپ بتا نے کیا کہہ رہے ہیں کیسی چھوٹی جہنم اور کیسی بڑی جہنم"۔۔۔

ٹیکسی ڈرائیور نے اس بار قدرے بے بسی سے جواب دیا۔

"بھائی ڈرائیور صاحب تمہارا نام کیا ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام چارلی ہے جناب" ___ ٹیکسی ڈرائیور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ چارلی چیپلن واہ مجھے تو بڑی خواہش تھی دنیا کے اس عظیم اداکار سے ملنے کی۔ سیکرٹری" ___ عمران نے یکلخت خوشی سے چیختے ہوئے کہا اور آخری لفظ اس نے مڑ کر جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس پرنس!" ___ جوزف نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا اور جوزف کا جواب سن کر چارلی اس طرح اچھلا کہ جیسے سیٹ کے نیچے موجود سپرنگوں میں اچانک طاقت بھر گئی ہو۔ وہ اب حیرت سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"وہ میری آٹوگراف بک نکالو اور دنیا کے عظیم اداکار چارلی چیپلن سے آٹوگراف حاصل کرو" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"آٹوگراف بک ختم ہو گئی ہے پرنس! نئی کا آرڈر دیا ہوا ہے" ___ جوزف نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ہاں تو جناب عظیم اداکار چارلی چیپلن صاحب! آپ کو چھوٹی بڑی دونوں جہنموں کا علم نہیں ہے" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ پرنس ہیں؟" ___ ٹیکسی ڈرائیور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں پرنس نہیں ہوں۔ میرے والد کنگ ہیں ریاست ڈھمپ کے

کنگ۔ ویسے یار یہ ٹیکسی چلتی بھی ہے یا یہیں کھڑے کھڑے پہنچ جاتی ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ کیوں نہیں چلتی۔ آپ بتائیں بھی سہی کہ آپ نے کہاں جانا ہے" ___ ٹیکسی ڈرائیور نے اس بار قدرے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بتایا تو ہے جہنم میں لے چلو۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ چھوٹی جہنم میں لے جاؤ یا بڑی میں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پلیز پرنس! آپ مسٹر چارلی کو تفصیل بتا دیں" ___ پیچھے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ وضاحت، اچھا۔ پہلے بتا دیا ہوتا۔ تو مسٹر چارلی چیپلن چھوٹی جہنم تو کہتے ہیں لارڈ ڈراسن ہاؤس کو اور بڑی جہنم کہتے ہیں ڈیگورا کلب کو، اب جو نزدیک ہو وہیں لے چلو" ___ عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور بے اختیار ہنس پڑا۔

"واقعی آپ درست کہہ رہے ہیں میں سمجھا نہ تھا چلیے میں آپ کو ڈیگورا کلب لے چلتا ہوں ڈیگورا آپ جیسے پرنس سے مل کر واقعی بیحد خوش ہو گا" ___ چارلی نے ہنستے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

"ارے واہ۔ یہ تو واقعی چلتی ہے۔ بہت خوب" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلتی نہیں دوڑتی ہے" ___ چارلی نے ایکسیلیٹر کو اور زیادہ دباتے ہوئے کہا اور کار کی رفتار بے حد تیز ہو گئی۔

"ارے ارے آہستہ چلاؤ۔ مجھے اختلاج قلب کی شکایت ہے کیا نہ ہو

کنارا گو ے کی انتظامیہ کو پرنس کے شایان شان کفن دفن کے انتظامات کرنے کے لیے ٹیکس لگانا پڑ جائے ؟"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور چارلی ایک بار پھر ہنس پڑا لیکن اس نے کار کی رفتار کم نہ کی اور تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک وسیع لیکن خوبصورت یک منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دی۔ گیٹ پر ڈیگورا کلب کا سائن بورڈ لگا ہوا تھا۔ عمارت کے مین گیٹ کے سامنے دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ چارلی نے گیٹ کے سامنے کار روک دی تو عمران اچھل کر نیچے اُترا۔ پچھلی سیٹ سے جوزف جوانا اور بلیک زیرو بھی اتر آئے تھے۔ جوزف نے جلدی سے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کی طرف پھینکا اور پھر وہ عمران کے پیچھے چل پڑا جو اب مین گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ بلیک زیرو اور جوانا اس کے پیچھے تھے۔ مسلح دربانوں نے انہیں آتا دیکھ کر دروازہ کھول دیا۔

"شکریہ۔ لیکن ان گنوں میں سے کون سی گولیاں نکلتی ہیں کھٹی یا میٹھی"۔۔۔۔ عمران نے دربانوں کے قریب رک کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ دربان کوئی جواب دیتے وہ اس طرح سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا جیسے اُسے جواب مل گیا ہو۔ کلب کا ہال خاصا بڑا تھا لیکن اس وقت ہال میں صرف چند جوڑے ہی موجود تھے باقی ہال خالی پڑا تھا۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک نوجوان باقاعدہ یونیفارم پہنے کھڑا تھا۔ عمران نے ایک لمحہ رک کر بڑے سرسری سے انداز میں ہال کو دیکھا اور پھر کندھے جھٹکتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"جی فرمایئے !"۔۔۔۔ نوجوان نے حیرت سے پہلے عمران اور

بلیک زیرو کو اور پھر ان کے پیچھے آتے ہوئے قوی ہیکل جوزف اور جوانا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ڈیگورا سے کہو کہ نارا ک سے ایک پارٹی آئی ہے لمبے سودے کیلئے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کاؤنٹر سے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس !"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا گیا۔

"باس ! نارا ک سے چار افراد پر مشتمل ایک پارٹی آئی ہے۔ کہتے ہیں لمبے سودے کی بات کرنی ہے ان میں سے دو ایشیائی ہیں اور دو حبشی"۔۔۔۔ کاؤنٹر بوائے نے تیز تیز لیکن مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے بھیج دو انہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کاؤنٹر بوائے نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلے جائیں باس کا دفتر اوپر ہے۔ کاؤنٹر بوائے نے کاؤنٹر کے ساتھ ہی اوپر جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک خاصے بڑے اور شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر میں پہنچ گئے جس میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک عام سی جسامت کا آدمی بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں سانپ کی طرح تیز چمک تھی۔ اس آدمی کے پیچھے دیوار کے ساتھ لگے ہوئے دو آدمی کھڑے تھے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"بیٹھیں !"۔۔۔۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی اس عام سے آدمی نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں ایک طرف

پڑے ہوئے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"بہت بہت شکریہ مسٹر ڈیگورا! بڑے دنوں بعد اس قدر آرام دہ
پہ بیٹھنا نصیب ہوا ہے" ۔۔۔ عمران نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے
ایسے لہجے میں کہا جیسے واقعی وہ پہلی بار کسی اچھے صوفے پہ بیٹھ رہا ہو۔
۔۔۔ ڈیگورا نے عمران کی بات سن کر ہونٹ بھینچ لیے۔ وہ بڑے
غور سے عمران کے ساتھیوں اور خاص طور پہ جوزف اور جوانا کو
دیکھ رہا تھا۔
"کیسے آنا ہوا پہلے اپنا تعارف کرا دیں" ۔۔۔ ڈیگورا نے خشک
لہجے میں کہا۔
"میں نے سنا ہے کہ لارڈ ڈراسن کے ساتھ تمہاری چپقلش چل
رہی ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟" ۔۔۔ عمران نے یکلخت
سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"اوہ، لیکن تم کون ہو اور کیوں پوچھ رہے ہو؟" ۔۔۔ ڈیگورا
عمران کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔
"پہلے بتاؤ میری بات درست ہے" ۔۔۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ
سنجیدہ ہو گیا۔
"تمہاری بات درست ہے لیکن اگر تمہارا خیال ہے کہ تم لارڈ ڈراسن
کے خلاف کوئی کام لے کر آئے ہو اور وہ کام میں کروں گا تو ایسا نہیں ہو
گا اس لیے کہ لارڈ ڈراسن کے ساتھ میری کل ہی صلح ہوئی ہے
ہیڈ کی وجہ سے یہ صلح ہو گئی ہے اور ہمارے درمیان معاہدہ ہو گیا ہے کہ
ایک دوسرے کے کاموں میں مداخلت نہیں کریں گے" ۔۔۔ ڈیگورا نے

منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
"گڈ۔ صلح تو بہت اچھی بات ہے۔ اس طرح کم از کم تمہارا بھرم قائم
رہے گا ورنہ میں نے سنا ہے کہ لارڈ ڈراسن کے پاس سپر فائٹرز موجود
رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یو شٹ اپ۔ تم احمق ہو اس لیے میں تمہاری اس توہین کو میزبانت
نظر انداز کر رہا ہوں ورنہ ناراگوئے میں ایسی بات کرنے والے دوسری
سانس نہیں لیا کرتے۔ سپر فائٹرز چاہے کتنے ہی طاقتور ہوں گولی کو نہیں
ٹال سکتے" ۔۔۔ ڈیگورا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔
"اچھا ویری گڈ، ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ یہ سپر فائٹرز فولاد کے بنے
ہوئے ناں ہوں اور مجھے سپر گنیں منگوانی پڑیں" ۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"لیکن تم ہو کون، تم نے اب تک اپنے متعلق کچھ نہیں بتایا" ۔۔۔
ڈیگورا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ناراک کے جیگر کو جانتے ہو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا ۔۔۔ کیا کہا تم نے جیگر ۔۔۔ اوہ کہاں ہے جیگر" ۔۔۔ ڈیگورا
جیگر کا نام سن کر یکلخت اچھل پڑا اور اس طرح غور سے عمران کو دیکھنے
لگا جیسے وہ اسے ہی جیگر سمجھ رہا ہو۔
"میری جیب میں ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
جیب میں موجود ہاتھ باہر نکالا اور ایک بند لفافہ ڈیگورا کی طرف اچھال
دیا۔ لفافہ ڈیگورا کے سامنے میز پہ گرا۔ اس نے ایک نظر حیرت سے عمران
کو دیکھا اور پھر لفافہ اٹھا لیا۔ لفافہ اٹھا کر اس نے اسے کھولا اور اس کے

اندر موجود ایک کاغذ نکال کر اسے غور سے پڑھنے لگا۔ کاغذ کے ایک کونے پر کوئی مخصوص مونوگرام چھپا ہوا تھا۔ کاغذ ٹائپ شدہ نہ تھا بلکہ ہاتھ سے لکھا گیا تھا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے لیکن مسٹر ......" ڈیگورا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اب اس کے انداز میں ہچکچاہٹ سی تھی۔

"پرنس۔ میرا نام پرنس ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنس ـــ مسٹر پرنس جیگر میرا محسن ہے اور میں اس کی بات نہیں ٹال سکتا اور میں اس کی ہینڈ رائٹنگ بھی پہچانتا ہوں اور اس کا مخصوص مونوگرام بھی، اور جیگر نے لکھا ہے کہ تم اس کے محسن ہو اور لارڈ ڈراسن کے خلاف کام کرنے یہاں ناراگو سے آئے ہو لیکن ویری سوری میں لارڈ ڈراسن کے خلاف تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا کیونکہ میرا اس سے معاہدہ ہو چکا ہے اور میں معاہدہ توڑنا نہیں چاہتا" ـــــ ڈیگورا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سنو ڈیگورا! مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں اس سے معاہدے پر مجبور ہوتے ہو اور کیوں اسے نہیں توڑنا چاہتے لیکن مجھے ان باتوں سے کوئی مطلب نہیں اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم یا تمہارے آدمی میرے ساتھ مل کر باقاعدہ لارڈ ڈراسن کے خلاف کام کریں۔ بس صرف اتنا چاہتا ہوں کہ ایک رہائشی کوٹھی، دو نئے ماڈل کی کاریں اور اسلحہ تم مہیا کر دو بس" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ تو ہو سکتا ہے لیکن کیا تم مجھے بتانا پسند کرو گے کہ تم اس کے خلاف کیوں کام کرنا چاہتے ہو اور کیا کام کرنا چاہتے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ میں بغیر کسی

قسم کے تشدد کے تمہارا مسئلہ حل کر دوں" ـــــ ڈیگورا نے کہا۔

"لارڈ ڈراسن نے میرے بہترین دوست کو قتل کرا دیا ہے۔ اور میرے دوست کی روح بغیر انتقام کے بے چین رہے گی اس لئے میں اس سے انتقام لینا چاہتا ہوں اور بس" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اگر لارڈ ڈراسن اس بارے میں معذرت کر لے تو پھر ٹھیک ہے" ـــــ ڈیگورا نے کہا۔

"ہاں! اگر اس کی معذرت سے میرا بہترین دوست زندہ ہو جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"مطلب ہے کہ تم اس سے الجھنے کا فیصلہ کر چکے ہو۔ ٹھیک ہے میں کیا کہہ سکتا ہوں، بہر حال تم جیگر کا خط لے کر آئے ہو اس لئے میں تمہاری مدد کر دیتا ہوں لیکن اس سے زیادہ کی امید مجھ سے نہ رکھنا" ـــــ ڈیگورا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اور مسٹر ڈیگورا! ایک بات میری بھی کان میں ڈال لینا کہ اگر تم نے یا تمہارے کسی آدمی نے ہمارے متعلق لارڈ ڈراسن کو کوئی اطلاع دی تو پھر جیگر والی بات درمیان سے ختم ہو جائے گی" ـــــ عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

"دیکھو پرنس! مجھے آئندہ کوئی دھمکی نہ دینا۔ جیگر اچھی طرح جانتا ہے کہ میں کس قدر اصول پسند ہوں۔ اس لئے تم فکر نہ کرو۔ اس سپلائی کے بعد میں بھول جاؤں گا کہ میری تم سے کبھی ملاقات ہوئی ہے" ـــــ ڈیگورا نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

ڈیگورا نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چابی جس کے ساتھ

ٹیگ منسلک تھا نکال کر عمران کی طرف پھینک دی۔

"بدجر روڈ کوٹھی نمبر آٹھ۔ وہاں تمہارے مطلب کی تمام چیزیں موجود ہوں گی اور بے فکر رہو۔ اس کوٹھی، اس میں موجود ٹیلیفون، کاروں اور کسی بھی چیز کا کوئی تعلق ڈیگورا سے ثابت نہیں ہو سکے گا اور اس کے ساتھ ہی آئندہ تم ڈیگورا کا نام بھی بھول جاؤ گے۔ ویسے میں تمہیں یہ ضرور بتا دینا چاہتا ہوں کہ لارڈ ڈراسن کے سپر فائٹرز سے بچ کر رہنا۔ وہ انسان کم اور موت کے پیامبر زیادہ ہیں" ــــ ڈیگورا نے کہا۔

"تھینک یو ڈیگورا!" ــــ عمران نے چابی کیچ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ڈیگورا نے سر ہلا دیا اور عمران ساتھیوں سمیت اس کے دفتر سے نکلا اور سیڑھیاں اتر کر اس نے ہال میں پہنچ کر بیرونی دروازے کا رخ کر لیا۔ باہر نکلتے ہی انہیں ٹیکسی مل گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ بدجر روڈ کے پہلے چوراہے پر پہنچ کر ٹیکسی سے اتر گئے۔ یہ علاقہ رہائشی تھا اور یہاں سڑک کے دونوں اطراف میں درمیانی قسم کی رہائشی کوٹھیاں موجود تھیں۔ ٹیکسی کے آگے بڑھ جانے کے بعد وہ پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھتے گئے اور پھر وہ چند لمحوں کے بعد کوٹھی نمبر آٹھ میں داخل ہو چکے تھے۔ کوٹھی کے پورچ میں واقعی سیاہ رنگ کی دو نئے ماڈل کی کاریں موجود تھیں۔

"طاہر تم اسلحہ وغیرہ چیک کر لو۔ میں ذرا فون کر لوں" ــــ عمران نے ڈرائنگ روم کے کونے میں رکھے فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور طاہر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ جوزف اور جوانا ایک طرف پڑے ہوئے صوفوں پر بیٹھ گئے تھے۔ عمران نے فون کے ساتھ موجود

ڈائرکٹری اٹھائی اور پھر اسے کھول کر اس میں سے لارڈ ڈراسن ہاؤس کے نمبر چیک کرنے لگا۔

ڈائرکٹری سے اسے معلوم ہوا کہ لارڈ ڈراسن ہاؤس میں تو پورا ایکسچینج موجود تھا اور ڈائرکٹری میں بھی ایکسچینج نمبر دیا ہوا تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ڈائریکٹری واپس میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس لارڈ ڈراسن ہاؤس" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز ابھری۔

"میرا نام ٹونی ہے اور میں نے لارڈ ڈراسن سے بات کرنی ہے" ــــ عمران نے ٹونی کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کہاں سے بول رہے ہیں آپ؟" ــــ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ناراک سے" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"ایک منٹ ہولڈ آن کریں" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری سی آواز ابھری۔

"یس لارڈ ڈراسن سپیکنگ" ــــ بولنے والا واقعی لارڈ ڈراسن تھا۔

"میں ٹونی بول رہا ہوں جناب! وہ آپ سے سودے کی بات کرنی تھی" ــــ عمران نے کہا۔

"اوہ مسٹر ٹونی! میں تو تمہارا منتظر تھا کیا تم چارج سے مل چکے ہو؟" ــــ لارڈ کی آواز میں جوش تھا۔

"نہیں ابھی میری چارج سے بات نہیں ہوئی۔ میں نے سوچا پہلے

آپ سے بات کر لوں پھر جارج سے بات کروں گا۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو جارج کو درمیان میں ڈالے بغیر بھی بات ہو سکتی ہے“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے میں نے تو رقم دینی ہے اور اپنی مطلوبہ چیز وصول کرنی ہے“۔۔۔ نے جواب دیا۔

”تو پھر میں کب آؤں“۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”میری طرف سے ابھی آ جاؤ۔ میں تو تمہارا منتظر ہوں“۔۔۔ نے جواب دیا۔

”اوکے“۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو اس دوران واپس آ چکا تھا۔

”خاصی بڑی مقدار میں اسلحہ موجود ہے۔ ہر قسم کا۔ لیکن یہ ڈیگورا سے آپ کی بات چیت بڑے عجیب انداز میں ہوئی ہے“۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ڈیگورا یہاں نارڈگو کے کا خاصا بڑا گروپ لیڈر ہے اور ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا ہے چونکہ چارٹرڈ طیارے سے یہاں آتے ہوئے ہم اسلحہ لے کر نہ آ سکتے تھے اور پھر یہاں رہائش اور کاریں حاصل کرنا خاصا مشکل کام تھا۔ اگر زبردستی کی جاتی تو ہو سکتا ہے کہ لارڈ ڈراکسن کے آدمیوں کو اطلاع مل جاتی اس لئے مجھے جیگر کے جعلی خط کا چکر چلانا پڑا کیونکہ تم نے جو معلومات حاصل کی تھیں اس کے مطابق جیگر کا کہا ڈیگورا نہیں ٹال سکتا اور جیگر کو میں اچھی طرح جانتا ہوں“۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اب آپ نے کیا پلاننگ بنائی ہے“۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

”پلاننگ واضح ہے ہمیں لارڈ ہاؤس پر حملہ کرنا ہے اور لارڈ ڈراکسن اور اس کے پورے گروپ کا خاتمہ کرنا ہے تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ ابراہم جیسے کو قتل کرنے کے کیا نتائج نکل سکتے ہیں“۔۔۔ عمران نے ٹھیک لہجے میں کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو اس کی بات کا جواب دیتا، اچانک باہر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں ابھریں اور وہ سب اچانک ابھرنے والی یہ آواز سن کر چونکے ہی تھے کہ یکلخت ایک دیو ہیکل لڑکی جو سر سے گنجی تھی دروازے پر نمودار ہوا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سختی تھی۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن موجود تھی۔

”خبردار! ہاتھ اٹھا لو ورنہ“۔۔۔ گنجے نے دھاڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی تین اور آدمی کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہ تینوں بھی بالکل اسی قد و قامت کے تھے اور اسی طرح ان کے سر بھی گنجے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور پھر عمران کے ہاتھ تیزی سے اٹھتے گئے۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

”میں کہتا ہوں سب ہاتھ اٹھاؤ“۔۔۔ پہلے گنجے نے چیختے ہوئے کہا اور اس بار بلیک زیرو، جوزف اور جوانا نے بھی ہاتھ اٹھا لئے۔ ظاہر ہے عمران کے ہاتھ اٹھانے کے بعد انہیں مجبوراً ایسا کرنا پڑا تھا۔ البتہ جوزف اور جوانا دونوں کے چہروں پر شدید غصے کے آثار ابھر آئے تھے اور جوانا تو انتہائی کینہ توز نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

”باس کو کال کرو نمبر فور اور رچرڈ کو بتاؤ“۔۔۔ پہلے نے ایک اور

گنجے سے مخاطب ہو کر کہا اور اس نے سر ہلاتے ہوئے جیب
ایک چھوٹا سا باکس نما ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔
"ہیلو ہیلو، سپر فائٹر فور کالنگ اوور" ـــ اس گنجے نے کہا
"یس چیف اٹنڈنگ اوور" ـــ دوسری طرف سے ایک اجنبی
آواز سنائی دی۔
"ہم نے انہیں ٹریپ کر لیا ہے چیف۔ ان میں سے دو ایشیائی
اور دو حبشی، اب کیا حکم ہے اوور" ـــ سپر فائٹر فور نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ ایشیائی ہیں بہت خوب۔ انہیں لے کر فوراً لارڈ ہاؤس
خیال رکھنا یہ کوئی شرارت نہ کریں اوور" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا
"شرارت اور سپر فائٹرز کے ساتھ۔ آپ آئندہ ایسے الفاظ نہ کہ
چیف! یہ ہماری توہین ہے۔ شرارت کرنی تو ایک طرف اگر یہ
نے شرارت کے بارے میں سوچا بھی تو دوسرے لمحے ان کی روحیں
کر چکی ہوں گی اوور" ـــ نمبر فور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور
کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔
"ٹھیک ہے تم انہیں لے آؤ۔ اوور اینڈ آل" ـــ دوسری طرف
سے کہا گیا اور نمبر فور نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔
"چلو اٹھ کر دیوار کی طرف منہ کر لو" ـــ اس بار پہلے والے گنجے
نے ان سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔
"ج ج۔ جی بہتر" ـــ عمران نے بڑے خوف زدہ سے لہجے
کہا اور پھر جلدی سے اٹھ کر اس نے دیوار کی طرف منہ کر لیا۔ مجبوراً اس ک

ساتھیوں کو بھی اس کی پیروی کرنی پڑی۔ ایک گنجے نے آگے بڑھ کر ان
کی تلاشی لی لیکن ان کی جیب میں چونکہ اسلحہ نہ تھا اس لئے ظاہر ہے انہیں
ری ہوئی تھی۔
"اوکے۔ اب باہر چلو" ـــ پہلے گنجے نے کہا اور عمران مڑا اور پھر
میان سے دروازے کی طرف چل پڑا۔
انہیں باہر لا کر ایک بڑی سی ویگن میں جو کہ کوٹھی کے بیرونی گیٹ
سے کچھ فاصلے پر موجود تھی سوار کر دیا گیا۔ تین گنجے ان کے ساتھ ہی عقبی حصے
میں بیٹھ گئے جب کہ وہ نمبر فور ڈرائیونگ سیٹ پر تھا اور ویگن تیزی
سے آگے بڑھ گئی۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے سے یوں
محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر کسی الجھن کا شکار ہو۔
تقریباً آدھے گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد ویگن رک گئی اور پھر
عقبی دروازہ کھول کر تینوں گنجے باہر نکلے اور انہوں نے عمران اور اس
کے ساتھیوں کو باہر آنے کے لئے کہا۔ عمران جب باہر آیا تو اس نے
دیکھا کہ ویگن ایک شاندار محل کے پورچ میں کھڑی تھی اور وہاں ان
گنجوں کے علاوہ بھی چار مسلح افراد موجود تھے۔ ویگن سے اتار کر انہیں ایک
راہداری سے گزار کر وہ ایک بڑے سے ہال کمرے میں پہنچے۔
"دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو جاؤ" ـــ پہلے والے گنجے نے
انہیں حکم دیتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی ہال کی عقبی دیوار
کے ساتھ قطار بنا کر کھڑے ہو گئے۔
چاروں گنجے دروازے کی دونوں سائیڈوں پہ کھڑے ہو گئے۔
چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس

کی آنکھوں پر سبز رنگ کا نفیس چشمہ تھا اور جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ۔ اس کے پیچھے ایک گینڈے نما آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ کھردرا تھا اور اس کے سر کے بال ایسے عربی کھجور کی سی بنے ہوئے تھے جیسے ان میں کبھی کنگھی نہ استعمال کی گئی ہو البتہ اس کی پیشانی چوڑی اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ عمران پیچھے آنے والے آدمی کو دیکھ کر چونک پڑا اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لیے حیرت کے آثار ابھرے لیکن دوسرے لمحے اس کا چہرہ ایک بار پھر سپاٹ ہو گیا۔

"تو یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے ٹونی بن کر فون کیا تھا" ——— پیچھے والے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کی آواز سنتے ہی عمران پہچان گیا کہ یہ لارڈ ڈراسن ہے۔

"یس، لارڈ دیکھو یہ لوگ کیسے پورے وان میں آ پھنسے ہیں" —— پیچھے آنے والے نے کہا اور عمران اس کی آواز بھی پہچان گیا یہ اسی چیف کی آواز تھی جس سے ان گنجوں کی ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی تھی۔

"گڈ کرنل راک ہیڈ! تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے لیکن انہیں زندہ یہاں لے آنے سے تمہارا کیا مقصد تھا" ——— لارڈ ڈراسن نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کرنل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں صرف دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ کون لوگ ہیں اور جس قدر اطمینان سے یہ لوگ بچتے گئے ہیں اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کم از کم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی نہیں ہیں" ——— کرنل راک ہیڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کم از کم کا کیا مطلب۔ یہ ایشیائی ہیں تو ظاہر ہے ان کا تعلق سیکرٹ

سروس سے ہی ہو گا" ——— لارڈ ڈراسن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"نہیں لارڈ! اگر یہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی ہوتے تو میرا اب تک وہ کچھ ہو چکا ہوتا جس کا شاید تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہ پیشہ ور مارنے والے کوئی اور لوگ ہیں اور ہو سکتا ہے یہ ان نواب شان الملک کے ملازم وغیرہ ہوں" ——— کرنل راک ہیڈ نے اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اسے اپنی بات پر مکمل یقین ہو۔

"کرنل! تم الجھی ہوئی باتیں کر رہے ہو۔ کھل کر بات کرو" لارڈ ڈراسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تمہاری سمجھ میں ابھی نہیں آئے گی بہرحال تم نے ان سے کوئی بات چیت کرنی ہو تو کر لو ورنہ میں ان کے خاتمے کا آرڈر دے رہا ہوں" ——— کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"میں نے کیا بات کرنی ہے۔ خواہ مخواہ وقت ضائع ہو رہا ہے۔ ختم کراؤ انہیں" ——— لارڈ ڈراسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو! کیا واقعی تمہیں ٹونی والے نقشے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے" اچانک عمران بول پڑا۔ اور اس کی بات سن کر کرنل اور لارڈ دونوں چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کس نقشے کی بات کر رہے ہو؟" ——— کرنل راک ہیڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"جس نقشے کے بارے میں ٹونی نے تم سے بات کی تھی" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ ہمیں معلوم ہے کہ ٹونی پاکیشیا کے ہسپتال میں شدید زخمی

پڑا ہوا ہے" ۔۔ لارڈ ڈراسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر اس سے کیسے ثابت ہو گیا کہ ٹونی کی بات غلط ہے" عمران نے کہا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ دیکھو! ہمیں ڈاج دینے کی کوشش نہ کرنا۔ ورنہ تمہاری موت نہایت عبرتناک ہو گی" ۔ کرنل راک ہیڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے ڈاج دینے کی کیا ضرورت ہے ۔ میں تو سیدھے سادھے سودے کی بات کرنے آیا ہوں ۔ تم نے ٹونی سے یا جو بھی اس کی جگہ بات کر رہا تھا اس سے دس لاکھ ڈالر میں نقشے کا سودا کیا تھا ۔ رقم دو اور اپنا مال وصول کرو بات ختم" ۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم ٹونی کو کیسے جانتے ہو" ۔۔ ؟ لارڈ ڈراسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اس کو جاننے کی کیا ضرورت تھی۔ اس نے جب فون کیا اور تم سے بات چیت کی تو میں وہیں موجود تھا۔ وہ جس کے پاس ٹھہرا ہوا تھا وہ میرا واقف تھا۔ دس لاکھ ڈالر بڑی رقم ہے چنانچہ اس آدمی سے وہ نقشہ ہم نے اگلوا لیا اور تم یہاں آ گئے۔ اس آدمی نے ہمیں یہ بتایا تھا کہ تم اسے نہیں جانتے اس لئے میں نے سوچا کہ چکر میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے اس لئے میں نے یہاں پہنچتے ہی ٹونی کی آواز میں تمہیں فون کیا تم نے نجانے کس طرح ہمیں اتنی جلدی ٹریس کر لیا اور پھر تمہارے یہ سپر نائٹرز پہنچ گئے اور ہمیں یہاں لے آئے باقی کیا چکر ہے مجھے اس کا علم نہیں ہے البتہ وہ نقشہ اور کاغذات میرے پاس موجود ہیں" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے" ۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام فیاض ہے اور میرا تعلق پاکیشیا کے ایک زیر زمین گروپ سے ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تم پاکیشیا کے علی عمران کو جانتے ہو؟" ۔۔۔ کرنل نے پوچھا۔

"علی عمران، وہ کون ہے؟ میں تو نہیں جانتا اور نہ ہی ہم نے یہ نام زیر زمین دنیا میں سنا ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا کہاں ہے وہ نقشہ نکالو" ۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"نقشہ نہ صرف موجود ہے بلکہ محفوظ ہے اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم لوگوں نے جبراً نقشہ حاصل کرنے کی کوشش کی تو نہ صرف تمہیں ناکامی ہو گی بلکہ نقشہ خود بخود روسیاہ کے ایک ایجنٹ کے پاس پہنچ جائے گا گو انہوں نے ہمارے باس کو بیس لاکھ ڈالر کی آفر کی تھی لیکن ہمارا باس اصول پسند آدمی ہے اس نے کہا ہے کہ چونکہ پہلے سودا لارڈ سے ہو چکا ہے اس لئے پہلی ترجیح لارڈ کی ہی ہو گی۔ ہاں اگر لارڈ نہ خریدنا چاہے تو پھر دوسری پارٹی سے سودا ہو جائے گا اور اگر تمہیں ثبوت چاہئے تو میری جیب میں ان کاغذات کی کاپی موجود ہے جو اس نقشے کے ساتھ تھے تم انہیں دیکھ کر تسلی کر سکتے ہو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اچھا، کہاں ہے وہ کاغذات؟" ۔۔۔ کرنل کے بولنے سے پہلے لارڈ بول پڑا۔ اور عمران نے کوٹ کی اندرونی سائیڈ کا ایک طرف سے باہر نکلا ہوا دھاگہ زور سے کھینچا تو اس سائیڈ کا استر ایک سائیڈ سے کھل گیا اور عمران نے دو انگلیاں اندر ڈال کر چند کاغذات کھینچے اور ہاتھ میں لے

لئے۔

"اس سے کاغذ لے لو نمبر فور"۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے ان کے قریب موجود گنجے سے مخاطب ہو کر کہا اور اس گنجے نے آگے بڑھ کر کاغذات عمران کے ہاتھ سے لے لئے اور پھر لا کر اس نے لارڈ کے ہاتھ میں دے دیئے۔ لارڈ اور کرنل دونوں کاغذوں پر جھک گئے وہ کچھ دیر تک انہیں دیکھتے رہے اور پھر لارڈ نے ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے یہ بالکل وہی تحریر ہے۔۔ جیسی ڈائری میں تھی اس کا مطلب ہے کہ واقعی اصل نقشہ اور ہے"۔۔۔ لارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کرنل راک ہیڈ کی آنکھوں میں بھی چمک ابھر آئی۔

"لیکن اس آدمی نے ڈونی بن کر کال کیوں کی اور پھر جارج کی معرفت۔ وہ براہ راست بھی تو اپنے حوالے سے بات کر سکتا تھا۔ اسے کیا ضرورت تھی چکر دینے کی"۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ جو ڈونی تھا یا کوئی اور۔ بہرحال ایکریمین ہی تھا اب اس کی بدبختی تھی کہ اس نے میری موجودگی میں یہ ساری بات کی۔ میں بھلا ایسے موقع کو کیسے ہاتھ سے جانے دیتا چنانچہ وہ آدمی جس کے پاس وہ ٹھہرا ہوا تھا اور وہ خود بھی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور نقشہ ہمارے پاس آ گیا۔ میں نے نقشہ باس کو ٹرانسمٹ کر دیا اور ساری بات سنا دی۔ جس کے نتیجے میں ہم کاغذات کی یہ فوٹو کاپی ثبوت کے طور پر ساتھ لے کر یہاں آ گئے اور باس کے پاس اصل کاغذات موجود ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو پھر نقشہ کیسے ہمیں مل سکتا ہے اور رقم کہاں دینی ہو گی"

لارڈ ڈراسن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یہاں تو ایسی صورت ہی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ تم لوگوں نے جس انداز میں ہمیں اغوا کیا ہے اس سے صورت حال اعتماد والی نہیں رہی۔ اب تو یہ ہو سکتا ہے کہ تم رقم لے کر ہمارے ساتھ چلو تمہارے آدمی بے شک ہماری نگرانی کریں لیکن دور سے۔ میں فون کر کے باس کو کہیں کال کر لوں گا۔ اس کے بعد کسی بھی کھلی جگہ پر لین دین مکمل ہو سکتا ہے تمہارا مال تمہارے پاس اور ہم رقم لے کر واپس پاکیشیا چلے جائیں گے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"میں بیٹھا ہوں تمہارے ساتھ"۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے فوراً ہی آفر کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ہمیں تو رقم سے مطلب ہے کوئی بھی چلے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او کے کرنل۔ تم ان کے ساتھ جاؤ۔ سپر فائٹرز اور باقی تنظیم دور سے نگرانی کرے گی۔ اگر انہوں نے کوئی حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر ان کی اپنی بدبختی ہو گی ورنہ لارڈ ڈراسن بات کا پکا ہے۔ رقم انہیں دے کر نقشہ لے کر واپس آ جانا"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"ہمیں کسی حرکت کی ضرورت نہیں ہے ہمیں تو رقم چاہئے بس"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ تم نے اس نقشے اور کاغذات کی کاپیاں کرا رکھی ہوں اور ہم سے رقم وصول کرنے کے بعد تم اسے روسیاہی ایجنٹوں کے پاس فروخت کر دو"۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ہم نے ایسا سوچا بھی تھا کیونکہ بہرحال رقم کا لالچ کیسے نہیں ہوتا لیکن اس نواب نے جس کاغذ پر وہ نقشہ بنایا ہے وہ خاص قسم کا کاغذ ہے۔ ہمیں کاپی بنانے والے نے بتایا کہ اگر اس کی کاپی بنانے کی کوشش کی گئی تو یہ کاپی بھی نزائے سے گی اور یہ کاغذ بھی واش ہو جائے گا البتہ یہ کاغذات عام سے تھے اس لئے ہم نے اس کی کاپی بنوائی اور ہم اب دس لاکھ ڈالر کی رقم تو نہ گنوا سکتے تھے اس نے اس کی کاپی بھی جیمس بنالی گئی" ____ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب تم رقم کی لالچ کی بات کر رہے ہو تو پھر تم نے بیس لاکھ ڈالر لے کر روسیاہی ایجنٹوں کو کیوں اسے نہیں دے دیا" ____ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"اصل بات بتاؤں تم لوگ ہماری طرح کے ہو جب کہ وہ لوگ ویجنٹ ٹاپ کے سرکاری لوگ ہیں اس لئے ہاں نے کل کی سیٹ میں پھنسنے سے بہتر یہی سمجھا کہ تم سے بات طے ہو جائے باں مجبوری کی بات دوسری تھی" ____ عمران نے کہا۔

"او کے چلو کہاں چلنا ہے فون کہیں سے کر لو" ____ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"نہیں، ہم راستے میں کسی بھی پبلک فون بوتھ سے بات کریں گے" ____ عمران نے کہا۔

"او کے آؤ" ____ کرنل راک ہیڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سپر فائٹرز کو باہر جانے کے لئے کہا اور وہ چاروں خاموشی سے باہر چلے گئے۔ عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور پھر کمرے سے نکل کر

وہ کرنل راک ہیڈ اور لارڈ ڈراسن کے ساتھ چلتے ہوئے دوبارہ پورچ میں آ گئے۔ اس کے بعد کرنل نے رقم کا بیگ لیا اور پھر ایک بڑی سیلون کار میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو بٹھایا گیا۔ عمران اسے خود ڈرائیو کر رہا تھا، جب کہ دوسری کار میں کرنل راک ہیڈ تھا۔ ڈرائیور البتہ کوئی اور تھا اور دونوں کاریں ایک دوسرے کے پیچھے چلتی ہوئیں لارڈ ڈراسن ہاؤس کے بڑے گیٹ کی طرف بڑھنے لگیں۔ عمران کے ساتھی مسلسل خاموش تھے، جب کہ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ لارڈ ہاؤس کے بڑے گیٹ سے باہر نکلتے ہی بلیک زیرو نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کے لئے کہا اور بلیک زیرو نے جلدی سے منہ بند کر لیا۔

لارڈ ڈراسن بڑے بے چینی کے عالم میں وسیع و عریض کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید اضطراب کے آثار نمایاں تھے کہ یکلخت دروازہ کھلا اور وکی اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا۔ مل گیا نقشہ" ــــ لارڈ ڈراسن نے چونک کر کہا۔

"معلوم نہیں جناب! یہاں سے نکلتے ہی ابھی کچھ فاصلہ طے ہوا تھا کہ چیف نے ان لوگوں کی کار رکوائی اور پھر ان سے کہا کہ ایسے کاموں میں اعتماد ضروری ہے اس لئے وہ اکیلے ان کے ساتھ جائیں گے پھر انہوں نے مجھے سپر فاسٹر کے ساتھ وہیں رکنے کے لئے کہا اور خود کار لے کر ان کے پیچھے چلے گئے جاتے ہوئے ہمیں انہوں نے سرگوشیانہ انداز میں کہا تھا کہ اگر ضرورت پڑی تو وہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر ریڈ کاشن دیں گے چنانچہ ہم وہیں رک گئے اور دونوں کاریں آگے چلی گئیں لیکن کافی دیر بعد ریڈ کاشن کی بجائے چیف کی کال آگئی کہ انہوں نے نقشہ حاصل کر لیا ہے اور وہ واپس

آ رہے ہیں چنانچہ ہم انتظار کرتے رہے لیکن ابھی تک وہ واپس نہیں لوٹے اس پر میں نے سوچا کہ آپ سے مزید ہدایات لے لی جائیں" ــــ وکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب کرنل راک ہیڈ نے نقشہ حاصل کر لیا لیکن ابھی تک وہ واپس نہیں آئے وہاں کہاں رک سکتے ہیں" ــــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وکی کوئی جواب دیتا اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور لارڈ ڈراسن نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرنل راک ہیڈ صاحب سے بات کیجئے" ــــ آپریٹر نے کہا اور لارڈ ڈراسن چونک پڑا۔

"اوہ یس" ــــ لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو لارڈ! میں کرنل راک ہیڈ بول رہا ہوں" ــــ دوسری طرف سے کرنل راک ہیڈ کی آواز سنائی دی۔

"اوہ کرنل تم کہاں رہ گئے ہو۔ میں انتہائی بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں" ــــ لارڈ ڈراسن نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"سوری لارڈ! تمہیں انتظار کرنا پڑا لیکن یہ انتظار دو چار روز اور لمبا ہو جائے گا کیونکہ جب تک میں نارک نہ پہنچ جاؤں کرنل راک ہیڈ کو قید سے رہائی نہیں مل سکتی اور جب تک اس غریب کو رہائی نہ ملے وہ تم تک نہیں پہنچ سکتا" ــــ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"کیا ــ کیا مطلب! کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے" لارڈ ڈراسن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ارے ارے لارڈ، اتنے زور سے مت چیخو، یہ تمہارے وقار کے خلاف ہے اور سنو تم نے میری ذہانت کی تعریف کی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ فون کر کے تمہیں بتا دوں کہ ٹاشیم جیسی قیمتی دھات کو حاصل کرنا تم جیسے تھرڈ ریٹ بدمعاشوں کا کام نہیں ہے یہ حکومتوں کے معاملے ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ ایکریمیا اس دوڑ میں آگے نکل گیا ہے اور ہاں یہ بھی بتا دوں کہ وہ پہلا نقشہ اور اس کی کاپی بھی میرے ہی پاس ہے اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم اصل کرنل راک ہیڈ کے ساتھ مل کر کہیں جنگل میں ہرن وغیرہ کا شکار کھیلو باقی ویسے اتنا بتا دوں کہ میرا نام سوبرز ہے اور سوبرز ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کا سپیشل ایجنٹ ہے۔ بائی بائی" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہیلو ہیلو آپریٹر!" —— لارڈ ڈراسن نے رابطہ ختم ہوتے ہی بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس!" —— دوسری طرف سے آپریٹر کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"معلوم کرو یہ فون کہاں سے کیا گیا ہے فوراً ابھی ایک سیکنڈ میں" —— لارڈ ڈراسن کا چہرہ غصے کی شدت سے بُری طرح مسخ ہو چکا تھا وہ اس طرح دانت پیس رہا تھا جیسے اگر یہ سوبرز جو اتنے دنوں تک کرنل راک ہیڈ بنا اُسے بیوقوف بناتا رہا اگر اس کے سامنے آجائے تو وہ اس کی گردن اپنے دانتوں سے چبا ڈالے۔

"سر یہ فون نارگو سے کے شمال میں واقع کسی پبلک بوتھ سے کیا گیا ہے"

چند لمحوں بعد آپریٹر نے جواب دیا اور لارڈ ڈراسن نے رسیور اس طرح کریڈل پر پٹخا جیسے قصور اسی رسیور کا ہی ہو۔

"ہونہہ یہ سوبرز سمجھتا ہے کہ میں تھرڈ کلاس بدمعاش ہوں میں اسے بتاؤں گا کہ میں کیا ہوں" —— لارڈ ڈراسن نے غراتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے اس کی نظریں ایک طرف کھڑے وکی پر پڑ گئیں جو خاموش کھڑا ہوا تھا۔ لارڈ ڈراسن وکی کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"باس حکم دیجئے!" —— وکی نے لارڈ ڈراسن کو اپنی طرف اس طرح گھور کر دیکھتے ہوئے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"تم ابھی میرے حکم کے انتظار میں ہو۔ فوراً مکمل تنظیم کو حرکت میں لے آؤ اور اس سوبرز یا کرنل راک ہیڈ جہاں بھی وہ ہو زندہ یا مردہ میرے سامنے لے آؤ اور سنو اگر تم اس میں ناکام رہے تو میں سب کو اپنے ہاتھ سے گولی مار دوں گا" —— لارڈ ڈراسن نے پاگلوں کے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور وکی سر ہلاتا ہوا اس طرح مڑ کر بھاگا جیسے موت اس کے تعاقب میں ہو۔

"اوہ اوہ کس قدر حماقت ہوئی ہے مجھ سے۔ اوہ کاش ذرا سا میں نے غور کر لیا ہوتا۔ مجھے بار بار شک تو پڑتا تھا لیکن کاش کہ مجھے معلوم ہوتا کہ یہ کرنل کی بجائے ایکریمین ایجنٹ ہے۔ اوہ سب کچھ ڈوب گیا۔ میں اسے کچا چبا جاؤں گا" —— لارڈ ڈراسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا وہ بار بار مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے لیکن وہ بے بس تھا اور اس وقت سوائے بڑبڑانے کے وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔

عمران نے اطمینان سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کرنل راک ہیڈ کی کار اس کے پیچھے تھی اور اس سے پیچھے کچھ فاصلے پر دو اور کاریں بھی آ رہی تھیں۔ یہ شاید ان سپر فاسٹرز کی تھیں جنہیں نگرانی کے لیے بھیجا گیا تھا۔ ابھی وہ لارڈ ہاؤس سے کچھ فاصلے پر ہی پہنچے تھے کہ عمران والی کار کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔

"ہیلو ہیلو مسٹر فیاض! میں کرنل راک ہیڈ بول رہا ہوں اوور"۔۔۔۔ کرنل راک ہیڈ کی تیز آواز ڈیش بورڈ میں فٹ ٹرانسمیٹر سے ابھری۔

"اب کیا ہو گیا ہے کرنل راک ہیڈ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اپنی کار روک لو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہارے ساتھ ہی بیٹھ کر جاؤں گا۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کرنل راک ہیڈ نے جواب دیا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"ٹھیک ہے ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے اوور"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ چند لمحوں بعد کرنل کی کار بھی ان کے پیچھے آ کر رک گئی اور کرنل راک ہیڈ کار سے اتر کر اس کے ڈرائیور کو کچھ کہتا رہا پھر تیزی سے عمران کی کار کی طرف بڑھ آیا۔ اس کے ہاتھ میں بریف کیس تھا۔

"تم پیچھے چلے جاؤ اور کرنل صاحب کو آگے بیٹھنے دو"۔۔۔۔ عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پچھلی سیٹ پر جوزف اور جوانا کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اور کرنل راک ہیڈ دروازہ کھول کر اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے بریف کیس اپنی ٹانگوں کے سامنے رکھ لیا اس کے ساتھ ہی عمران نے کار آگے بڑھا دی جب کہ پچھلی کار اپنی جگہ پر رکی رہی اور اس کے پیچھے آنے والی دونوں کاریں بھی رک گئی تھیں۔ عمران نے کرنل سے کوئی بات نہ کی اور تیزی سے کار چلاتا ہوا ناراگوے کی طرف بڑھتا گیا۔

"تم یہ لین دین کہاں کرنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ کرنل نے یکلخت عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جہاں سہولت ہو کرنل"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر ناراگوے داخل ہونے سے پہلے شمال طرف جانے والی سڑک کی طرف کار موڑ دو۔ وہاں ایک فارم ہے جہاں فون بھی موجود ہے تم فون کر کے اپنے باس کو وہیں بلا سکتے ہو"۔۔۔۔ کرنل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا

اور پھر تھوڑا آگے جانے کے بعد اس نے کرنل کی ہدایت پر کار شمال کی طرف جانے والی ایک سائیڈ روڈ پر موڑی اور اُسے تیزی سے آگے بڑھاتا گیا تھوڑی دور جانے کے بعد اُسے ایک فارم کی عمارت نظر آ گئی۔

"اس فارم میں چلو" ۔۔۔ کرنل نے فارم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا اور چند لمحوں بعد کار فارم کے بند پھاٹک کے سامنے پہنچ گئی۔

"دو بار لانگ اور ایک بار شارٹ ہارن دو" ۔۔۔ کرنل نے کہا اور عمران نے اس کی ہدایت کے مطابق ہارن بجائے تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک مہاتڑ نگا مسلح آدمی باہر آیا اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"پھاٹک کھولو جولی" ۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ جولی نے کہا اور واپس کھڑکی میں غائب ہو گیا چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لیتا گیا۔ فارم کے وسیع و عریض لان میں ایک سائیڈ پر ایک چھوٹا لیکن تیز رفتار ہیلی کاپٹر موجود تھا وہ آدمی پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا تھا۔

"آؤ میں تمہیں فون کراؤں" ۔۔۔ کرنل نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی بھی کار سے نیچے اتر آئے۔ فارم میں جولی کے علاوہ اور کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا تھا اور وہ بھی کرنل کے اشارے پر باہر برآمدے پر ہی رک گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت فارم کے ایک بڑے کمرے میں آ گیا جہاں ایک طرف ٹیلیفون رکھا ہوا تھا۔

"یہ لو بلاؤ اپنے باس کو" ۔۔۔ کرنل نے ٹیلیفون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

کہا اور عمران فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پھر رکھ دیا۔

"کیا ضرورت ہے اسے بلانے کی۔ رقم تمہارے پاس ہے اور نقشہ میرے پاس" ۔۔۔ عمران نے واپس مڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا نقشہ تمہارے پاس ہے لیکن پھر تم نے باس کا چکر کیوں چلایا تھا" ۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"اب میں اتنا بھی احمق نہیں ہوں کرنل کہ وہیں لارڈ ہاؤس میں ہی نقشے کی موجودگی کا اقرار کر لیتا پھر رقم بھی نہ ملتی اور ہماری ہڈیاں بھی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ ۔۔۔ بس ٹھیک ہے کہاں ہے وہ نقشہ نکالو" ۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ رقم والا بیگ میرے ساتھی کو دے دو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ تم خاصے بے اعتبار قسم کے آدمی ہو۔ یہ لو گن لو پوری رقم ہے" کرنل راک ہیڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے بریف کیس بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔ بلیک زیرو نے بریف کیس لے کر اسے کھولا تو اس میں بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈیاں بھری ہوئی تھیں۔

"ٹھیک ہی ہوں گی۔ یہ لو نقشہ اور کاغذات" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کوٹ کے اس پھٹے ہوئے استر میں انگلیاں ڈالیں اور اندر سے تہہ شدہ کاغذات باہر نکال لئے اور کاغذات اس نے کرنل کی طرف بڑھا دیئے۔ کرنل راک ہیڈ نے جلدی سے کاغذات جھپٹے اور انہیں کھول کر دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"لیکن تم تو یہ سمجھے ہو کہ نقشہ ایسے کاغذ پر بنا ہوا ہے جس کی کاپی نہیں ہو سکتی جب کہ یہ تو عام کاغذ پر بنا ہوا ہے" ۔۔۔ کرنل نے نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کرنل! وہ نواب کوئی سیکرٹ سروس ایجنٹ تو نہ تھا کہ اس قسم کے کاغذات اس کے پاس موجود ہوتے سیدھا سادھا نواب تھا اس نے تو سیدھے سادے کاغذ پر ہی نقشہ بنا لیا تھا ویسے یقین کرو کہ اس کی کوئی کاپی نہیں بنائی گئی۔ وہاں تو میں نے جان چھڑانے کے لئے کہہ دیا تھا ویسے بھی ہم ایسے چکر میں پڑنے کے قائل نہیں ہیں اور نہ ہمارا تعلق کسی روسیاہی ایجنسی سے ہے ہم تو عام سے لوگ ہیں۔ یہ بات تو میں نے صرف رقم دینے کے لئے کہی تھی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے تم نے رقم وصول کر لی اب تم جا سکتے ہو" ۔۔۔ کرنل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ نقشہ اور کاغذات اس نے جیب میں رکھ لئے تھے۔

"ہم اب کار نہیں لے جا سکتے کیونکہ ہو سکتا ہے تمہارے آدمی کار پر چڑھ دوڑیں اور پھر نقشہ بھی اور رقم بھی جائے۔ تم ایسا کرو ہمیں اس ہیلی کاپٹر پر شہر چھوڑ دو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں ایسا ناممکن ہے یہ ہیلی کاپٹر تو سیکرٹ ہے تم اگر کار پر نہیں جانا چاہتے تو پیدل چلے جاؤ" ۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے بہر حال اس کار سے پیدل جانا ٹھیک رہے گا۔ آؤ دوستو، ہمارا کام ختم ہو گیا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ کرنل بھی ان کے ساتھ ہی باہر آیا۔

"ہونہہ! انہیں جانے دو" ۔۔۔ کرنل نے مشین گن بردار آدمی سے کہا اور اس نے سر ہلا دیا۔

"اچھا کرنل ہمیں اجازت گڈ بائی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل نے سر ہلا دیا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا۔ بلیک زیرو بریف کیس اٹھائے اس کے پیچھے اور جوزف اور جوانا ان دونوں کے پیچھے چلتے ہوئے جلد ہی پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی سے باہر آ گئے۔

"اب یعنی اب فوراً پیدل مارچ ہو جائے" ۔۔۔ عمران نے باہر نکل کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آخر آپ کیا کر رہے ہیں میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہاری سمجھ تو دانش منزل کی حد تک ہی محدود ہو گئی ہے ظاہر ہے نقشہ ہم نے دے دیا ہمارے لئے فضول تھا اور رقم ہمیں مل گئی۔ اس رقم سے ہمارے آنے جانے کے اخراجات کے ساتھ ساتھ مس ملونی کے زخموں کا معاوضہ اور اس کے محل میں جو توڑ پھوڑ ہوئی ہے اس کی مرمت کے اخراجات سب آسانی سے پورے ہو جائیں گے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سڑک چھوڑ کر ایک طرف موجود درختوں کے گھنے جھنڈ کی طرف بڑھنے لگا۔

"ادھر کہاں جا رہے ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ابھی یہاں سے کرنل راک ہیڈ صاحب عرف سور نے جانا ہے۔ اور وہ بھی ہیلی کاپٹر پہ۔ اس لئے ہم اس دوران ذرا درختوں کے اس جھنڈ میں آرام کر لیں گے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں — سوپرز؟" — بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں جناب طاہر صاحب! یہ کرنل راک ہیڈ صاحب اصلی نہیں ہیں یہ ایکریمیا سیکرٹ ایجنسی کا سپیشل ایجنٹ سوپرز ہے" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

وہ اس وقت تک درختوں کے اس گھنے جھنڈ میں پہنچ گئے تھے

اسی لمحے عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں اور عمران نے جلدی سے اس کوٹ کے اندر بنی ہوئی ایک چھوٹی جیب سے ایک پنکی کی پتی باہر نکالی اور اس کا ایک کونا ذرا سا موڑ دیا۔ ٹوں ٹوں کی آوازیں اس پتی سے نکل رہی تھیں۔ پتی کا کونا مڑتے ہی اس میں سے ایک آواز ابھری یہ کرنل راک ہیڈ کی آواز تھی۔

"ہیلو لارڈ! میں کرنل راک ہیڈ بول رہا ہوں" — پتی میں سے کرنل راک ہیڈ کی آواز بڑے واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

"اوہ کرنل تم کہاں رہ گئے ہو میں انتہائی بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں" — لارڈ ڈریاسن کی تیز آواز پتی میں سے ابھری۔

اور پھر ان کے درمیان ہونے والی گفتگو عمران اور بلیک زیرو دونوں واضح طور پر سنتے رہے جب آواز آنی بند ہوئی تو عمران نے مسکراتے ہوئے پتی کو دوبارہ موڑا اور اسے جیب میں رکھ لیا۔

"اوہ آپ کو کیسے پتہ چلا کچھ مجھے بھی تو بتائیں۔ یہ کیا عجیب و غریب کھیل ہے" — بلیک زیرو کے لہجے میں اور چہرے پر شدید حیرت تھی۔

"سنو! مجھے واقعی معلوم نہ تھا کہ کرنل راک ہیڈ کے میک اپ میں

سوپرز ہے اور اس وقت تک میرا پروگرام کچھ اور تھا لیکن جیسے ہی اس ہال میں کرنل راک ہیڈ داخل ہوا میں اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ وہ سوپرز ہے حالانکہ اس کے چہرے پر میک اپ تھا اور میں اس کرنل راک ہیڈ کو پہلے سے نہ جانتا تھا اس لئے میرے لئے وہ صرف میک اپ تھا لیکن سوپرز کی ایک خاص پہچان ہے اور وہ یہ کہ اس کی پلکیں مصنوعی ہیں اور میک اپ چاہے کیسا بھی ہو پلکیں مصنوعی کوئی نہیں لگاتا۔ زیادہ سے زیادہ اس کا رنگ بدل دیا جاتا ہے اور بس۔ لیکن سوپرز کی پلکیں شاید پیدائش کے وقت ہی موجود نہ تھیں اس لئے وہ ہمیشہ مصنوعی پلکیں لگاتا ہے۔ میرا اس سے کئی بار ٹکراؤ ہو چکا ہے چنانچہ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا۔ اس کا قد و قامت جسمانی ساخت اور اس کے چلنے کا انداز دیکھتے ہی میں چونک پڑا، اور مصنوعی پلکیں دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ یہ سوپرز ہے اور کرنل راک ہیڈ بنا ہوا ہے۔ اسے پہچانتے ہی سارا کھیل میری سمجھ میں آگیا۔ روسیاہ کے ساتھ ساتھ ایکریمیا کو بھی اس ساری کارروائی کا علم ہو گیا تھا چنانچہ سوپرز کسی کرنل راک ہیڈ کے میک اپ میں لارڈ کے پاس پہنچ گیا ہو سکتا ہے اس کا مقصد یہی ہو کہ جب ٹاشیم کے اصل سپاٹ پر یہ لوگ پہنچیں تو سوپرز کنٹرول سنبھال لے لیکن بہرحال وہ ایکریمی ایجنٹ تھا اور اسے دیکھنے کے بعد میں نے پروگرام میں تبدیلی کر دی۔ روسیاہ والے تو پہلے ہی اس ٹاشیم کے چکر میں تھے ٹوٹی والے چکر میں مجھ سے ایک بنیادی حماقت ہو گئی تھی کہ ٹوٹی شدید زخمی حالت میں ہسپتال میں تھا اور میں نے ٹوٹی کے نام پر چکر چلا دیا.... ظاہر ہے سیکرٹ ایجنسی کے لئے اس کا پتہ چلانا مشکل نہ تھا۔ اس لئے سوپرز نے یقیناً اس کی تصدیق کر لی ہو گی۔ وہ

ہے حد ذہین اور ہوشیار آدمی ہے چنانچہ سوپرز کو دیکھتے ہی میں نے اس نقشے سے ہمیشہ کے لئے پیچھا چھڑانے کے لئے ایک پلان بنا لیا۔ اور پھر میرے اسی پلان کے مطابق عمل ہوتا رہا اور اب دیکھو نقشہ ایکریمیا کے پاس پہنچ گیا ہے اب اس نقشے کی وجہ سے روسیاہ اور ایکریمیا آپس میں ٹکراتے پھریں گے۔ پاکیشیا کی جان اس چکر سے ہمیشہ کے لئے چھوٹ گئی اور اخراجات کی رقم مفت ہاتھ آگئی۔ یہ تو سودا برا رہا یا اچھا" ــــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سوپرز آپ کو کیوں نہیں پہچان سکا" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"بس اس کے لئے مجھے مسلسل اپنی طبیعت پر جبر کرنا پڑا۔ میری باتیں ہی میری خاص پہچان ہیں لیکن یہ نہ پوچھو کہ اس دوران میرا کیا حشر ہوا ہے مسلسل سنجیدہ رہ رہ کر میرے دماغ پر دس ہزار کی گرد چڑھ گئی ہے۔ کئی بار طبیعت مچلی لیکن پھر جبر کر گیا کیونکہ اگر سوپرز کو ذرا بھی شک ہو جاتا تو پھر وہ کبھی یقین نہ کرتا کہ میں نے اسے اصلی نقشہ دیا ہے اور نتیجہ یہ کہ ہمارے لئے ایک مستقل مصیبت کھڑی ہو جاتی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

اسی لمحے انہیں دور سے ہیلی کاپٹر کی مخصوص آواز سنائی دی اور وہ سب ذرا تیزی سے آگے بڑھے تو انہوں نے اسی ہیلی کاپٹر کو جو فارم کے اندر موجود تھا تیزی سے اڑ کر مشرق کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔

"لو بھئی نقشہ ختم اور پاکیشیا پاک۔ اس سے تو مستقل جان چھوٹی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا ہم یہاں صرف اس لئے آئے تھے کہ اس سوپرز کو نقشہ دے کر اس سے رقم لے لیں" ــــ بلیک زیرو نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صبر۔ شانتی مسٹر طاہر عرف بلیک زیرو صاحب۔ انتقام کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں اب دیکھو لارڈ ڈراکن سے ہم نے ایک انتقام تو لے لیا ہے کہ جس نقشے کی خاطر اس نے نواب شان الدولہ اور اس کی بیٹی کو مارا، ٹام جم کو قتل کیا وہ نقشہ اس کے ہاتھوں سے پُھر کر کے اڑ گیا اور اس جیسے آدمی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ اپنے ہی ملک کے سیکرٹ ایجنٹوں سے لڑ سکے اس لئے ایک کام تو مکمل ہو گیا۔ اب آؤ دوسرے کام کی طرف۔ جن پیرا فائٹرز نے نواب شان الدولہ اور اس کی بیٹیوں پر انتہائی بے رحمانہ تشدد کیا اور پھر ٹام جم نے بھی مرتے وقت پیرا فائٹر کا ہی نام لیا تھا اس لئے اب دوسرے انتقام کا کام شروع۔ ابھی تھوڑی دیر بعد یہ لوگ اس فارم ہاؤس میں پہنچ جائیں گے کیونکہ ان کی کار یہاں موجود ہے اور یہ لوگ خاصے پھرتیلے واقع ہوئے ہیں تم نے دیکھا نہیں کہ کس طرح انہوں نے ہمیں فون کرنے کے پانچ منٹ بعد ہی نہ صرف ٹریس کر لیا بلکہ گرفتار بھی کر لیا چنانچہ اب ان پیرا فائٹرز کی لاشیں ــــ ہی لارڈ ڈراکن کو تحفے کے طور پر بھیجوں گا آؤ میرے ساتھ" ــــ عمران نے کہا اور درختوں کے جھنڈ سے نکل کر تیزی سے چلتا ہوا دوبارہ فارم کی طرف بڑھ گیا۔

"اب سنو۔ ہم نے ان لوگوں کو اس فارم کے اندر گھیرنا ہے اس لئے تم تینوں فارم کے سائیڈوں میں چھپ جاؤ میں اکیلا اندر جاؤں گا پھر جیسے

ہی یہ لوگ اندر آئیں تم بھی اندر آجانا اس کے بعد فیصلہ ہو جائے گا کہ سپر فائٹرز کون ہیں“ ـــــ عمران نے فارم ہاؤس کے قریب پہنچ کر رکتے ہوئے ان تینوں سے کہا اور وہ تینوں یعنی بلیک زیرو، جوزف اور جوانا تیزی سے فارم ہاؤس کے سائیڈوں کی طرف بڑھ گئے جب کہ عمران اطمینان سے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کراس کرتا ہوا اندر غائب ہو گیا۔ رقم کا بریف کیس اس نے البتہ بلیک زیرو کے ہاتھ سے لے لیا تھا اور وہ اس وقت اس کے ہاتھ میں تھا۔

”اوہ ـــ اوہ شاید میرا دماغ خراب ہو گیا ہے“ ـــــ اچانک سپر فائٹر فور نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب، کیا کہنا چاہتے ہو تم“ ـــــ ساتھ بیٹھے ہوئے نمبر ون نے چونک کر نمبر فور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ اس وقت نارا گوسے کی ایک سڑک پر دوڑتی ہوئی کار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نمبر فور کار چلا رہا تھا جبکہ نمبر ون اس کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا۔

”ہم خواہ مخواہ ساری سڑکوں پر کار دوڑاتے رہے جب کہ یہ کرنل تو ہمارے سامنے زیرو ون کا پتہ لگ گیا ہے۔ اس کا پتہ تو آسانی سے لگایا جا سکتا ہے“ نمبر فور نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کے نیچے ایک بٹن دبایا تو ڈیش بورڈ کی سپاٹ سائیڈ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گئی۔

”تو کیا ضروری ہے کہ وہ اس کار میں موجود ہو گا اب تک؟“ ـــــ نمبر ون نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ تو پتہ چلے کہ وہ گیا کہاں ہے" ـــ نمبر فور نے کہا اور اس نے ایک اور بٹن دبا دیا دوسرے لمحے روشن سکرین پہ نارا گوٹے اور اس سے ملحقہ علاقے کا نقشہ سرخ رنگ کی لکیروں سے بنا ہوا نمودار ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی نمبر فور نے ایک بار پھر ہاتھ نیچے کی طرف بڑھایا اور جب اس نے ہاتھ باہر کھینچا تو سکرین کے ایک حصے پر سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"اوہ یہ تو سیکٹر تھرٹی ہے اور میرے خیال میں یہ البرٹ فارم ہاؤس ہے" ـــ نمبر ون نے غور سے نقطے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں زیرو ون کا البرٹ فارم ہاؤس ہی موجود ہے" ـــ نمبر فور نے کہا اور اس نے کار کو اتنی تیزی سے ٹرن دیا کہ کار الٹتے الٹتے بچی۔ نمبر فور نے کار کی رفتار یکلخت بے حد تیز کر دی اور لمبی باڈی اور انتہائی طاقتور انجن والی کار آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی دو چوکوں سے کار مختلف سڑکوں پہ موڑنے کے بعد وہ اس سائیڈ روڈ پر آ گئے جس پہ آگے جا کر البرٹ فارم واقع تھا اور پھر چند لمحوں بعد ہی انہیں فارم ہاؤس کا لکڑی کا بند پھاٹک نظر آنے لگا۔

"ہوشیار نمبر ون" ـــ نمبر فور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کار اسی رفتار سے دوڑتی ہوئی ایک زوردار دھماکے سے لکڑی کے بند پھاٹک سے ٹکرائی اور فارم کے اندر داخل ہو گئی سامنے ہی زیرو ون کار کھڑی صاف نظر آ رہی تھی۔ کار کی بریکیں چیخیں اور کار ٹھیک ہی زیرو ون کار کے قریب رکی۔ وہ دونوں ہی اچھل کر باہر نکلے اور پھر تیزی سے دوڑتے ہوئے راہداری میں سے اندر اس کمرے

کی طرف بڑھ گئے جس میں سے لائٹ نظر آ رہی تھی۔

"خبردار!" نمبر ون نے دھاڑتے ہوئے کہا اور صوفے پہ آنکھیں بند کیے بیٹھا ہوا آدمی اس بری طرح اچھلا کہ بے اختیار صوفے سے نیچے آ گرا۔

"ک ک کک کون ہو تم؟" ـــ اس آدمی نے اس طرح آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا جیسے اس کی بینائی اچانک چلی گئی ہو۔

"وہ کرنل کہاں ہے؟" ـــ نمبر ون نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"کرنل ـــ کرنل اپنی رجمنٹ میں ہو گا" ـــ اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"شٹ اپ۔ بتاؤ وہ کرنل کہاں ہے ورنہ تمہاری ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دی جائے گی" ـــ نمبر ون کا غصہ عروج پہ پہنچ گیا۔

"بب بب بتاتا ہوں جناب! ذرا آہستہ بولیے۔ آئیے میرے ساتھ میں لے چلتا ہوں آپ کو کرنل کے پاس" ـــ اس آدمی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور اس طرح دروازے کی طرف بڑھنے لگا جیسے وہ دشمنوں کی بجائے دوستوں کے درمیان ہو۔ دونوں اس کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے نکل کر راہداری میں آئے اور پھر برآمدے سے ہوتے ہوئے باہر وسیع صحن میں آ گئے جہاں دونوں کاریں موجود تھیں۔

اس آدمی نے باہر آ کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے کسی کو تلاش کر رہا ہو۔

"کسے دیکھ رہے ہو؟" ـــ نمبر ون نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سپر فائٹرز کو — وہ ابھی تک نہیں آئے کہیں سو تو نہیں گئے" — اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم آگئے ہیں ماسٹر!" — اچانک برآمدے کی سائیڈ سے ایک آواز ابھری۔

"اوہ! اسے کہتے ہیں آمد" — عمران جیسے ماسٹر کہہ کر پکارا گیا تھا نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کہا اور ایک قدم پیچھے ہٹ گیا اور سپر فائٹرز تیزی سے اس طرف کو گھومے تو انہیں سامنے سے وہی دو حبشی آتے دکھائی دیئے۔ اسی لمحے ٹوٹے ہوئے پھاٹک کی طرف سے ان کا ساتھی ایشیائی بھی داخل ہوتا دکھائی دیا۔

"یہ تو تمہارے ساتھی ہیں کرنل کہاں ہے" — نبروان نے مڑ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے چہرے پر اب حیرت و غضب کے آثار ابھر آئے تھے۔

"اس جوزف کے پیٹ میں — یہ افریقہ کے آدم خور قبیلے سے تعلق رکھتا ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے جوزف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ تو تم ہمیں ڈراج دے رہے تھے ہمیں سپر فائٹرز کو! تمہاری یہ جرأت" — نبروان نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"اسے آرام سے بولو۔ زیادہ چیخنے چلانے سے انرجی ضائع ہوتی ہے اور اس وقت تمہیں انرجی کی سخت ضرورت ہے کیونکہ یہ جوانا کہتا ہے کہ وہ سپریم فائٹر ہے کیوں جوانا؟" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر! ان کا مقابلہ آج تک کسی فائٹر سے ہوا ہی نہیں اس لئے انہیں اپنے متعلق شدید غلط فہمی ہے" — جوانا نے بڑے زہر خند لہجے میں کہا۔

"اوہ تو تم ہمیں چیلنج کر رہے ہو" — نبروان نے بھیڑیئے کے سے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

"چیلنج سنو تم نے نواب شان الدولہ اور اس کی بیٹیوں پہ تشدد کیا تھا نا" — یکلخت عمران کا لہجہ بدل گیا۔

"ہاں کیا تھا کیوں" — نبروان نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور شام جم کو بھی قتل تم نے ہی کیا تھا" — عمران نے بھیڑیئے کے سے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ فرار ہو رہا تھا" — نبروان نے جواب دیا۔

"تو پھر سن لو کہ ہم پاکیشیا سے اس لئے آئے ہیں تاکہ انتقام لے سکیں اور تمہیں بتا سکیں کہ سپر فائٹرز کسے کہتے ہیں۔ تم نے اب تک صرف عام لوگوں اور معصوم عورتوں پر ہاتھ اٹھایا ہے اب تمہیں پتہ چلے گا کہ مقابلہ کسے کہتے ہیں۔ اور وہ تمہارا احمق لارڈ تمہارے سر پہ بدمعاش بنا پھرتا ہے تمہاری ٹوٹی پھوٹی اور بد وضع لاشیں جب اس کے سامنے پہنچیں گی تو اسے بھی معلوم ہو جائے گا کہ فائٹر کسے کہتے ہیں" — عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا — تو تم چار چوہے ہم سے لڑنا چاہتے ہو ہم سپر فائٹرز سے ہا۔ ہا — یہ واقعی اس صدی کا سب سے دلچسپ لطیفہ ہے" — نبروان نے بڑے استہزائیہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اس

کا دوسرا ساتھی البتہ ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔

"ماسٹر آپ سب ایک طرف ہٹ جائیں ان دونوں بھیڑوں کے لئے ایک جوانا ہی کافی ہے" — اچانک جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں جوانا، یہ میرا شکار ہیں۔ آج بڑے عرصے بعد مجھے گیدڑوں کے شکار کھیلنے کا موقع ملے گا" — جوزف نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب! میرا خیال ہے آج مجھے موقع دیا جائے جوزف جوانا اور آپ تو فیلڈ میں رہتے ہیں لیکن مجھے آج موقع مل رہا ہے ہاتھ پیر چلانے کا" — بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یار ایسا کرتے ہیں فیصلہ ان پہ چھوڑ دیتے ہیں یہ جسے چاہیں اپنا عزرائیل منتخب کر لیں" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نمبر فور!" — اچانک نمبر ون نے چیخ کر اپنے ساتھی سے کہا۔

"یس نمبر ون" — نمبر فور نے چونک کر نمبر ون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم سن رہے ہو ان بڈھوں کی بکواس" — نمبر ون نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں تو تمہاری وجہ سے خاموش کھڑا ہوں نمبر ون اور تمہاری خاموشی کی وجہ سے ان کی زندگی کے لمحے بڑھتے جا رہے ہیں" — نمبر فور نے کہا۔

"چلو نمبر ون نے تو نمبر فور کو منتخب کر کے فیصلہ کر لیا اور میں اپنے ساتھیوں میں سے بلیک زیرو کا انتخاب کرتا ہوں۔ بلیک زیرو تم اس نمبر

فور صاحب کو بتاؤ گے کہ ہڈیاں توڑنے کا فن کیا ہوتا ہے۔ اس کے بعد نمبر ون صاحب جس کا انتخاب کریں گے وہ انہیں راگ درباری کے بھاؤ بتائے گا البتہ یہ اونچا بولتا ہے اور مجھے شور سے نفرت ہے اس لئے جی تو چاہتا ہے کہ اس کے گلے میں سائلنسر میں فٹ کرا دوں" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دیکھو مسٹر اپنی جانیں مت گنواؤ۔ ہمیں اس کرنل کی تلاش ہے اگر تم ہمیں اس کرنل کا پتہ بتا دو تو ہم تمہیں جانے دیں گے کیونکہ باس نے تمہارے متعلق کوئی حکم نہیں دیا" — نمبر ون نے اچانک مڑ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چلو ایک معاہدہ کر لیتے ہیں اگر تم ہم میں سے کسی ایک کو بھی شکست دے دو تو کرنل دست بستہ تمہارے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔ اب اگر اکیلے اکیلے لڑنا ہو یا اکٹھا یہ تمہاری مرضی ہے" — عمران نے کہا۔

"احمق آدمی کیوں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی گردنیں تڑوانا چاہتے ہو۔ بتاؤ کرنل کہاں ہے" — نمبر ون نے تیز لہجے میں کہا۔

"یار ہاتھی جیسا جسم رکھنے کے باوجود چوہے جیسا دل کیوں ہے تمہارا بولو لڑنے سے ڈرتے ہو تو زمین پہ ناک سے لکیریں نکالو کر آئندہ اپنے آپ کو سپر فائٹر تو ایک طرف فائٹر بھی نہیں کہو گے" — عمران نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"اوہ تمہاری یہ جرأت۔ میں تم پہ رحم کھا رہا ہوں اور تم میری توہین کر رہے ہو" — نمبر ون نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر عمران پہ حملہ آور ہو گیا لیکن عمران اس سے بھی زیادہ

تیزی سے ایک طرف ہٹا اور ساتھ ہی اس کی لات نمبروان کے پہلو پر پڑی اور نمبروان کسی لٹو کی طرح گھومتا ہوا ایک طرف کھڑے بلیک زیرو پر جا گرا۔ یہ سب کچھ پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا اس لیے بلیک زیرو سنبھل ہی نہ سکا اور وہ نمبروان کے ساتھ ٹکراتا ہوا نیچے گرا۔ اسی لمحے اس کا جسم فضا میں کسی پرندے کی طرح اچھلا اور ہوا میں ہی قلابازی لگا کر وہ ایک طرف جا کھڑا ہوا جب کہ بلیک زیرو ابھی تک اٹھنے میں ہی کامیاب نہ ہو سکا تھا۔

سپر فائٹر فور جو آنکھیں جھپکاتے نمبروان کو لڑتے دیکھ رہا تھا یکلخت فضا میں اچھلا اور وہ بھی حیرت انگیز انداز میں فضا میں ہی قلابازی کھا کر نمبروان کے ساتھ جا کھڑا ہوا۔ اب نمبروان اور فور اکٹھے کھڑے تھے جب کہ عمران اور اس کے ساتھی بکھرے ہوئے تھے۔ بلیک زیرو بھی اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا لیکن اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔

"طاہر کیا واقعی تمہیں کرسی پر بیٹھ بیٹھ کر زنگ لگ چکا ہے" — عمران کے لہجے میں کوڑیالے سانپ جیسی پھنکار تھی۔

"باس! بس اچانک حملہ ہونے کی وجہ سے میں سنبھل نہ سکا تھا" — بلیک زیرو نے قدرے شرمندگی بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"سنو طاہر! اب ان دونوں سے تم اکیلے ہی لڑو گے اور میں ان کے جسموں کی ایک ایک ہڈی ٹوٹی ہوئی دیکھنا چاہتا ہوں۔ ایک ہڈی بھی ٹوٹنے سے بچ گئی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مار دوں گا" — عمران کے لہجے میں پہلے کی طرح پھنکار تھی۔ اسے واقعی طاہر کے مار کھا جانے پر غصہ آ گیا تھا۔

"اس کھیر کو ہٹاؤ تم ہیں۔ مجھے کچھ پھرتی نظر آ رہی ہے اس لیے تم آؤ مقابلے پر" — نمبروان نے غراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے چہرے سے نظر آ رہا تھا کہ وہ اب واقعی لڑنے کے موڈ میں آ گیا ہے۔

"مجھے تو لڑنا آتا ہی نہیں بھائی۔ میں تو صرف سپریم چلنے پینا پسند کرتا ہوں" — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ماسٹر!" — یکلخت جوانا نے کچھ کہنا چاہا۔

"تم خاموش رہو۔ طاہر لڑے گا ان دونوں سے" — عمران نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر! یہ واقعی خوفناک لڑاکے ہیں آپ طاہر صاحب......."

جوانا نے کچھ کہنا چاہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتا نمبر فور اچانک جھکا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ زمین پر لگے اور اس کا جسم قلابازی کھا کر سیدھا ہوا تو ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے بلیک زیرو کی ٹھوڑی پر بڑی زوردار فلائنگ کک لگی اور بلیک زیرو کسی کھلونے کی طرح دھپ سے زمین پر جا گرا۔ اور جیسے ہی وہ زمین پر گرا نمبروان نے بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے اس پر چھلانگ لگا دی اور وہ لیٹے لیٹے دونوں گھٹنے موڑ کر پوری قوت سے نیچے گرے ہوئے بلیک زیرو کے پیٹ پر ایک ہولناک دھماکے سے گرا اور اس کے ساتھ ہی اچھل کر الٹی قلابازی کھا کر واپس اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا۔ بلیک زیرو کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ بری طرح زمین پر چھڑکنے لگا۔ اس کی ناک اور منہ کے کونوں سے خون کی لکیریں سی بہہ نکلیں۔

نمبر ون کے الٹی قلابازی کھا کر پلٹتے ہی نمبر فور اپنی جگہ سے اچھلا اور اس کے دونوں پیر زمین پر پڑتے تڑپتے ہوئے بلیک زیرو کے دونوں کانوں کو رگڑتے ہوئے زمین سے لگے اور اس کے ساتھ ہی نمبر فور بھی الٹی قلابازی کھا کر واپس اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا۔ وہ دونوں واقعی بے پناہ پھرتیلے اور لڑائی بھڑائی کے فن میں ماہر تھے۔ بلیک زیرو کی حالت بالکل خراب ہو گئی تھی اس کا پورا جسم مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔

"دوسرے کو بھیجو" —— نمبر ون نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز چڑانے والا تھا۔

"ابھی یہ مرا نہیں ہے" —— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر!" —— یکلخت جوانا نے چیختے ہوئے ہذیانی انداز میں کہا اس کا جسم جوش کی وجہ سے کانپنے لگ گیا تھا۔

"خاموش رہو پہلے اسے مرنے دو اگر بلیک زیرو واقعی ناکارہ ہو چکا ہے تو اس کی موت ہی اس کے حق میں بہتر ہے" —— عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اب بھی وقت ہے مسٹر! کرنل کا پتہ بتا دو ورنہ ہم چاہیں تو ایک لمحے میں تم سب کا اس سے بھی زیادہ عبرتناک حشر کر سکتے ہیں، ہم سپر فائٹرز ہیں سپر فائٹرز" —— نمبر ون نے بڑے نخوت بھرے انداز میں کہا۔

"ابھی اس کا سانس چل رہا ہے اور جب تک سانس تب تک آس" —— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا کہ اسی لمحے یکلخت فرش پر تڑپتا ہوا بلیک زیرو تیزی سے سمٹا اور اس کے ساتھ ہی اس کے

حلق سے ایک ہولناک چیخ نکلی اور دوسرے لمحے اس کا جسم اس طرح فضا میں اچھلا جیسے اڑنے والا سانپ سمٹ کر فضا میں اچھلتا ہے اور بلک جھپکنے میں وہ نمبر ون سے ٹکرایا اور پھر قلابازی کھا کر واپس سیدھا کھڑا ہو گیا۔ بلیک زیرو کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا ناک اور منہ سے بہنے والے خون نے اب اس کی ٹھوڑی سے نیچے گردن تک کو سرخ کر دیا تھا۔ نمبر ون اچانک ٹکراؤ کی وجہ سے لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا۔ بلیک زیرو کے قدم صرف ایک لمحے کے لئے زمین پر ٹکے رہے اور پھر وہ یکلخت پھرکی طرح تڑپا اور اس بار نمبر فور کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر زمین پر جا گرا۔ بلیک زیرو نے فضا میں اٹھتے ہی لٹو کی طرح گھوم کر پوری قوت سے لات نمبر فور کے چہرے پر جمائی تھی کیونکہ اس کا جسم کافی بلند ہو کر گھوما تھا اس لئے اس کے بوٹ کی ٹو پوری قوت سے نمبر فور کی پیشانی پر پڑی تھی۔

نمبر فور کو لات مار کر بلیک زیرو گھومتا ہوا واپس نیچے کی طرف آیا۔ اسی لمحے نمبر ون نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ لیکن بلیک زیرو کا نیچے گرتا ہوا جسم بجلی کی سی تیزی سے ہوا میں کروٹ بدل گیا۔ مگر نمبر ون بے پناہ پھرتیلا تھا بلیک زیرو کے یکلخت کروٹ بدل جانے کے باوجود نمبر ون بھی اس کے ساتھ ہی گھوما لیکن اس سے پہلے کہ اس کا بھاری جسم پوری قوت سے نیچے فرش پر گرنے والے بلیک زیرو سے ٹکراتا بلیک زیرو کی ٹانگیں پیچھے کی طرف سمٹیں اور اس کا نیچے گرنے والا دھڑ یکلخت اوپر کی طرف اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گھومتے ہوئے ہاتھ سے اپنے سے ایک انچ اوپر نمبر ون کے جسم کو تھپکی دی اور نمبر ون اسی طرح اڑتا

ہوا زمین سے اٹھتے ہوئے نمبر فور کے ساتھ جا ٹکرایا جیسے گیند دیوار سے ٹکراتی ہے اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر پیچھے گرے ادھر بلیک زیرو اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"ویل ڈن طاہر صاحب ویل ڈن" ۔۔۔ بے اختیار جوانا کے منہ سے نکلا۔

"ابھی ان کی ایک بھی ہڈی نہیں ٹوٹی طاہر اور تمہارے منہ سے اور ناک سے خون نکل چکا ہے" ۔۔۔ عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا جیسے بلیک زیرو کی یہ شاندار کارکردگی جس پر جوانا جیسا آدمی بھی بے اختیار تعریفی الفاظ کہنے پر مجبور ہو گیا تھا عمران کی نظروں میں کوئی اہمیت نہ رکھتی تھی۔

نمبر ون اور نمبر فور ایک دوسرے سے ٹکرا کر پیچھے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے دوبارہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ عمران، جوزف اور جوانا کافی پیچھے ہٹ چکے تھے اس لئے اب درمیان میں یہ تینوں ہی تھے بلیک زیرو عمران کی طرف کھڑا تھا جب کہ نمبر ون اور نمبر فور اس سے چار قدموں کے فاصلے پر کھڑے تھے۔ اب ان دونوں کے چہروں پر بے پناہ سنجیدگی ابھر آئی تھی اور وہ بڑی کینہ توز نظروں سے سامنے کھڑے بلیک زیرو کو دیکھ رہے تھے۔

"آگے آؤ، ٹائیگرز کی دُم آج میں تمہیں بتاؤں کہ لڑنا کسے کہتے ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا اور اس کا فقرہ ختم ہوتے ہی رہا تھا کہ نمبر ون اور نمبر فور بیک وقت حرکت میں آ گئے اس بار انہوں نے دونوں سائیڈوں سے بیک وقت بلیک زیرو پر حملہ کیا تھا اور یہ حملہ اس قدر

خوفناک تھا کہ جوانا اور جوزف کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے لیکن عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اسے ۔۔۔ بلیک زیرو کا فقرہ سن کر معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اب پوری طرح فارم میں آ گیا ہے اور عمران بلیک زیرو کی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف تھا۔

نمبر ون اور فور کے اڑتے ہوئے جسم تیزی سے دائیں بائیں اطراف سے سامنے کھڑے بلیک زیرو کی طرف بڑھے لیکن بلیک زیرو اسی طرح اطمینان سے کھڑا رہا پھر اس سے پہلے کہ وہ بلیک زیرو کو اپنے بھاری بھرکم جسموں کے درمیان بھینچ کر توڑ مروڑ دیتے بلیک زیرو یکلخت کولہوں کے بل پیچھے گرا اور وہ دونوں اس کی ٹانگوں کے اوپر ایک لمحے کے لئے ایسے رکے جیسے بلیک زیرو پیروں پر بھاری پتھر اٹھانے کا مظاہرہ کر رہا ہو اور دوسرے لمحے وہ دونوں ایک جھٹکے سے گولی کی طرح اوپر کو بلند ہوتے ہی تھے کہ بلیک زیرو کی اوپر کو اٹھی ٹانگیں پیچھے زمین پر موجود اس کے سر کے پیچھے کی طرف آئیں اور عمران نے اس بار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ بلیک زیرو خود ہی مار کھا گیا تھا۔ اس کے اٹھنے سے پہلے ہی وہ دونوں اس کے مڑے ہوئے جسم پر پوری قوت سے گرتے اور یقیناً بلیک زیرو کی ریڑھ کی ہڈی کے تمام مہرے ٹوٹ جاتے اور وہ دونوں واقعی اوپر کی طرف اٹھ کر تیزی سے واپس اس کے مڑے ہوئے جسم پر گر رہے تھے کہ یکلخت بلیک زیرو کا مڑا ہوا جسم پلک جھپکنے کے ہزارویں حصے میں سیدھا ہوا اور اس کے اوپر گرتے ہوئے نمبر ون اور نمبر فور اس طرح جھٹکا کھا کر زوردار دھماکوں سے نیچے فرش پر گرے جیسے زمین کی کشش یکلخت ہزاروں گنا بڑھ گئی ہو۔ لیکن بہرحال وہ سپر فائٹرز ہونے کے

دعویدار تھے اور واقعی ان کے جسم میں گینڈوں جیسی طاقت اور چیتوں جیسی پھرتی
تھی کہ اس قدر دھماکے سے نیچے گرنے کے باوجود وہ ایک بار فضا میں اُچھلے
اور پھر یکلخت سیدھے کھڑے ہو گئے۔ جبکہ ادھر بلیک زیرو بھی قلابازی کھا کر
سیدھا کھڑا ہو چکا تھا۔ لیکن اس بار بلیک زیرو کا جسم پہلے حرکت میں آیا اور وہ
سیدھا سُپر فائٹرز پر حملہ آور ہونے کی بجائے اس طرح فضا میں اوپر اٹھتا گیا
جیسے ہائی جمپ کا کھلاڑی ورلڈ ریکارڈ توڑنے کے لئے اپنی پوری قوت
سے زیادہ سے زیادہ فضا میں اٹھتا ہے۔ بلیک زیرو یکلخت فضا میں اونچا
اٹھتا گیا اور پھر اس کا جسم اتنی تیزی سے گھوما جیسے کوئی بیرنگ گھومتا ہے
اور اس کے ساتھ ہی نمبر ون کے حلق سے خوفناک چیخ نکلی اور نمبر فور اس
طرح اچھل کر ایک دھماکے سے منہ کے بل نیچے گرا جیسے اس کی پُشت سے کوئی
شہتیر اچانک پوری قوت سے ٹکرایا ہو۔ جب کہ نمبر ون چیختا ہوا پُشت کے
بل نیچے گرا تھا۔ بلیک زیرو نے انتہائی حیرت انگیز داؤ لگایا تھا۔ فضا میں
گھومتے ہوئے وہ پلک جھپکنے کے عرصے میں ساتھ ساتھ کھڑے سُپر فائٹرز
نمبر ون اور نمبر فور کے سروں کے اوپر پہنچا اور پھر اس کی فضا میں گھومتی ہوئی
ٹانگیں ذرا کھل کر ایک جھٹکے سے دوبارہ ملیں تو نمبر ون اپنے سینے پر اور
نمبر فور اپنی پُشت پر زوردار ضرب کھا کر نیچے گر چکے تھے۔ بلیک زیرو ان
کے گرتے ہی یکلخت قلابازی کھا کر نیچے کھڑا ہوا ہی تھا کہ وہ دونوں بھی اچھل
کر کھڑے ہو گئے۔ مگر چونکہ نمبر ون پُشت کے بل اور نمبر فور سینے کے بل گرا تھا
اس لئے ان کے اٹھنے کے باوجود ان کے درمیان بلیک زیرو کو کھڑا ہونے
کی جگہ مل چکی تھی۔ اور پھر عمران کی آنکھیں بھی یہ دیکھ کر حیرت سے پھٹنے
کے قریب ہو گئیں کہ بلیک زیرو کے بازو ایک لمحے کے لئے فضا میں بلند

ہو کر واپس سمٹے جیسے کوئی پرندہ اپنے بازو پھیلا کر سمیٹتا ہے لیکن اس کے
سمٹے ہوئے بازوؤں میں نمبر ون اور نمبر فور کی گردنیں پھنسی ہوئی تھیں اور
اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو یکلخت قلابازی کھا کر گھوم گیا اور پھر دو
خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی دو خوفناک چیخوں سے فارم ہاؤس کی فضا
گونج اٹھی۔ ان دونوں کے گنجے سر ایک دوسرے کے ساتھ خوفناک دھماکوں
سے ٹکرائے تھے اور یہ ان دونوں کے حلق سے نکلنے والی چیخیں تھیں جن
سے فارم ہاؤس کی فضا گونج اٹھی تھی۔ چونکہ ان دونوں کے رُخ ایک دوسرے
کی مخالف سمت میں تھے اس لئے وہ بیک وقت ایک ہی سمت میں زور
نہ لگا سکتے تھے۔ وہ واقعی بُری طرح بلیک زیرو کے اس خوفناک داؤ میں
پھنس چکے تھے اور بلیک زیرو تو حقیقت میں اس وقت بجلی بن گیا تھا وہ
مسلسل قلابازیاں کھاتا جا رہا تھا اور ہر قلابازی کے بعد ان گنجوں کے سروں
کے آپس میں ٹکرانے سے خوفناک دھماکے ہوتے اور ان کے حلق سے لرزتی فضا
چیخیں نکل جاتیں۔ ان کے جسم مخالف سمتوں میں ہونے کی وجہ سے ان کی
طاقت بھی مخالف سمتوں میں تقسیم ہو گئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ بلیک زیرو جو بظاہر
ان دونوں کے مقابلے میں انتہائی کم طاقت کا حامل نظر آ رہا تھا ان دونوں
کے جسموں کو اس طرح فضا میں ہر قلابازی کے ساتھ گھما رہا تھا جیسے پہلوان
ورزش کرتے وقت مگدر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر مخالف سمتوں میں تیزی
سے گھمانا شروع کر دیتے ہیں۔ ان گنجوں کے سر ایک دوسرے کے ساتھ
خوفناک انداز میں مسلسل ٹکرانے کی وجہ سے اس طرح پھٹتے چلے جا رہے تھے
جیسے تربوز مکہ مارنے سے پھٹ جاتا ہے اور بلیک زیرو نے چار قلابازیاں
ایک سائیڈ پر کھانے کے بعد یکلخت اپنے جسم کو انتہائی حیرت انگیز انداز میں

ایک قلابازی کے درمیان ہی اُلٹی سمت میں گھما دیا۔ اور اس بار ان دونوں کے حلق سے اس قدر خوفناک چیخیں نکلیں کہ ایک طرف کھڑے جوزف اور جوانا کے جسم بے اختیار کانپ اٹھے۔ بلیک زیرو نے دونوں بازو ان کی گردنوں سے علیحدہ کر دیئے تھے اور اب نمبر ون اور نمبر فور دونوں ہی زمین پر پڑے اس طرح اچھل رہے تھے جیسے زمین میں طاقتور الیکٹرک شاک دوڑ رہا ہو۔ ان کے پھٹے ہوئے سر ٹیڑھے ہو چکے تھے اور پھر ان دونوں کے جسموں نے یکلخت جھٹکے کھائے اور وہ دونوں بیک وقت زمین پر گر کر ساکت ہو گئے۔

"اوہ اوہ بلیک زیرو ویل ڈن تم نے آج میرا سارا گلہ دھو دیا" ۔۔۔ عمران نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں کہا اور بے اختیار دوڑ کر اس نے بلیک زیرو کو گلے سے لگا لیا۔ عمران کے چہرے پر حقیقی مسرت کا آبشار بہہ رہا تھا۔

"میں شرمندہ ہوں عمران صاحب شروع میں دراصل......" بلیک زیرو نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"ارے چھوڑو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے بڑا عرصہ گزر گیا تھا تمہیں کرسی پر بیٹھے بیٹھے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے چہرے پر یکلخت مسرت کی کرنیں پھوٹ اٹھیں۔

"شکریہ عمران صاحب! آپ کی اس تعریف نے مجھے دوبارہ زندہ کر دیا ہے ورنہ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ان دونوں کے خاتمے کے بعد میں یقیناً خودکشی کر لوں گا میں آپ کے معیار پر پورا نہ اتر رہا تھا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"طاہر صاحب" ۔۔۔ یکلخت جوانا کی بھرائی ہوئی آواز سائیڈ سے

بلند ہوئی اور عمران اور بلیک زیرو جیسے ہی اس کی طرف گھومے یکلخت جوانا نے پیر جوڑے اور پھر بالکل فوجی انداز میں اس نے بلیک زیرو کو سیلوٹ کر دیا۔

"اوہ شکریہ جوانا! یہ سب عمران صاحب کی تربیت کا نتیجہ ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری زندگی میں آپ تیسرے آدمی ہیں جسے میں نے واقعی خلوص دل سے سلام کیا ہے" ۔۔۔ جوانا نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا اس کے چہرے پر تحسین کے ساتھ ساتھ ابھی تک حیرت کے آثار بھی موجود تھے۔

"ارے کہیں وہ دو یہ نمبر ون اور فور تو نہیں ہیں" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں باس! پہلے آدمی تو آپ ہیں اور دوسرے کرنل فریدی صاحب مجھے آج تک یاد ہے کہ انہوں نے کتنی مہارت سے مجھے شکست دے دی تھی۔ واقعی وہ انتہائی خوفناک لڑاکے ہیں انتہائی خوفناک۔ اور آج مجھے طاہر صاحب میں بھی وہی بات نظر آئی ہے انہوں نے جس طرح ان دونوں کو ناکارہ کیا ہے میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا" ۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"ارے ارے کرنل فریدی کو دوسرا نمبر دے رہے ہو بھائی خدا کا خوف کرو کیوں مجھے بھی ساتھ مروانا چاہتے ہو وہ میرے بھی پیر و مرشد ہیں اور پیر و مرشد کا نمبر ہمیشہ پہلا ہی ہوتا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"طاہر صاحب! میری طرف سے بھی مبارک باد قبول کیجئے گو میں نے اس سے پہلے بھی آپ کو کئی بار لڑتے ہوئے دیکھا ہے لیکن آج کی تو بات ہی اور ہے" ۔۔۔ جوزف نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو جوزف! ویسے یہ کوئی کارنامہ نہیں تھا بس داؤ لگنے کی بات تھی" ۔۔۔ بلیک زیرو نے آستین سے ناک اور منہ پہ موجود خون کو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اپنا جسم نہ اکڑا لیتے تو جس طرح وہ نمبر ون تم پہ گھٹنے جوڑ کر گرا تھا تمہارا خاتمہ یقینی ہو گیا تھا بہرحال اب بھی اگر تکلیف محسوس ہو رہی ہو تو کچھ کروں میرا مطلب ہے مالش والش آخر تم سپریم فائٹر ہو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"نہیں عمران صاحب! بس شروع شروع میں اینٹھن سی محسوس ہوئی لیکن اب ٹھیک ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو یہ دو تو ختم ہو گئے گو میں نے کہا تھا کہ ان کے جسموں کی کوئی ہڈی سلامت نہ رہے لیکن تم نے بہرحال ان کی گردنیں جس انداز میں توڑی ہیں وہ مجھے پسند آیا ہے اس لئے باقی ہڈیاں معاف" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس عمارت کی طرف بڑھ گیا۔

"اب ان کا کیا کرنا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا وہ عمران کے ساتھ چل رہا تھا۔

"ابھی یہیں پڑے رہیں میں ایک فون کر لوں" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں فون موجود تھا۔

وکی کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور اس کی نظریں سامنے میز پر رکھے ہوئے ایک بڑے سے ٹرانسمیٹر پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اس وقت لارڈ ہاؤس کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ تنظیم کی طرف سے اسے مسلسل کالیں مل رہی تھیں لیکن ابھی تک ان میں سے کوئی بھی کرنل کا پتہ نہ چلا سکا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کرنل اچانک زمین میں دفن ہو کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا ہو اور اسے معلوم تھا کہ جب لارڈ ڈراسن کو وہ ناکامی کی رپورٹ دے گا تو پھر لارڈ ڈراسن کے بے پناہ غصے کا پہلا نشانہ بھی وہی ثابت ہو گا لیکن اب وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔ سپر فائٹرز اور تنظیم کے دس رکن سارا ناراگو نے اور اردگرد کے علاقے چھان چکے تھے ناراک میں بھی اس نے اپنے آدمیوں کو الرٹ کیا ہوا تھا لیکن کہیں سے بھی کوئی مثبت رپورٹ نہ مل رہی تھی یوں لگتا تھا جیسے کرنل کا کہیں وجود ہی نہ رہا ہو۔ ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اب لارڈ ڈراسن کو جا کر کیا کہے

کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور لارڈ ڈراسن اندر داخل ہوا۔ وکی اسے آتا دیکھ کر اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا لیکن لارڈ ڈراسن کے چہرے پر غصے کی بجائے عام سے تاثرات تھے۔

"کیا رپورٹ ہے مِس وکی؟" ـــــ لارڈ ڈراسن نے نرم لہجے میں کہا۔

"باس! اس کرنل کا کہیں پتہ نہیں چل رہا" ـــــ وکی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب اس کا پتہ لگنا بھی نہیں ہے وہ ایکریمیا کا سپیشل ایجنٹ ہے کوئی مجرم نہیں ہے اور سنو میں نے بھی فیصلہ کر لیا ہے کہ اب اس معاملے میں مزید دخل نہ دیا جائے ورنہ ہو سکتا ہے حکومت مجھے غدار سمجھتے ہوئے میری جاگیر ہی ضبط نہ کر لے ٹاشم میری قسمت میں نہ تھی اس لئے چھوڑو اسے۔ ہاں تم نے ان پاکیشیا والوں کا پتہ چلایا ہے اول تو مجھے یقین ہے کہ سوپرز نے ان جیسے تھرڈ کلاس مجرموں کو رقم نہ دی ہو گی لیکن ہو سکتا ہے کہ انہوں نے رقم حاصل کر ہی لی ہو اور اگر ایسا ہوا تو کم از کم وہ رقم تو ہمیں ضرور واپس ملنی چاہیے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس! آپ نے ان کے متعلق تو حکم ہی نہ دیا تھا ہم تو کرنل کو تلاش کرتے رہے ہیں اور اب تک وہ شاید کہیں سے کہیں پہنچ چکے ہوں گے" ـــــ وکی نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے نہ گئے ہوں شاید انہیں معلوم ہی نہ ہو کہ اصل کھیل کیا کھیلا جا چکا ہے اور وہ مطمئن ہو کر یہیں کسی ہوٹل میں موجود ہوں۔ تم ایسا کرو کہ سپر فائٹرز کو ہدایات دے دو کہ وہ ان ایشیائیوں کو تلاش کریں

اور اگر ان کے پاس رقم ہو تو ان سے واپس لے کر انہیں اور باقی تنظیم کو آف کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دو" ـــــ لارڈ ڈراسن نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وکی حیرت سے جاتے ہوئے لارڈ ڈراسن کو دیکھنے لگا۔ سے لارڈ کی ملازمت میں اسے چار سال ہو گئے تھے اور اس نے لارڈ کو آج سے پہلے کبھی اس قدر شکست خوردہ نہ دیکھا تھا لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر کندھے جھٹکے کہ شاید لارڈ حکومت ایکریمیا کی وجہ سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا ہو۔

اُس نے کرسی سنبھالی اور ٹرانسمیٹر پر ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا یہ فریکوئنسی صرف سپر فائٹرز کے لئے مخصوص تھی۔ ٹرانسمیٹر سپر فائٹرز کی کاروں میں موجود تھے۔ ٹرانسمیٹر میں سے بٹن دبتے ہی ٹوں ٹوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور اس پر موجود ایک سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو سپر فائٹرز! پلیز اٹنڈ دی کال اوور" ـــــ وکی نے ایک بٹن اور دبا کر تیز لہجے میں کہا۔

"یس سپر فائٹر تھری اٹنڈنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ہی ایک آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری اور سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ موجود سبز رنگ کا بلب مسلسل جلنے لگا۔

"وکی بول رہی ہوں فائٹر تھری! تمہارے ساتھ کون کون ہے اوور" ـــــ وکی نے کہا۔

"سپر فائٹر ٹو اور ٹین کار میں موجود ہیں۔ اوور" ـــــ نمبر تھری نے جواب دیا۔

"تم دونوں اس وقت کہاں ہو اوور" ۔۔۔ وکی نے پوچھا۔

"کیفے گرین کے سامنے سڑک پہ اوور" ۔۔۔ نمبر تھرٹی نے جواب دیا۔

"اچھا سنو، باس نے اب حکم دیا ہے کہ اب کرنل کی تلاش بند کر دی جائے اور اس کی جگہ ان ایشیائیوں کو تلاش کیا جائے۔ ان کے ساتھ کرنل گیا تھا اور اگر کرنل نے انہیں رقم لے دی ہے تو وہ رقم ان سے حاصل کر لی جائے اوور" ۔۔۔ وکی نے تیز لہجے میں کہا۔

"او کے لیکن رقم حاصل کرنے کے بعد ان ایشیائیوں کا کیا کیا جائے اوور" ۔۔۔ نمبر تھرٹی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"جو مرضی آئے کرو باس کو اس سے مطلب نہیں باس کو صرف رقم چاہئے اوور" ۔۔۔ وکی نے جواب دیا۔

"او کے ٹھیک ہے اوور" ۔۔۔ نمبر تھرٹی نے کہا۔

"اب میں دوبارہ کال کروں گا تم اٹنڈ نہ کرنا اوور اینڈ آل" ۔۔۔ وکی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے دوبارہ وہی بٹن دبا دیا تو اس بار سبز کی بجائے دوبارہ وہی سرخ بلب جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو وکی کالنگ سپر فائٹرز ون اینڈ فور اوور" ۔۔۔ وکی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس نمبر ون اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے سپر فائٹر نمبر ون کی آواز سنائی دی۔

"نمبر ون! نمبر فور تمہارے ساتھ ہے اوور" ۔۔۔ وکی نے پوچھا۔

"یس میرے ساتھ ہے اوور" ۔۔۔ نمبر ون نے جواب دیا۔

"اچھا سنو، باس نے حکم دیا ہے کہ اب کرنل کی تلاش بند کر دی جائے اور اس کی جگہ ان ایشیائیوں کو تلاش کیا جائے جن کے ساتھ کرنل گیا تھا۔ اور اگر ان ایشیائیوں کے پاس کرنل کی دی ہوئی رقم موجود ہو تو ان سے رقم لے کر واپس آ جاؤ اوور" ۔۔۔ وکی نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"کب دیا ہے باس نے حکم۔ اوور" ۔۔۔ نمبر ون نے تیز لہجے میں کہا۔

"ابھی۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو" ۔۔۔ وکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ باس کو اطلاع دے دو کہ میں نے اور نمبر فور نے ان ایشیائیوں کو تلاش کر لیا ہے وہ البرٹ فارم میں موجود ہیں وہ گاڑی بھی اس فارم میں موجود ہے جس میں کرنل ان کے ساتھ گیا تھا۔ ان کے پاس رقم موجود نہیں ہے البتہ وہ اس فارم میں بندھے ہوئے پڑے ہیں۔ ابھی میں نے ان سے کرنل کے متعلق پوچھ گچھ شروع ہی کی تھی کہ تمہاری کال آ گئی اب کیا حکم ہے اوور" ۔۔۔ نمبر ون نے کہا۔

"اوہ۔ تم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے رقم کو اوور" ۔۔۔ وکی نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں، ہم نے پہلے سارے فارم ہاؤس کو چیک کیا ہے اور سنو انہوں نے بتایا ہے کہ کرنل انہیں خود ہی یہاں لے آیا تھا۔ یہاں اس کے ساتھی موجود تھے انہوں نے اچانک ان پہ حملہ کر کے انہیں قابو میں کر کے باندھ دیا یہاں ایک ہیلی کا پٹر بھی پہلے سے موجود تھا۔ پھر کرنل اور اس کے ساتھی اس ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر چلے گئے ہیں اوور" نمبر ون نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ ایک منٹ ٹھہرو میں باس سے بات کر کے دوبارہ تم سے بات کرتا ہوں اوور" ۔۔۔ وکی نے کہا اور ایک طرف موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"وکی بول رہا ہوں۔ باس سے بات کراؤ" ۔۔۔ وکی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس ہولڈ آن کریں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد لارڈ کی آواز رسیور پر گونجی۔

"یس وکی کیا بات ہے" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"باس! سپر فائٹرز نمبر ون اور نمبر فور نے ان ایشیائیوں کو ٹریس کر لیا ہے وہ انہیں البرٹ فارم میں بندھے ہوئے ملے ہیں ان کے پاس زخم بھی نہیں ہے۔ سپر فائٹر نمبر ون نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے اور ان ایشیائیوں نے نمبر ون کو بتایا ہے کہ کرنل خود انہیں یہاں البرٹ فارم میں لے آیا تھا وہاں اس کے ساتھی بھی موجود تھے ان ساتھیوں نے اچانک ان ایشیائیوں پر حملہ کر دیا اور پھر وہ انہیں باندھ کر پہلے سے ۔۔۔ موجود ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر چلے گئے ہیں" ۔۔۔ وکی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ایک منٹ میں خود آ رہا ہوں تمہارے پاس میں نمبر ون سے بات کرتا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے لارڈ نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ وکی نے رسیور رکھ دیا لیکن اسے سمجھ نہ آ رہی

تھی کہ آخر باس کیا بات کرنا چاہتا ہے جب کہ اس کے خیال کے مطابق بات کرنے کا کوئی پوائنٹ ہی نہ تھا۔

"ہیلو نمبر ون اوور" ۔۔۔ وکی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"یس اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے نمبر ون کی آواز سنائی دی۔

"باس تم سے خود بات کرنے کے لئے ٹرانسمیٹر روم میں آ رہے ہیں اوور" ۔۔۔ وکی نے کہا۔

"اوہ یہاں فون بھی تو ہے باس کو کیا ضرورت تھی ٹرانسمیٹر روم آنے کی فون پر بات کر لیتے اوور" ۔۔۔ نمبر ون نے جواب دیا۔

"ارے ہاں واقعی۔ اچھا میں ٹرانسمیٹر آف کر رہا ہوں تم فون پر باس کی کال کا انتظار کرو اوور اینڈ آل" ۔۔۔ وکی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اس کے بعد اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور آپریٹر کو البرٹ فارم کا نمبر ملانے کا کہا اور اس نے رسیور ایک طرف رکھ دیا اسی لمحے دروازہ کھلا اور لارڈ ڈراسن اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات نمایاں تھے۔

"ٹرانسمیٹر کیوں آف کر دیا" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے ٹرانسمیٹر کو آف دیکھ کر غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"باس وہاں فون ہے اور میں نے لائن ملوا دی ہے فون پر ٹرانسمیٹر کی نسبت زیادہ آسانی سے بات ہو سکتی ہے" ۔۔۔ وکی نے مودبانہ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔

"اوہ ہاں مجھے فون کا تو خیال ہی نہ رہا تھا ورنہ میں اپنے کمرے سے کر لیتا"

لارڈ ڈراسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ...... علیحدہ رکھا ہوا رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو لارڈ سپیکنگ" ـــــ لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس! سپر فائٹر نمبر ون بول رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے سپر فائٹر نمبر ون کی آواز سنائی دی۔

"سنو وہ ایشیائی جو اپنا نام فیاض بتا رہا تھا اس گروپ کا لیڈر کیا وہ زندہ اور ہوش میں ہے" ـــــ لارڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یس باس! ابھی تک تو سارے زندہ اور ہوش میں ہیں" ـــــ نمبر ون نے جواب دیا۔

"سنو! اسے کھول دو اور میری اس سے بات کراؤ" ـــــ لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس!" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور پہ خاموشی چھا گئی۔ تقریباً پانچ منٹ بعد رسیور پر آواز ابھری۔

"ہیلو" ـــــ یہ آواز اس لیڈر فیاض کی تھی۔

"ہیلو مسٹر فیاض! میں لارڈ ڈراسن بول رہا ہوں" ـــــ لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ نے ہمارے ساتھ دھوکہ کرنے کی کوشش کی تھی جناب حالانکہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ آپ جیسے لارڈ بھی ایسی حرکت کر سکتے ہیں۔ آپ کے کرنل صاحب ہمیں یہاں لے آئے اور پھر ہمیں بے بس کر دیا گیا اور اب آپ کے یہ سپر فائٹرز ہمیں یہاں سے مارنے پر تلے ہوتے ہیں" ـــــ فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اوہ سنو مسٹر فیاض! کیا وہ کرنل نقشہ لے گیا ہے تم سے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

"جناب، اگر ہم پاکیشیا سے یہاں آ سکتے ہیں تو اتنی آسانی سے ہم نقشہ بھی نہ دے سکتے تھے۔ کرنل نے جب ہمیں بے بس کر دیا تو اس نے زبردستی ہمیں باس کو فون کر کے بلانے کے لئے کہا لیکن ایسے کھیل ہماری زندگی میں چلتے ہی رہتے ہیں اس لئے ہم پاکیشیا سے ہی تیار ہو کر آئے تھے میں نے اسے چکر دینے کے لئے کہا کہ باس والی بات غلط تھی" ـــــ نقشہ میرے ساتھی کی جیب میں ہے وہ ہمیں رقم دے اور نقشہ لے لے اس پر اس نے میرے ساتھی کی جیب سے وہ نقشہ برآمد کر لیا جو سادے کاغذ پہ فرضی بنا ہوا تھا۔ اس نے اعتراض بھی کیا کہ یہ تو سادے کاغذ پہ بنا ہوا ہے لیکن میں اسے چکر دینے میں کامیاب ہو گیا لیکن پھر اس نے رقم نہ دی اور ہمیں کہا کہ بس یہی انعام ہے کہ تمہاری زندگیاں بچ گئی ہیں اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر چلا گیا" ـــــ فیاض نے کہا۔

"کیا مطلب؟ کیا اصل نقشہ تمہارے پاس ہے؟" ـــــ لارڈ ڈراسن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس نہیں باس کے پاس ہے اور اب ہم اسے آپ کو نہیں دے سکتے آپ کے آدمیوں نے پہلے بھی دھوکہ کیا ہے" ـــــ فیاض نے تیز لہجے میں کہا۔

"سنو مسٹر فیاض! وہ کرنل غلط آدمی تھا وہ مجھے بھی دھوکہ دے گیا ہے" ـــــ اگر اصل نقشہ تم مہیا کر سکتے ہو تو میں تمہیں رقم دینے کے لئے

تیار ہوں"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ان حالات کے بعد اب میں کیسے اعتماد کر سکتا ہوں"۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"سنو تم بے شک اپنے باس سمیت نقشہ لے کر یہاں لارڈ ڈراسن ہاؤس آجاؤ میں تمہیں اپنی آن کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تمہیں رقم بھی ملے گی اور تمہیں انگلی بھی نہ لگائی جائے گی"۔۔۔ لارڈ نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے آن کی قسم کھائی ہے میرے خیال میں اس سے بڑی قسم نہیں ہو سکتی ٹھیک ہے میں لارڈ ہاؤس پہنچ جاؤں گا نقشہ لے کر آپ رقم تیار رکھیں"۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

"ابھی آجاؤ۔۔۔ سپر فائٹرز کے ساتھ جا کر اپنے باس کو ساتھ لے لو اور آجاؤ"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے بے چین لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں، میں بھی اپنی آن کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ضرور لارڈ ہاؤس آؤں گا اور آپ کے لئے انتہائی قیمتی تحفہ بھی میرے ساتھ ہو گا ایسا تحفہ جو آپ کو حیران کر دے گا"۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"لیکن کس وقت"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"دیکھئے لارڈ! ابھی میں نے جا کر باس سے اصلی نقشہ لینا ہے اور پھر آنا ہے اس لئے آئندہ دو گھنٹوں کے اندر کسی بھی وقت پہنچ جاؤں گا آپ بے فکر رہیں بس آپ رقم تیار رکھیں اور سنیں ان سپر فائٹرز کو حکم دے دیں کہ یہ واپس چلے جائیں مجھے تو ان کی شکلیں دیکھ کر ہی خوف آرہا ہے"۔۔۔ فیاض نے کہا اور لارڈ ڈراسن مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے ریسیور سپر فائٹر کو دو"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"یس باس!"۔۔۔ دوسرے لمحے سپر فائٹر نمبر ون کی آواز سنائی دی۔

"تم وہاں سے واپس لارڈ ہاؤس آجاؤ اور مسٹر فیاض اور ان کے ساتھیوں کو وہیں چھوڑ دو"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس!"۔۔۔ سپر فائٹر نمبر ون کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اوہ اوہ اب میں دیکھوں گا کہ وہ سو برنکسٹرنگ تھرڈ کلاس بدمعاش کہتا ہے اگر میں نے اس سے ناک نہ رگڑوائی تو میرا نام لارڈ نہیں"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے ریسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے بڑے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"باس! اب باقی سپر فائٹرز کو واپس بلوا لوں"۔۔۔ وکی نے پوچھا۔

"اوہ ہاں انہیں فوراً واپس بلواؤ اور سنو ساری کارروائیاں بند کرا دو اور گیٹ پر بھی کہلوا دو کہ جیسے ہی یہ فیاض اور اس کے ساتھی گیٹ پر پہنچیں انہیں فوراً میرے پاس عزت و احترام سے پہنچا دیا جائے"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا اور وکی نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

لمبی چوڑی کار تیزی سے دوڑتی ہوئی لارڈ ڈراسن ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سٹیئرنگ پہ عمران بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر بلیک زیرو اور عقبی سیٹ پر جوزف اور جوانا موجود تھے یہ وہی کار تھی جس میں بیٹھ کر وہ کرنل سمیت البرٹ فارم پہنچے تھے۔ عمران نے اس کار کا انتخاب اس لئے کیا تھا کہ اس کی ڈگی کافی سے زیادہ کھلی تھی اور ڈگی میں ٹھونس ٹھانس کر سپر فائٹر نمبر ون اور نور کی لاشیں بند ہو گئی تھیں۔ حالانکہ وہ کار بھی موجود تھی جس میں سپر فائٹر فارم میں آئے تھے لیکن وہ قد سے چھوٹی تھی۔ کار میں بیٹھتے ہوئے عمران نے سب کو بولنے سے منع کر دیا تھا اس لئے کار میں خاموشی طاری تھی۔

ایک موڑ کاٹ کر کار جیسے ہی آگے بڑھی لارڈ ڈراسن ہاؤس کا بڑا سا پھاٹک انہیں دور سے نظر آنے لگ گیا اور بلیک زیرو اس

طرح مستعد ہو کر بیٹھ گیا جیسے اس کے اعصاب یکلخت تن گئے ہوں۔ عمران البرٹ فارم سے نکل کر پہلے اس کوٹھی میں گیا تھا جہاں سے انہیں اغوا کیا گیا تھا اور پھر وہاں بلیک زیرو نے لباس بدلا اور اپنے چہرے پر ری ٹچنگ وغیرہ کر لی تاکہ سپر فائٹر سے لڑائی کے کوئی آثار نظر نہ آئیں۔ عمران نے وہاں سے مخصوص قسم کا اسلحہ لے کر سب میں تقسیم کر دیا تھا اور پھر وہاں سے وہ لارڈ ہاؤس کی طرف چل پڑے تھے۔

لارڈ ڈراسن ہاؤس کے گیٹ پر دو مسلح پہرے دار موجود تھے۔ عمران نے کار روکی تو ایک پہرے دار تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

"لارڈ کو اطلاع دو کہ پاکیشیا سے فیاض اور اس کے ساتھی پہنچ گئے ہیں" ـــــ عمران نے دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ یس سر! آپ سیدھے آگے جا کر دائیں طرف مڑ جائیں، وہاں آپ کے استقبال کے لئے مسٹر ووکی منتظر ہیں" ـــــ دربان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھی کو پھاٹک کھولنے کا اشارہ کیا اور چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو عمران کار لے کر اندر داخل ہو گیا۔ سڑک کافی دور تک سیدھی چلی گئی تھی اور دائیں طرف مڑ جاتی تھی۔ عمران نے کار دائیں طرف موڑی ـــــ ادھر عمارت کا فرنٹ رخ تھا اور وسیع و عریض پورچ میں دو شاندار کاریں موجود تھیں اور وہیں ان کاروں کے ساتھ ہی ووکی بھی کھڑا ہوا تھا اسے چونکہ وہ پہلے دیکھ چکے تھے اس لئے اسے دیکھتے ہی وہ پہچان گئے تھے۔ عمران نے کار ووکی کے قریب جا کر روکی اور

پھر دروازہ کھول کر نیچے اترا۔ اس کے باقی ساتھی بھی باہر آ گئے۔

"اوہ مسٹر فیاض! آئیے لارڈ آپ کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں" —— وکی نے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں چلیے" —— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ وکی کی رہنمائی میں آگے بڑھتے ہوئے مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہ کمرہ خاصا بڑا تھا لیکن انتہائی قیمتی فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔

"تشریف رکھیے" —— وکی نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس طرح ایک صوفے میں دھنس گیا جیسے اس کی اب تک کی بھاگ دوڑ کا مقصد ہی اس صوفے پر آ کر بیٹھنا تھا۔ بلیک زیرو، جوزف اور جوانا بھی مختلف صوفوں پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے سائیڈ کا دروازہ کھلا اور لارڈ ڈراسن اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دو سپر فائٹرز اور وکی تھا۔ وہ تینوں بڑے مؤدبانہ انداز میں چل رہے تھے اور ان سپر فائٹرز کو دیکھ کر عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"خوش آمدید مسٹر فیاض!" —— لارڈ ڈراسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔

"شکریہ لارڈ! وہ رقم تیار ہے؟" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رقم بھی مل جائے گی پہلے وہ نقشہ دکھاؤ کیونکہ مجھے اب کسی بات پر یقین نہیں رہا" —— لارڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس لیے ان باڈی گارڈز کو ساتھ لے کر آئے ہیں آپ" ——

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نقشے کی بات کرو کہاں ہے وہ نقشہ؟" —— لارڈ کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔

"تمہارا لہجہ بدل گیا ہے لارڈ! میرے خیال میں تمہاری نیت خراب ہو گئی ہے" —— عمران کا لہجہ بھی یکلخت بدل گیا۔

"شٹ اپ۔ تمیز سے بات کرو تم بہرحال ایک معمولی سے مجرم ہو اور وہ بھی ایشیائی" —— لارڈ یکلخت بھڑک اٹھا۔

"پاکیشیا کے تھرڈ کلاس مجرم بھی تم جیسے لارڈوں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ تم نے آن کی قسم کھائی تھی" —— عمران نے خشک لہجے میں کہا

"ہاں اور میں اپنی قسم پوری کروں گا تمہیں رقم بھی ملے گی اور تمہیں انگلی بھی نہ لگائی جائے گی یہی میری قسم تھی فکر نہ کرو میں تمہاری لاش پر رقم رکھ دوں گا اور ظاہر ہے انگلی کی بجائے گولیوں سے تمہاری ہڈیاں توڑی جائیں گی بشرطیکہ تمہارے پاس نقشہ نہ ہوا تو" —— لارڈ نے کہا۔

"نقشہ تو واقعی میرے پاس نہیں ہے اور اگر ہوتا تو تب بھی تمہیں نہ ملتا البتہ میں بھی اپنا وعدہ پورا کروں گا اور جو قیمتی تحفہ میں تمہارے لیے لے آیا ہوں وہ تمہیں ضرور دوں گا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ تو تم دھوکے سے مجھ سے رقم حاصل کرنا چاہتے تھے تم سے گفتگو کے بعد مجھے یہی خیال آیا تھا کرنل دراصل ایکریمین سپیشل ایجنٹ تھا اور سپیشل ایجنٹ اتنے احمق نہیں ہوتے کہ تم جیسے تھرڈ کلاس مجرم

انہیں جعلی نقشہ دے کر ٹرخا سکیں اس کا خیال آتے ہی مجھے یقین ہو گیا تھا کہ تم واقعی دھوکہ دیتے آ رہے ہو اور اب تمہاری لاشیں بھی لارڈ ہاؤس سے باہر نہ جا سکیں گی" ـــــ لارڈ نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"تم نے جس طرح نواب شان الدولہ سے دھوکہ کر کے نقشہ چھینا تھا۔ اس کے بعد تو تمہیں کم از کم دھوکے کا لفظ استعمال نہ کرنا چاہیے تھا اور سنو میں نے واقعی جان بوجھ کر اصلی نقشہ اس سوپرز کو دے دیا ہے کیونکہ نا شیم پاکیشیا کے لئے بیکار چیز ہے اور سوپرز کو میں یہاں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کیونکہ اس سے میرا واسطہ کئی بار پہلے بھی پڑ چکا ہے" ـــــ عمران نے زہر خند لہجے میں کہا۔

"تمہارا واسطہ سوپرز سے، سپیشل ایجنٹ سے کون ہو تم" ـــــ لارڈ ڈراسن نے چونک کر پوچھا۔

"اب اگر سوپرز کا فون آئے تو اسے بتا دینا کہ علی عمران نے جان بوجھ کر اسے نقشہ دے دیا تھا ورنہ سوپرز دس بار اور بھی مر کر زندہ ہو جاتا تب بھی علی عمران سے زبردستی نقشہ نہ حاصل کر سکتا تھا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو تم ہو علی عمران، بہت خوب! میں نے تمہاری حماقتوں کی خاصی تعریفیں سن لی ہیں اس کا مطلب ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں، تمہارے ان نام نہاد سپر فائٹرز نے پاکیشیا سیکرٹ سروس

کے ایجنٹ ناصر جمیل کا خاتمہ کر دیا اس لئے مجھے یہاں آنا پڑا اور انہوں نے ہی نواب شان الدولہ اور اس کی بیٹیوں پر تشدد کیا۔ میں انہیں بتانا چاہتا تھا کہ عورتوں اور عام آدمیوں پر ہاتھ اٹھانے سے سپر فائٹرز نہیں بن جایا کرتے البتہ سپر بزدل ایسا کام کر سکتے ہیں اور سنو لارڈ ڈراسن اب میں تم سے اور تمہارے ان سپر فائٹرز سے ناصر جمیل، نواب شان الدولہ اور اس کی بیٹیوں کا حساب لینے آیا ہوں" ـــــ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"تم مجھ سے۔ پدسے تم سپر فائٹرز سے حساب لو گے ہا۔ ہا۔ ہا۔ یہ واقعی اس صدی کا سب سے بڑا لطیفہ ہے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں واقعی قہقہے لگانے آتے ہیں تو پھر جا کر اس کار کی ڈگی میں سے جس میں ہم آتے ہیں اپنے سپر فائٹرز نمبر ون اور نمبر فور کی لاشیں نکال لو، میں یہی تحفہ تمہیں دینے آیا ہوں مجھے یقین ہے کہ اس تحفے کے بعد تم ہمیشہ کے لئے قہقہہ لگانا بھول جاؤ گے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا؟ ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ سپر فائٹرز نمبر ون اور فور کی لاشیں، موت کو سامنے دیکھ کر تمہارا دماغ واقعی خراب ہو گیا ہے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے منہ بناتے ہوئے کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ مر کر بھی عمران کی بات پر یقین نہیں کر سکتا۔

"نکال کر دیکھ لو اور یہ بھی بتا دوں کہ ان دونوں کی گردنیں اس اکیلے سپر ٹیم فائٹر نے توڑی ہیں" ـــــ عمران نے ساتھ کھڑے ہوئے بلیک زیرو

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ اس نے اسے تو سپر فائٹر پھونک مار دے تو یہ دس قلابازیاں کھا جاتے بجواس مت کرو اور اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ" — لارڈ ڈراسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یقین نہیں آ رہا۔ ٹھیک ہے تمہاری مرضی" — عمران نے بے نیازی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"انہیں گولیوں سے بھون ڈالو" — اچانک لارڈ ڈراسن نے وکی طرف مڑتے ہوئے کہا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

سپر فائٹرز خالی ہاتھ کھڑے تھے اور ان کے چہرے بھی بُری طرح بگڑے ہوئے تھے۔

"یس باس!" — وکی نے کہا اور تیزی سے مشین گن سیدھی کر لی لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا الٹ کر پیچھے گرا۔ عمران کے کوٹ کی جیب کے اندر سے نکلنے والی گولی ٹھیک اس کے دل میں لگی تھی مشین گن اس کے ہاتھ سے جیسے ہی نکلی بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس نے مشین گن کو نیچے گرنے سے پہلے ہی جھپٹ لیا ایک لمحے میں یہ سب کچھ ہو گیا اور اس قدر اچانک کہ لارڈ ڈراسن اور دونوں سپر فائٹرز کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

بلیک زیرو مشین گن لئے تیزی سے سائیڈ پر ہو گیا اور اب لارڈ ڈراسن اور دونوں سپر فائٹرز اس کی مشین گن کی براہ راست زد میں تھے۔

"اب دیکھو سپر فائٹرز کا حشر" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا،

اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوانا کو اشارہ کرنے کے لئے سر ہلایا ہی تھا کہ یکلخت دونوں سپر فائٹرز بجلی کی سی تیزی سے اچھلے اور بلیک زیرو پر حملہ آور ہو گئے جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ بلیک زیرو تک پہنچتے اچانک مشین گن تڑتڑائی اور دونوں ہی سپر فائٹرز فضا میں لٹو کی طرح گھومتے اور دھماکے سے فرش پر آ گرے۔ ان کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا تھا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گئے گولیوں نے واقعی ان کے پورے جسم کو شہد کی مکھی کا چھتہ بنا کر رکھ دیا تھا۔

"یہ کیا کیا تم نے، ذرا لارڈ کو بھی سپریم فائٹرز کی ہڈیاں ٹوٹنے کی آوازیں سننے دیتے" — عمران نے بُری طرح منہ بناتے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب اس مشین کا ٹریگر ڈھیلا تھا میں نے تو انگلی ہٹا کر اس مشین گن کو لاٹھی کی طرح استعمال کر کے انہیں روکنے کا سوچا تھا لیکن انگلی کی ذرا سی حرکت سے یہ چل گئی" — بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو ٹھیک ہے شاید ان دونوں نے ہی نواب شان الدولہ پر گولیاں برسائی ہوں گی چلو انصاف ہو گیا" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

لارڈ ڈراسن ہونٹ چباتا خاموش کھڑا تھا البتہ اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔

"تم — تم نے انہیں مار کر اچھا نہیں کیا علی عمران! تم سے اس کا انتقام لیا جائے گا" — لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ماسٹر! میرے ہاتھ بڑی دیر سے حرکت میں آنے کے لئے بے چین ہو رہے ہیں"۔۔۔ یکلخت جوانا نے کہا۔

"نہیں یہ لارڈ صاحب ہیں ان کی موت ان کے شایانِ شان ہونی چاہئے"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر لارڈ سے مخاطب ہو گیا۔

"چلو لارڈ صاحب! پہلے اپنا حقہ وصول کر لو۔ چلو باہر پورچ میں اور سنو کوئی حماقت نہ کرنا ورنہ ڈھیلے ٹریگر کے دوبارہ دب جانے کی ذمہ داری تم پر ہو گی"۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم چاہتے کیا ہو؟"۔۔۔ لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی بتانا پڑے گا چلو کان میں بتا دیتا ہوں تاکہ یہ عام سے لوگ شاہانہ بات نہ سن لیں"۔۔۔ عمران نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ لارڈ کچھ سمجھتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور لارڈ چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل فرش پر جا گرا۔

"ایسے ایسے ۔۔۔ میں نے تو اس لئے تھپڑ مارا ہے کہ تمہارے کانوں میں کوئی میل وغیرہ موجود ہو تو نکل جائے تم تو خواہ مخواہ چیخنے لگے"۔۔۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے یکلخت جھٹکے سے لارڈ کی گردن پکڑی اور اسے ایک زوردار جھٹکے سے فضا میں اٹھا کر ہال کی دیوار سے دے مارا۔ لارڈ کے حلق سے پہلے سے بھی زیادہ زوردار چیخ نکلی اور وہ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ لارڈ! تم سے زیادہ اونچی آوازیں وہ معصوم لڑکیاں چیختی رہی تھیں جن پر تمہارے حکم سے تشدد کیا جا رہا تھا"۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور لارڈ کراہتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"چلو اب باہر اور سنو اگر تم نے کسی کو معمولی سا اشارہ بھی کیا تو بھون دیئے جاؤ گے"۔۔۔ عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"تت تت تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ مجھے چھوڑ دو میں تمہیں رقم دے دیتا ہوں"۔۔۔ لارڈ نے بری طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

عمران کے ایک ہی تھپڑ نے اس کے ذہن پر چڑھی ہوئی لارڈ ہونے کی ساری چربی پگھلا دی تھی وہ اب پانی میں بھیگے ہوئے چوہے کی طرح کانپ رہا تھا۔

"میں نے رقم تمہارے اس کرنل سے وصول کر لی تھی تم باہر چلو۔ اور ہمیں اپنے اس ہاؤس سے باہر جانے میں مدد کرو اگر تم ہمیں صحیح سلامت نکال کر باہر لے گئے تو میرا وعدہ کہ تمہیں چھوڑ دوں گا"۔۔۔ عمران کا لہجہ بے پناہ سرد تھا۔

"مم مم۔ لے جاؤں گا۔۔۔ لے جاؤں گا آؤ"۔۔۔ لارڈ نے جلدی سے کہا اور دروازے کی مڑ گیا اور پھر واقعی اس کے پیچھے چلتے ہوئے وہ سب اسی پورچ میں پہنچ گئے جہاں سے کار میں اتر کر وہ اندر گئے تھے۔ راستے میں راہداریوں کے موڑوں پر مسلح افراد موجود تھے لیکن لارڈ نے کسی کو کوئی اشارہ نہ کیا تھا اس لئے وہ اسی طرح خاموش کھڑے تھے بلیک زیرو کے ہاتھ میں مشین گن تھی جب کہ عمران، جوزف اور جوانا تینوں نے اپنے اپنے ہاتھ کوٹوں کی جیبوں میں رکھے ہوئے تھے جن میں پستول موجود تھے اور وہ سب چوکنا نظر آ رہے تھے۔

"چلو پچھلی سیٹ پر بیٹھو"۔۔۔ عمران نے کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا اور لارڈ خاموشی سے دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران،

کے اشارے پر لارڈ کے ایک طرف جوزف اور دوسری طرف بیٹھ گئے۔ بلیک زیرو نے عمران کے کہنے پر ڈرائیونگ سیٹ جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ بلیک زیرو نے کار اسٹارٹ کر کے اسے موڑا، اور پھر تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا گیٹ پر پہنچ کر لارڈ نے ہاتھ باہر نکال کر اشارہ کیا تو گیٹ کھول دیا گیا بلیک زیرو نے کار باہر نکالی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھتا لگا۔

"دیکھو تم نے مجھے زندہ چھوڑنے کا وعدہ کیا ہے" ___ لارڈ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بالکل۔ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا" ___ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر لارڈ کے گھبرائے ہوئے چہرے پر ہلکے سے اطمینان کے آثار ابھر آئے۔

"البرٹ فارم چلو طاہر" ___ عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"تم وہاں کیوں جا رہے ہو؟" ___ لارڈ نے چونک کر پوچھا

"خاموش بیٹھے رہو" ___ عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور لارڈ خاموش ہو گیا۔ البرٹ فارم میں پہنچ کر جیسے ہی بلیک زیرو نے کار روکی وہ نیچے اتر آئے۔

"ارے یہ کار تو سپر فائٹرز کی ہے" ___ لارڈ نے وہاں موجود سپر فائٹرز ولن اور نور کی کار کو دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت اس کے چہرے پر جوش کے تیز آثار ابھر آئے وہ اس طرح

ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے اسے یقین تھا کہ ابھی کسی بھی طرف سے سپر فائٹرز نمودار ہوں گے اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر کے اسے بچا لیں گے۔

"تمہیں سپر فائٹرز ممبر ولن اور نور کی تلاش ہے ناں۔ ابھی آ جاتے ہیں وہ تمہارے سامنے" ___ عمران نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟" ___ لارڈ نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اسی لمحے جوانا نے کار کی بڑی سی ڈگی کھول دی تھی اور پھر اس نے اس میں ٹھنسی ہوئیں ممبر ولن اور ممبر نور کی لاشیں کھینچ کر باہر نکالیں اور لارڈ کے قدموں میں پٹخ دیں۔ لارڈ کی آنکھیں سپر فائٹرز ممبر ولن اور نور کی لاشیں دیکھ کر کانوں تک کھنچتی چلی گئیں وہ اس طرح غور سے ان لاشوں کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"یہ ___ یہ کیسے ہو گیا ___ یہ ناممکن ہے ___ انہیں گولیاں بھی نہیں ماری گئیں پھر یہ کیسے ممکن ہے" ___ لارڈ کی لاشعوری انداز کی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور عمران اس کی بڑبڑاہٹ سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ۔ تو تم ان کے جسموں پر گولیوں کے نشانات ڈھونڈنے کے لئے انہیں غور سے دیکھ رہے تھے" ___ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں، یہ سپر فائٹرز ہیں گولیوں سے تو بہرحال نہیں بچ سکتے لیکن اسلحے کے بغیر انہیں مارا نہیں۔ یہ ناممکن ہے" ___ لارڈ نے کہا۔

"نہ صرف انہیں اسلحے کے بغیر مارا گیا ہے بلکہ ان دونوں کو بیک وقت

مارنے والا بھی ایک ہی آدمی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک آدمی نے بغیر اسلحے کے دونوں سپر فائٹرز کو۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا" ——— لارڈ نے ہونٹ چباتے اور سر کو انکار میں ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس لئے یقین نہیں آ رہا کہ یہ دونوں مارشل آرٹ میں بے پناہ مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ گینڈوں جیسی طاقت اور چیتوں جیسی پھرتی کے مالک تھے اس لئے کہ یہ سپر فائٹرز تھے" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں بالکل۔ بڑے سے بڑا لڑاکا آج تک ان کے جسموں کو انگلی نہیں لگا سکا۔ یہ سپر فائٹرز تھے۔ سپر فائٹرز" ——— لارڈ نے کہا۔

"لیکن اگر ان کے مقابلے میں سپریم فائٹر ہو تو ——— اس سے ملو۔ اس کا نام ہے طاہر اور یہ سپریم فائٹر ہے اور تمہارے ان سپر فائٹرز کی گردنیں بیک وقت اسی سپریم فائٹر نے توڑ ڈالی ہیں" ——— عمران نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور ساتھ کھڑے بلیک زیرو کی طرف اشارہ کر دیا۔

"یہ ——— یہ سپریم فائٹر۔ یہ تو عام سا آدمی ہے۔ نہیں۔ مجھے بتاؤ کہ یہ کیسے مرے ہیں۔ بغیر خودکار اسلحے کے" ——— لارڈ نے بڑے حقارت بھرے لہجے میں بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو تم بھی مرنا چاہتے ہو۔ تمہاری مرضی۔ چلو طاہر اسے بتاؤ کہ سپریم فائٹر کیا ہوتا ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے لارڈ چیختا ہوا فضا میں اچھلا۔ بلیک زیرو نے یکلخت اچھل کر اس کی ناف میں گھٹنا مارا تھا اور گھٹنے کی ضرب سے جیسے ہی لارڈ چیختا ہوا فضا میں اچھلا بلیک زیرو کا ہاتھ گھوما اور لارڈ کی کربناک چیخ سے کمرہ گونج

اٹھا۔ پسلیوں پر خوفناک ضرب کی کڑک ابھری ہی تھی کہ بلیک زیرو نے اچھل کر لات چلائی اور لارڈ لٹو کی طرح گھومتا ہوا یکلخت اوپر کو اٹھا۔ اس طرح کہ اس کا سر نیچے اور دھڑ اوپر کو ہو گیا تھا۔ اس کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتا بلیک زیرو کا ہاتھ حرکت میں آیا اور لارڈ کا جسم ایک بار پھر اوپر کو اچھل کر لٹو کی طرح گھوما۔ بلیک زیرو کا ٹھڈا اس کے کاندھے پر پڑا تھا۔

"بس بس۔ رک جاؤ۔ میں نے مان لیا یہ سپریم فائٹر ہے" ——— لارڈ نے فضا میں چیختے ہوئے کہا۔

"بس کافی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو جو ایک بار پھر اس کے گرتے ہوئے جسم کو ٹھوکر مار کر دوبارہ اچھالنا چاہتا تھا یکلخت پیچھے ہٹ گیا اور لارڈ کا گھومتا ہوا جسم ایک دھماکے سے زمین پر منہ کے بل گرا۔ اور چہرہ زمین سے ٹکرانے کی وجہ سے جگہ جگہ سے پھٹ گیا تھا۔ اس کا چہرہ خون سے بھرا ہوا تھا لیکن وہ زندہ تھا۔ اس کا سانس آ رہا تھا لیکن آنکھیں ایک جگہ ساکت ہو گئی تھیں۔ ادھر جوزف اور جوانا دونوں کے چہروں پر بھی شدید حیرت تھی۔

"بڑی جلدی یقین آ گیا تمہیں ورنہ اسی طرح فضا میں گھومتے تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ جاتیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم مجھے چھوڑ دو۔ تم نجانے کیا چیز ہو۔ میں نے یقین کر لیا ہے کہ یہ واقعی سپر فائٹر ہے۔ اوہ اوہ" ——— لارڈ نے جھرجھری لی اور پھر بری طرح کراہتے ہوئے ہذیانی انداز میں کہنے لگا۔

"سپر فاسٹر نہیں سپریم فاسٹر طاہر کہو" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر — طاہر صاحب نے یہ سب کچھ کہاں سے سیکھا ہے؟ یہ خوفناک انداز تو میں نے مارشل آرٹ میں پہلے کبھی نہیں دیکھا" — جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم نے مارشل آرٹ دیکھا ہی کب ہے جوانا۔ ہوا میں ہاتھ پیر مارنے کا نام مارشل آرٹ نہیں ہوتا۔ اس داؤ کو ایئر رنکنگ کہتے ہیں" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایئر رنکنگ" —— اوہ انتہائی حیرت انگیز داؤ ہے اور مسٹر طاہر آپ مجھے شاگرد بنا لیں۔ میں تو آپ کو کچھ اور ہی سمجھتا رہا لیکن آپ تو انتہائی حیرت انگیز فاسٹر ہیں" — جوانا نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے مارشل آرٹ کہاں آتا ہے جوانا۔ بس ایسے ہی دو چار داؤ عمران صاحب نے سکھا دیئے ہیں" —— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ لارڈ!" —— اور اندر چل کر فون کر کے تیز رفتار ہیلی کاپٹر منگواؤ اور سنو میں تمہیں یہاں اس لئے لے کر آیا ہوں کہ میں نے فیصلہ کیا تھا کہ تمہیں اپنے ساتھ لے جا کر نواب شان الدولہ کی بیٹی ماہ جبیں کے قدموں میں ڈال دوں گا۔ اگر وہ تمہیں معاف کر دے تو ٹھیک ورنہ اس کے سامنے تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی" —— عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں مجھے چھوڑ دو —— مجھے مت مارو پلیز مجھے مت مارو —

تم نے وعدہ کیا تھا" —— لارڈ نے اٹھ کر جلدی سے آگے کی طرف گھٹنے ٹیکتے ہوئے عمران کے پیر پکڑ لئے۔

"میں اپنے وعدے پر قائم ہوں ورنہ تمہاری لاش لے جانے میں مجھے زیادہ آسانی ہوتی" —— عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اپنے پیر پیچھے ہٹا لئے۔

"مگر عمران صاحب! ناراک سے اسے پاکیشیا کیسے لے جایا جائے گا" —— بلیک زیرو بول پڑا کیونکہ کسی بھی آدمی کو اس کی مرضی کے خلاف اتنی دور نہیں لے جایا جا سکتا تھا۔

"اگر یہ زندہ نہیں جانا چاہتا تو مردہ ہی سہی۔ اس کی لاش صندوق میں بند ہو جائے گی اور صندوق پاکیشیا کے سفارت خانے سے سفارتی تحفظ کے ساتھ ایکریمیا سے پہنچ جائے گا میں تو اسے اس لئے زندہ لے جانا چاہتا تھا کہ شاید نواب شان الدولہ کی لڑکی ماہ جبیں اسے معاف کر دے وہ نرم دل خاتون ہے" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں چلنے کے لئے تیار ہوں میں اس خاتون کے پیر پکڑ کر معافی مانگ لوں گا تم فکر نہ کرو میں طیارہ چارٹرڈ کرا لوں گا۔ کوئی نہیں روک سکے گا" —— لارڈ جلدی سے بول پڑا، اور عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی شاید اس کا مقصد بھی یہی تھا۔

نواب شان الدولہ کے محل کی رونق واپس لوٹ آئی تھی ماہ جبیں ہسپتال سے رخصت ہو کر واپس آ گئی تھی اور پھر سے ملازم رکھ لئے گئے تھے لیکن ماہ جبیں یہاں آنے کے بعد مسلسل اداس رہتی تھی اس نے عمران کے بارے میں معلوم کرایا تھا لیکن اسے بتایا گیا تھا کہ عمران ملک سے باہر گیا ہوا ہے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ نواب شان الدولہ کی تمام جاگیر فروخت کر کے تمام رقم نواب شان الدولہ ویلفیئر ٹرسٹ کے حوالے کر دے گی اور اس ٹرسٹ کے تحت جدید ترین اور وسیع ہسپتال، معیاری یتیم خانے، کالج اور سائنس لیبارٹریاں قائم کی جائیں گی۔ لیکن وہ اس سلسلے میں کوئی قدم اٹھانے سے پہلے عمران سے مشورہ کرنا چاہتی تھی اس لئے اسے عمران کا شدت سے انتظار تھا وہ دن میں دو بار عمران کا پتہ کراتی لیکن ہر بار اسے یہی جواب ملتا کہ عمران کسی نجی کام کے سلسلے میں ملک سے باہر گیا ہوا ہے اور وہ ہوسکتا ہے جلد واپس آ جائے۔ کل رات وہ تنہا اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی عمران کی یاد میں پہروں ماتم کرتی رہی اور

اس وقت بھی وہ ایک آرام دہ کرسی پر بیٹھی یہی باتیں سوچ رہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ملازمہ اندر آیا۔

"بی بی جی وہ علی عمران صاحب آئے ہیں" ـــــ ملازم نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ـــ کیا کہہ رہے ہو" ـــ ماہ جبیں عمران کا نام سن کر بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جی۔ انہوں نے یہی نام بتایا ہے علی عمران۔ ان کے ساتھ بہت سے آدمی ہیں ایک غیر ملکی عورت بھی ہے" ـــ ملازم نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ کہاں ہیں وہ" ـــ ماہ جبیں نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"جی۔ بڑے ڈرائنگ روم میں ہیں" ـــ ملازم نے جواب دیا اور ماہ جبیں بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی عام حالات میں چونکہ وہ انتہائی باوقار انداز کی حامل تھی اس لئے اسے اس طرح بھاگتے دیکھ کر ملازم کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں لیکن عمران کا نام سنتے ہی ماہ جبیں کو شاید کسی وقار وغیرہ کی پرواہ نہ رہی تھی اور وہ بچوں کی طرح دوڑتی ہوئی راہداریوں میں سے گزرتی ہوئی بڑے ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

"عمران ـــ عمران تم آ گئے عمران" ـــ اندر داخل ہوتے ہی اس نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سامنے کھڑے عمران پر جمی ہوئی تھیں جو بڑے دلآویز انداز میں مسکرا رہا تھا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار دوڑتی ہوئی جا کر عمران کے گلے سے اس طرح لپٹ گئی جیسے ننھی بچی اپنی ماں کے گلے سے لپٹ جاتی ہے۔

"تم کہاں چلے گئے تھے عمران! ـــــ تم کہاں چلے گئے تھے"
ماہ جبیں نے بلکتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے کسی نے اُسے یکلخت ایک جھٹکے سے عمران کے گلے سے واپس کھینچ لیا۔

"شرم نہیں آتی جوان مردوں سے اس طرح گلے سے لپٹتے ہوئے" ـــ اسے کھینچنے والی غیر ملکی لڑکی نے انتہائی غضب آلود لہجے میں کہا، اس کی آنکھوں سے شرارے سے نکل رہے تھے۔

"کیا ـــ کیا مطلب تم کون ہو؟" ـــ ماہ جبیں نے حیرت بھرے انداز میں سر سے پیر تک جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ میری ساتھی جولیانا فٹز واٹر ہیں ماہ جبیں، اور جولیا یہ ماہ جبیں ہیں ڈاکٹر ماہ جبیں ـــ انہوں نے نفسیات میں پی۔ایچ۔ڈی کیا ہوا ہے اور نواب شان الدولہ مرحوم کی بڑی بیٹی ہیں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میں جانتی ہوں لیکن شاید اس کی اپنی نفسیات بگڑ گئی ہے جو غیر مردوں کے گلے سے لپٹ رہی ہے" ـــ جولیا نے اسی طرح غضب آلود لہجے میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اور یہ ماہ جبیں میری چھوٹی بہن ہے ـــ ثریا کی طرح" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے تعارف کو مکمل کرتے ہوئے کہا اور جولیا بری طرح چونک پڑی۔

کیا ـــ کیا کہہ رہے ہو؟ ـ چھوٹی بہن ثریا کی طرح" ـــ جولیا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں۔ جس طرح ثریا میری چھوٹی بہن ہے اسی

طرح ماہ جبیں بھی میری چھوٹی بہن ہے۔ کیوں ماہ جبیں؟" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماہ جبیں نے بڑے معصومیت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اوہ اوہ ویری سوری ماہ جبیں ـــ اوہ میں کچھ اور سمجھی تھی۔ آئی ایم ویری سوری" ـــ جولیا نے کہا اور پھر جلدی سے آگے بڑھ کر اس نے خود ماہ جبیں کو گلے سے لگا لیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت گہرے اطمینان کی جھلکیاں موجود تھیں اور جب ڈرائنگ روم کے ہال میں ہلکے ہلکے قہقہے گونج اٹھے تو جولیا مسکراتی ہوئی علیحدہ ہوئی۔

"اوہ سوری عمران بھائی! تمہاری وجہ سے میں نے تمہارے مہمانوں کو بھی نظرانداز کر دیا تھا" ـــ ماہ جبیں نے جلدی سے ڈرائنگ روم میں موجود افراد کی طرف دیکھتے ہوئے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں ماہ جبیں ـ یہ سب بھی میری طرح بلا تکلف لوگ ہیں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ڈرائنگ روم میں اس وقت پوری سیکرٹ سروس موجود تھی۔ جوزف بھی ایک طرف کھڑا تھا اور پھر عمران نے باری باری سب کا تعارف کرا دیا۔ یہاں آنے سے پہلے عمران نے ان سب کو اس سارے کیس کے سلسلے میں بریف کر دیا تھا کیونکہ سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبرز کو سرے سے ہی اس سارے کیس کا علم نہ ہوا تھا صرف چند ممبرز کو بلیک زیرو نے یہ کہہ کر نارک بھجوا دیا تھا کہ وہ وہاں پہنچ کر کال کا انتظار کریں لیکن وہ بھی بس انتظار ہی کرتے رہ گئے اور پھر نارکوٹے سے واپسی پر بلیک زیرو نے انہیں کال کر کے واپس بلوا لیا

جانے کا کہہ دیا تھا البتہ عمران نے طاہر کے ساتھ جانے کے متعلق کسی کو کچھ نہ بتایا تھا اس لئے سوائے جوزف اور جوانا کے اور کسی کو معلوم نہ ہو سکا تھا کہ ایکسٹو بھی عمران کے ساتھ گیا تھا انہیں صرف یہ بتایا گیا تھا کہ چونکہ یہ نجی مشن تھا اس لئے عمران اپنے ساتھ صرف جوزف اور جوانا کو ساتھ لے گیا تھا۔ جوزف اور جوانا کو بھی سمجھا دیا گیا تھا کہ وہ طاہر کے ساتھ جانے کے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتائیں اور پھر واپسی پر عمران ان سب کو ساتھ لے کر نواب شان الدولہ کے محل میں لے آیا تھا کہ وہاں ان کی دعوت ہے اور راستے میں انہیں اس نے سارے واقعات بتا دیئے تھے۔

عمران نے سب کا ماہ جبیں سے باقاعدہ تعارف کرایا اور ماہ جبیں کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اتنے اچھے لوگوں سے مل کر بے حد خوش ہو رہی ہے۔

"ہم یہاں صرف دعوت کھانے ہی نہیں آئے بلکہ تمہیں یہ بتانے آئے ہیں ماہ جبیں کہ ہم سب بھائیوں نے مل کر اپنی چھوٹی بہن کا انتقام بھی لے لیا ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا —— کیا مطلب عمران بھائی" —— ماہ جبیں عمران کی بات سن کر بری طرح چونک پڑی۔

"جوزف جا کر جوانا سے کہو کہ وہ ماہ جبیں کے ملزم کو لے کر آ جائے" —— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ملزم —— کون ملزم؟ کیا وہ خوفناک گنجے آدمی —— اوہ کس قدر

خوفناک لوگ تھے" —— ماہ جبیں نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر سپر فائٹرز کے تصور سے خوف کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"ابھی آ جاتا ہے تم خود دیکھ لینا —— میں اسے ساتھ اس لئے لے آیا ہوں تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ جب تک تمہارے بھائی زندہ ہیں تمہیں ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے والا دوسرا سانس بھی نہ لے سکے گا" —— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوزف اور جوانا لارڈ ڈراسن کو ہمراہ لئے اندر داخل ہوئے —— لارڈ ڈراسن کی ناک پچکی ہوئی تھی۔ چہرے پر زخموں کے نشانات تھے۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا۔

پہچان لو ماہ جبیں! یہی وہ لارڈ ڈراسن ہے نال جس کے کہنے پر اس کے سپر فائٹرز نے تم پر، تمہاری بہن اور تمہارے والد پر تشدد کیا تھا۔ وہ گنجے جنہیں یہ سپر فائٹرز کہہ رہا تھا ان کی ہڈیاں توڑ دی گئی ہیں۔ اگر وہ سپر فائٹرز تھے تو تمہارا ایک بھائی سپریم فائٹر تھا۔ ہاں سپریم فائٹر" —— عمران نے کہا اور جولیا نے چونک کر لارڈ ڈراسن کے ساتھ کھڑے جوانا کی طرف بے اختیار دیکھا کیونکہ فائٹر کا لفظ سنتے ہی اس کا ذہن فوری طور پر جوانا کی طرف گیا تھا اور جوانا صرف مسکرا دیا۔ جولیا کو کون بتاتا کہ جس کو عمران سپریم فائٹر کہہ رہا ہے وہ جوانا نہیں بلکہ اس کا پراسرار باس ایکسٹو ہے۔

"اوہ، تم اس کے ناپاک وجود کو یہاں کیوں لے آئے ہو —— میں اس بے رحم —— خود غرض اور کمینے شخص کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی" ——

ماہ جبیں نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور منہ پھیر لیا۔

"سن لیا تم نے لارڈ ڈراسن ــــ ماہ جبیں کا فیصلہ سن لیا۔ اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں نے کہا تھا کہ جو فیصلہ ماہ جبیں کرے گی اسی پر عمل ہوگا اور اس نے تمہاری موت کا فیصلہ کر دیا ہے" ــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے معاف کر دو ماہ جبیں! مجھے معاف کر دو ــــ واقعی میں کمینہ ہو گیا تھا ــــ خود غرض ہو گیا تھا۔ مجھے معاف کر دو" ــــ لارڈ ڈراسن نے یکدم آگے بڑھ کر ماہ جبیں کے پیروں پر جھکتے ہوئے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"اگر تم ٹھیک ہی گئے ہو اور تم نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا ہے تو ٹھیک ہے میں تمہیں معاف کرتی ہوں لیکن تم فوراً یہاں سے چلے جاؤ ــــ نکل جاؤ یہاں سے۔ میں تمہارا وجود یہاں ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی" ــــ ماہ جبیں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"دیکھا لارڈ ڈراسن! میری چھوٹی بہن کتنا بڑا دل رکھتی ہے ــــ کتنی اعلیٰ ظرف ہے۔ اس نے تمہیں معاف کر دیا ہے حالانکہ تم اس کے باپ اور بہن کے قاتل ہو۔ کم از کم میں تمہیں کبھی معاف نہ کرتا" ــــ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جوانا کو لارڈ کو لے جانے کا اشارہ کیا۔

"بہت بہت شکریہ ماہ جبیں! تم نے مجھے معاف کر کے مجھ پر بڑا احسان کیا ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچاؤں

گا" ــــ لارڈ ڈراسن نے گلوگیر لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں اور پھر وہ مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جوانا خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔

"کاش جب عمران صاحب پہلے آئے تھے اس وقت میں انہیں یہ سب کچھ بتا دیتی تو شاید ابا حضور اور نسیمیں کی زندگیاں بچ جاتیں لیکن واقعی مقدرات اٹل ہوتے ہیں" ــــ ماہ جبیں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پہلے بھی آیا تھا عمران" ــــ جولیا نے یکلخت چونک کر پوچھا۔

"اوہ ہاں۔ ان کی والدہ اور بہن ثریا بھی آئی تھیں بہرحال اس وقت مجھے بیحد مسرت اور اطمینان ہو رہا ہے کہ میں اس دنیا میں اکیلی نہیں ہوں بلکہ اس قدر اچھے لوگ میرے بھائی ــــ میرے محسن اور میرے ہمدرد بھی موجود ہیں" ــــ ماہ جبیں نے بات کرتے کرتے پلٹ دی اور عمران مسکرانے لگا۔

"یہ سارے ہمدرد دعوت کھانے آتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ نواب شان الدولہ کی بیٹی کی دعوت بھی نوابانہ ہی ہوگی اس لئے اگر تم ان کے بھوکے معدوں سے ذرا ہمدردی کرو تو بہت سوں کا بھلا ہو جائیگا" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ماہ جبیں عمران کی بات سن کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس پر طاری ہونے والا ٹریجک موڈ یکلخت بدل گیا۔

"اوہ یہ میرے لئے اعزاز ہوگا میں ابھی دعوت کے انتظامات کے لئے کہہ کر آتی ہوں" ــــ ماہ جبیں نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر

تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔
"تم پہلے کیوں آئے تھے والدہ اور ثریا کے ساتھ" ـــــ ماہ جبیں کے جاتے ہی جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے عمران سے پوچھا۔
"وہ ـــــ وہ دراصل اب کیا بتاؤں شرم آتی ہے۔ ثریا اور اماں بی نے مجبور کر دیا تھا" ـــــ عمران نے اس طرح لجاتے ہوئے انداز میں کہا جیسے وہ واقعی کوئی مشرقی لڑکی ہو اور اپنی شادی کی بات پر شرم سے دوہری ہوتی جا رہی ہو۔
"ہونہہ تو یہ بات ہے۔ پھر کیا ہوا تھا ـــ کیا ماہ جبیں کی بہن تمہیں کے لئے مجبور کیا تھا تمہیں" ـــــ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔
"ارے نہیں۔ تم جانتی تو ہو ثریا کو ـــ کتنا اونچا معیار ہے اس کا ـــ بس اسے ماہ جبیں پسند آ گئی تھی اور پھر وہ صبح صبح اس وقت فلیٹ میں اماں بی کو لے کر پہنچ گئی جب میں نے سلیمان کو خصوصی ناشتے کا آرڈر دے رکھا تھا اور تم تو جانتی ہو اماں بی کی عادت" .... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"ہونہہ ماہ جبیں کے لئے آئے تھے تم ـــ پھر پھر یہ تمہاری بہن کیسے بن گئی۔ اب تم نے مقدس رشتوں کو بھی دھوکا دینا شروع کر دیا ہے" ـــــ جولیا کا چہرہ تیزی سے رنگ بدل رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بیک وقت غصہ اور بے بسی کے آثار نمودار تھے۔
"تم تم ـــ میرا مطلب ہے شادی سے پہلے تو سب بہنیں ہی ہوتی ہیں کیوں صفدر" ـــــ عمران نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا اور صفدر

کی طرف اس طرح دیکھا جیسے اس سے امداد طلب کر رہا ہو۔
"بکواس مت کرو کیا ضرورت تھی مجھے دھوکہ دینے کی ـــ میرا یہاں کون ہے ـــ ٹھیک ہے تمہاری ماں بھی ہے ـــ بہن بھی .... باپ بھی ـــ تمہارے رشتہ دار بھی ہیں، عزیز و اقارب بھی اور میں یہاں اکیلی ہوں۔ میرا یہاں کوئی نہیں، بولو کون ہے میرا بس سے ڈر کر تم نے نہ صرف مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے بلکہ مقدس رشتوں کی توہین بھی کی ہے" ـــــ جولیا نے کہا اور پھر تیزی سے اس نے منہ پھیر لیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے اور ماحول پر ایک بار پھر گہری سنجیدگی سی چھا گئی۔
"سنو جولیا! مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے میں واقعی، اماں بی کے مجبور کرنے پر آ گیا تھا لیکن مجھے معلوم تھا کہ کیا ہو گا لیکن میرے کچھ کہنے یا کرنے سے پہلے ہی ماہ جبیں کی بہن سیمیں نے اماں بی کو ناراض کر دیا۔ سیمیں انتہائی بد دماغ اور بدتمیز لڑکی تھی چنانچہ اماں بی نے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ ثریا کو بھی جھاڑ دیا۔ اس طرح یہ معاملہ خود بخود ختم ہو گیا۔ اس کے بعد ان لوگوں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ سیمیں کو گولیوں سے بھون ڈالا گیا۔ نواب شان الدولہ کو بھی ہلاک کر دیا۔ ماہ جبیں پر بھی بے پناہ تشدد کیا گیا لیکن اس کی زندگی بچ گئی اور جب ہسپتال میں اسے ہوش آیا تو اس کی دماغی کیفیت خراب ہو رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ اب اس دنیا میں اس کا کوئی نہیں رہ گیا۔ چنانچہ میں نے اسے کہا کہ اس کا بھائی موجود ہے اسے فکر کرنے کی ضرورت نہیں، اس طرح اس کی ذہنی حالت سنبھل گئی اور وہ موت کے منہ میں جانے سے بچ گئی۔ جولیا

میں نے غلط کیا ہے اور جہاں تک تمہارا تعلق ہے، تمہارا ابھی تو بھائی موجود ہے ——— کہاں ہے تنویر —— یار بہن تمہیں پکار رہی ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو" ——— عمران نے کہا۔

"ماہ جبیں کو بہن بنالیا ہے تو جولیا کو بہن کہتے ہوئے کیا تمہارا منہ سوکھتا ہے ——— کہو اسے بھی بہن" ——— تنویر نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے واہ! ——— تم میرا یہ اکلوتا سکوپ بھی ختم کرنا چاہتے ہو۔ اس امید پر تو میں زندہ ہوں کہ شاید کبھی ——— مم ——— میرا مطلب ہے کہ شاید بہار آجائے۔ کیوں جولیا! ——— اب تم ہی بتا سکتی ہو کہ یہاں لفظ شاید درست ہے گا یا یقیناً" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو ——— خوامخواہ مجھے رُلا دیتے ہو" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کی بات سُن کر واقعی اس کے چہرے پر شفق پھوٹ پڑی تھی۔

"ارے ارے تم کیوں رو دو ——— روئیں تمہارے ——— اوہ سوری! میرے رقیب ——— یعنی کہ تنویر اور وہ نقاب دار ——— ارے کیا نام ہے اس کا ——— ہاں! وہ مرحوم وہ" ——— عمران نے ایسے لہجے میں کہا کہ سب بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"مرحوم ——— وہ کون ہے عمران صاحب" ——— ؟ صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ارے مرحوم کو ایکس نہیں کہتے ——— جیسے ایکس پرائم منسٹر ——— اسی طرح ایکسٹو" ——— عمران نے کہا۔

"شٹ اَپ! ——— خبردار! جو باس کو مرحوم کہا ——— زبان کھینچ لوں گی

ہاں" ——— جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ——— اتنے ظلم کی کیا ضرورت ہے ——— شادی کے بعد تو بیچارے شوہر کی زبان خود بخود حرکت کرنی ہی بھول جاتی ہے" ——— عمران نے کہا اور ڈرائینگ روم بھرپور قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شُد